جہان اسلام

امام خمینیؒ کے آثار میں

جہانِ اسلام

امام خمینیؒ کے آثار میں

مؤسسۂ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ
بین الاقوامی امور

خمینی، روح‌الله، رهبر انقلاب و بنیانگذار جمهوری اسلامی ایران، ۱۲۷۹ـــ ۱۳۶۸.
جهان اسلام از دیدگاه امام‌خمینی(س). اردو / ترجمهٔ غلام‌حسین رضوی. ـــ تهران: مؤسسه تنظیم ونشر آثار امام‌خمینی(س)، ۱۳۸۶. ۴۱۶ ص.
ISBN: 978 - 964 - 335 - 952 - 2
فهرستنویسی بر اساس اطلاعات فیپا.
اردو. کتابنامه: به صورت زیرنویس.
۱. خمینی، روح‌الله، رهبر انقلاب و بنیانگذار جمهوری اسلامی ایران، ۱۲۷۹ـــ ۱۳۶۸. ـــ پیامها وسخنرانیها ـ ـ نظریه درباره کشورهای اسلامی. الف. مؤسسه تنظیم ونشر آثار امام‌خمینی(س) ـ معاونت امور بین‌الملل. ب. رضوی، غلام‌حسین، مترجم. ج. عنوان.
۹۰۴۶ج ۵۵ ک/ ۵/ ۱۵۷۴ DSR ۹۵۵ / ۰۸۴۲۰۹۲
کتابخانه ملی ایران ۱۱۴۴۵۲۸
کد / م ۲۳۴۰

جہانِ اسلام امام خمینیؒ کے آثار میں

ترجمہ: سید غلام حسین رضوی نظر ثانی: سید گلشن عباس نقوی
ناشر: مؤسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ ـ بین الاقوامی امور

پتہ: جمہوری اسلامی ایران تہران خیابان شہید باہنر خیابان یاسر خیابان سودہ / ۵
پوسٹ بکس: ۶۱۴ ـ ۱۹۵۷۵ کوڈ: ۱۹۷۷۶
ٹیلی فون: ۵ ـ ۲۲۲۹۰۱۹۱ ۲۲۲۸۳۱۳۸ فیکس: ۲۲۲۹۰۴۷۸ (۰۰۹۸ ۲۱)

طبع: اول ـ ۱۴۲۸ھ ـ ۲۰۰۷ء
تعداد: ۱۵۰۰ قیمت: ۲۴۰۰۰ ریال

ای میل: International-dept@imam-khomeini.ir

(جہان اسلام بہ زبان اردو)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

امام خمینیؒ کی شخصیت پر جس اعتبار سے نگاہ ڈالیں وہ ایک عظیم مرتبہ پر فائز نظر آتے ہیں لیکن عالم اسلام میں اجتماعی مصلح اور دین کو حیات بخشنے والے عظیم مظہر کے طور پر امام خمینیؒ کو عالم اسلام میں ایک خاص اہمیت ومقام حاصل ہے۔

امام خمینیؒ کے نظریہ کے مطابق اسلام ایک ایسا دین ہے جس کا تعلق پوری دنیا سے ہے، کیونکہ اس کی قدرت پورے آفاق واقالیم عالم پر سایہ فگن ہے اور وہ انسان کو سنوارنے اور حیات وزندگی عطا کرنے والا مکتب ہے۔امام خمینیؒ کا کلام قرآنی تعلیمات اور انبیاء واولیاء وائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے اقوال کی روشنی میں اور اسلام کی عظیم تعلیمات کے مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشرہ کی وحدت، اور رائے عامہ کی روحی ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے اور عام فہم بھی ہے۔

امام خمینیؒ اپنی وسیع سوچ کے پیش نظر اپنے عقیدہ وعمل میں زندہ اور حیات بخش اسلام کے منادی ہیں۔اصلاح معاشرہ اور احیائے دین کے سلسلے میں اسلامی انقلاب کی کامیابی ان کی سالہا سال کی جہادی اور فکری کوشش کا سب سے اہم نتیجہ تھی جو نوعیت وواقعیت اور آثار ووسعت کے اعتبار سے گزشتہ سو سال کے کسی انقلاب سے قابل موازنہ نہیں ہے۔امام خمینیؒ اور امت کے جس اسلامی انقلاب نے کافر شیطانوں اور طاغوت کی بساط الٹ دی سے ایک تاریخی انقلاب کے دائرے میں

محدود و مخصوص نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اس کا تعلق ایسے وسیع انقلاب و تحریک سے ہے جس طرح پیغام اسلام، انبیائے عظام علیہم السلام کی رسالت اور اولیائے کرام علیہم السلام کی ذمہ داریاں وسیع ہیں۔

جو اسلام، امام خمینیؒ نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ فرد و اجتماع ہر ایک میں انقلاب لانے کی طاقت رکھتا ہے، کیونکہ عالم اسلام ایسی حالت سے دوچار ہے جس نے اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کے دشمنوں سے نفاق اور تباہی و بربادی کا تلخ مزہ چکھا ہے۔ اس لیے اس کی ذمہ داری ہوگئی ہے کہ وہ اپنے چہرہ پر پڑے ناامیدی، بدگمانی، پسماندگی، کدورت اور کج فکری کے غبار کو صاف کرے اور یہ عظیم کام اتحاد بین المسلمین اور اصولوں کے استحکام کے بغیر ممکن نہیں ہوگا۔ اس سلسلہ میں اسلام کی اسٹریٹیجک پوزیشن اور اسلامی حکومتوں کے باہمی تعلقات میں توسیع کی ضرورت واضح طور پر محسوس ہوتی ہے۔ حج بیت اللہ الحرام کی ادائیگی کے موقع پر اسلامی امت کا عظیم اجتماع اور اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس کا انعقاد اسلامی اقوام اور ممالک کے اتحاد کی دو روشن و واضح نشانیاں ہیں۔

اسی وجہ سے اس میں کوئی شک نہیں کہ امام خمینیؒ کے نظریئے نے دنیا کے مسلمانوں کے اتحاد اور ان کی بیداری میں زبردست کردار ادا کیا ہے۔ یہ کہنا صحیح ہے کہ عصر حاضر میں عالم اسلام امام خمینیؒ اور ان کی عظیم و بلند امنگوں کا مرہون منت ہے اور امام خمینیؒ کے اپنے بقول انہوں نے خالص محمدیؐ اسلام کو امریکی اسلام کے مقابلہ میں لاکر کھڑا کر دیا ہے اور آپ نے دین اور سیاست کے درمیان گہرا رابطہ ہونے کی آواز بلند کی اور مسلمانوں کو اسلامی حکومت قائم کرنے کی دعوت دی۔

اگرچہ عالم اسلام کے مسائل تہذیب و تمدن، اقتصاد و معیشت، ثقافت و سیاست کے اعتبار سے بہت وسیع ہیں لیکن

آب دریا را اگر نتوان کشید   ہم بہ قدر تشنگی باید چشید

(دریا کے پورے پانی کو اگر حاصل نہ کیا جا سکے، تو پیاس بجھانے کی مقدار میں تو اسے پینا ہی چاہیے)

اس کتاب کی خصوصیتیں

۱. اس کتاب کو اس موسسہ کے تحقیقی وسیاسی گروہ نے آمادہ اور تیار کیا ہے۔ یہ کتاب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں عالم اسلام کی حالت کو متعدد پہلوؤں سے پیش کیا گیا ہے اور دوسری فصل میں برادرانہ، نیک اور پر امن روابط کی بنیاد پر ممالک کے آپسی روابط کے کلی اصول ذکر ہوئے ہیں، مثال کے طور پر اس فصل میں اسرائیل کے مسئلہ پر اسلامی انقلاب کا موقف وردعمل اور اسلامی انقلابوں کے ساتھ اس انقلاب کا رابطہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ تیسری اور چوتھی فصل میں عالم اسلام کی تنظیموں اور اسلامی فکر کے اصولوں کی طرف اشارہ ہے اور پانچویں فصل میں اسلامی جمہوریہ کا مسلمان ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کیا گیا ہے۔

۲. اس کتاب کے مطالب سے متعلق چھوٹی بڑی سرخیوں کے علاوہ امام خمینیؒ کے منتخب کلام کیلئے بھی سرخیاں قائم کی گئی ہیں جو ضروری نہیں کہ امام خمینیؒ کا ہی کلام ہوں۔ اگرچہ کوشش یہی کی گئی ہے کہ حضرت امام خمینیؒ کی تعبیر سے قریب ہوں۔ اسی بنیاد پر محققین اور مطالعہ کرنے والے یہ ملحوظ خاطر رکھیں گے کہ منتخب شدہ کلام کی سرخیاں اس کتاب کو مدون کرنے والوں کی ہیں۔ لہذا ان کو امام خمینیؒ کی جانب منسوب نہ کیا جائے۔

۳. ہر فصل اور فرعی عنوان سے متعلق منتخب کلمات کو منظم وترتیب دینے میں امام خمینیؒ کی جانب سے بیان شدہ تاریخ کی ترتیب کو مدنظر رکھا گیا ہے نہ کہ مطالب کی منطقی ترتیب۔

۴. امام خمینیؒ کی تقریروں اور پیغاموں کے ماخذ ''صحیفہ امام'' اور آپ سے متعلق دوسری کتابوں'' میں سے لے کر مطالب کے آخر میں ذکر کیا گیا ہے۔

آخر میں ہم ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تدوین اور تیاری میں ہماری مدد کی۔

شعبہ تحقیقات

موسسہ تنظیم ونشر آثار امام خمینیؒ

پہلی فصل:

عالم اسلام کی حالت

- عالم اسلام کی برتری
- اسلامی اقوام کی بیداری
- اسلامی حکومتوں کے سربراہ
- عالم اسلام کا اتحاد
- عالم اسلام کی مشکلات اور بحران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم اسلام کی برتری

مسلمانوں کی ثروت

عجیب اتفاق ہے کہ ثروت مشرق میں ہے، تیل جیسی اہم ثروت مشرق کے اختیار میں ہے، مسلمانوں کے پاس ہے، یہ سب اسلامی حکومتوں میں پایا جاتا ہے، یہ نہایت اہم سرمایہ جس کے ذریعہ دنیا اور ہر حکومت ترقی کر رہی ہے وہ اسی خزانہ اور سرمایہ کی مرہون منت ہے۔ جو جنگ بھی شروع ہوئی اور جنگ میں کسی ملک کی پہلے نوبت آئی تو اس کی وجہ تیل ہی تھا، وہ سب اسی تیل کی بدولت ہے۔ یہ نعمت آپ کے پاس ہے۔ بحمد للہ یہ تیل عراق کے پاس ہے۔ ایران کے پاس ہے، کویت کے پاس ہے، حجاز کے پاس ہے۔ لہذا ان مغربی ممالک کو آ کر آپ کی چاپلوسی کرنی چاہیے۔ انہیں آپ کا ہاتھ اور پیر چومنا چاہیے اور ان ذخائر کو مہنگے داموں پر خریدنا چاہیے۔ انہیں آپ کی چاپلوسی کرنی چاہیے۔ آپ لوگوں کو ان کی خوشامد نہیں کرنی چاہیے اور انشاء اللہ نہیں کریں گے، ان کو آپ لوگوں کی خوشامد کرنی چاہیے۔ ثروت آپ کے پاس ہے۔ لیکن اس کے باوجود انسان اس کے خلاف حالات دیکھ رہا ہے۔ ظلم وتشدد کرنے والی طاقتوں نے حالات ایسے بنا دیئے ہیں کہ بعض ممالک کو انہوں نے بازیچہ بنا رکھا ہے۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان کی چاپلوسی بھی کرنی چاہیے۔ ان سے التجا کرنی چاہیے کہ وہ

ان کی ثروت لے جائیں۔جبکہ یہ نہایت افسوسناک ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۴)

ایران کی ثروت و دولت

ہمارے ملک کے پاس تیل ہے۔ہمارے ملک کے پاس بہت زیادہ تیل ہے۔ہمارے ملک کے پاس لوہا ہے۔ہمارے ملک کے پاس سب کچھ ہے۔جواہرات ہیں۔ہمارا ملک ایک مالدار اور ثروتمند ملک ہے لیکن ان انسان دوستی کا ڈھونگ رچنے والوں نے ملک پر ایک پٹھو کو مسلط کر رکھا ہے تا کہ یہ منافع غریب لوگوں تک نہ پہنچ سکے۔سارے کا سارا ان کی جیبوں میں چلا آئے،ان کی عیاشیوں کی نذر ہو جائے اور اگر تھوڑا سا بچ بھی جائے تو وہ بھی انہی کا ہو۔جبکہ ان کا حق نہایت ہی مختصر ہے۔اس کے باوجود جہاں بھی جاتے ہیں وہاں ان کا زبردست بنگلہ ہے،قصر ہے،زمین ہے۔اپنے بینکوں میں سرمایہ بھی جمع کیئے ہوئے ہیں۔غرض یہ کہ ہر چیز ان کے پاس ہے۔ثروت ہی ثروت۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۴۵)

مشرق میں ذخائر کی فراوانی

مشرق میں ذخائر بہت زیادہ ہیں،تیل کے ذخائر مشرق میں زیادہ ہیں جیسے کویت،حجاز،ایران ان ممالک میں اس طرح کے ذخائر ہیں یہی وجہ ہے کہ ان بیگانوں اور اجنبیوں کی نگاہیں ہمارے انہی ذخائر پر لگی ہوئی ہیں اور وہ مفت لے کر جا رہے ہیں۔ایسے ہی۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۵۱۸)

علاقائی سلامتی کا تحفظ

سوال: [آپ خلیج فارس اور بحر ہند میں ایران کو کیا اہمیت دیتے ہیں؟]

جواب: علاقہ کی اسٹریٹیجک اہمیت اس اہمیت سے ہٹ کر ہے جس کے علاقہ پر للچائی نگاہیں رکھنے والے قائل ہیں۔ ہم آزادی اور استقلال کی بنیاد پر اپنے لیے تھانیدار کے کردار کو قبول کیے بغیر علاقہ کے تمام لوگوں کو ساتھ لے کر اس کی سلامتی کا تحفظ کریں گے اور بڑی طاقتوں کے نفوذ سے مانع ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۴، ص ۵۰۹)

مسلمان عظیم ذخائر کے مالک

مسلمانوں کی آبادی تقریباً ایک ارب ہے اور عظیم ذخائر ان کے پاس ہے اور بہت وسیع صحرا بھی انہی کے پاس ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۲۴)

عالم اسلام سب سے بڑی طاقت

اگر ایک ارب آبادی اور عظیم ذخائر کے حامل تمام اسلامی ممالک کسی طرح سے آپس میں متحد ہو جائیں تو وہ سب سے بڑی طاقت بن جائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۲۷۲)

مسلمانوں کا مالدار اور ثروتمند ہونا

آپ مسلمانوں کے پاس اسلام کی طاقت ہے جو سب سے بڑی چیز ہے۔ سب سے بڑا اسلحہ ہے۔ آپ مسلمانوں کے پاس صحرا، وسیع دریا اور بہت وسیع ممالک اور ثروت ہے۔ آپ یہ ان تمام چیزیں رکھنے کے باوجود بہت سے لوگ غربت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اور یہ صرف اس وجہ

سے ہے کہ آپ اسلام پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۷۹)

ایران کی اسٹریٹیجک پوزیشن

ہمارے ملک کو تمام بڑی طاقتیں للچائی نگاہوں سے دیکھ رہی ہیں۔ فوجی اعتبار کے لحاظ سے بھی چونکہ ہمارا ایک خاص مقام ہے اور ذخائر کی حیثیت سے بھی ہماری ایک خاص اہمیت (اور پہچان) ہے اسی وجہ سے انقلاب کے بعد سے جس حد تک بڑی طاقتیں ہمارے ملک پر دباؤ ڈال سکتی تھیں، انہوں نے ڈالا اور یہ وہ لوگ جو ملک کے اندر ہیں اور بڑی قدرتوں کے پٹھو ہیں وہ بھی اتنی آسانی سے دستبردار نہیں ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۳۱۴)

اسلامی اقوام کی بیداری

حقیقی اسلام بیداری کا سبب

حقیقی اسلام پہچانیں اور پہچنوائیں [1] مسلمانوں کو بیدار اور آگاہ کرتے ہوئے، پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیائے خدا علیہم السلام کے اسلام اور معاویہ وغاصب وجائز حکومتوں، سامراج کی پٹھو حکومتوں کے ٹی وی، ریڈیو اور وزارتوں کے ذریعہ لوگوں کے سامنے پیش کئے جانے والے ان کے خود ساختہ اسلام کے درمیان جو اختلاف ہے اس سے لوگوں کو باخبر کریں اور دنیا والوں کو سمجھا دیں کہ وہ اسلام جس کا ضمیر فروش دم بھرتے ہیں اور وحدت اسلامی کے نام سے کانفرنس بلاتے ہیں وہ اموی اور عباسی

۱۔ حضرت امام خمینیؒ کی مراد بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے والے ایرانی اسٹوڈنٹس تھے۔

حکمرانوں کا خودساختہ اسلام ہے جو قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ومقدس آئین کے مقابل بنایا گیا ہے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کے دشمن اور وہ لوگ جو قرآن کو ہاتھوں پر بلند کرتے تھے اور کہتے تھے جب تک یہ قران مسلمانوں کے درمیان حکمفرما ہے ہم ان پر کامیابی اور تسلط نہیں پاسکتے[1] آج وہ اس اسلام اور اس اسلامی اتحاد کی حمایت کررہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو منحرف کردیں، قرآن کو مہجور کردیں، دین خدا کو ختم کردیں اور اپنے مذموم اور استعماری مقاصد کیلئے راستہ ہموار کریں۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۴۸۷)

اسلامی مسائل پر توجہ

مجھے امید ہے (کہ مسلمان آپسی) اختلافات کو دور کردیں گے اور حکومتیں، اسلامی مسائل پر توجہ دیں گی اور خدا کی مدد سے کینسر کے اس پھوڑے کا اپنی سرزمین سے خاتمہ کردیں گی۔

(صحیفہ امام، ج۴، ص۴۴۴)

بیداری اور اسلام کی طرف رجحان

سوال: [آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سی اسلامی ملتوں جیسے ترکی اور پاکستان میں ایک نئی اسلامی تحریک شروع ہوچکی ہے۔ یہ لوگ اسلام کیلئے قیام کررہے ہیں۔ جناب عالی کی نگاہ میں ان قیاموں کا کیا سبب ہے؟]

جواب: مشرقی اور مغربی حکومتوں کا وسیع پیمانہ پر ایک عرصہ دراز تک پروپیگنڈے اس بات کا سبب بنے کہ مسلمان ان کا بازیچہ بن گئے اور یہ تصور کرنے لگے کہ ان کمزور ممالک کی ترقیاں ان ہی

۱۔ امام خمینیؒ کا اشارہ برطانوی وزیراعظم گلدوسٹون کی طرف ہے۔

دو بڑی طاقتوں میں سے کسی ایک سے وابستہ ہونے پر موقوف ہے۔ لیکن جس طرف بھی گئے کچھ ہی مدت کے بعد سمجھ گئے کہ ان کا کام انہیں اسیر وقیدی بنانے ان کے ذخائر کو تباہ و برباد کرنے اور خزانوں کو ہڑپ کر جانے کے سوا کچھ اور نہیں ہے۔ ہمارے زمانہ میں جب ہماری قوم نے یہ دیکھا کہ شاہ نے مغربی لوگوں بالخصوص امریکہ سے اور مشرقی لوگوں سے بھی تعلقات کی بنیاد پر ہمارے تمام ذخائر کو لٹا دیا ہے، بلکہ ہماری افرادی قوت کو بھی ضائع کر دیا ہے اور یہ بھی اچھی طرح سمجھ گئی کہ یہ ظلم وستم صرف ان تعلقات کی بنیاد پر ہے جو شاہ اور بڑی طاقتوں کے درمیان قائم ہیں تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور تمام ممالک منجملہ اسلامی ممالک بھی اس ناگوار و تلخ حقیقت کو سمجھ گئے وہ اپنی تاریخ پر نظر ڈالتے ہی سمجھ گئے کہ یہ تمام مصیبتیں اور مظالم جو اقوام برداشت کر رہی ہیں ان کا سبب بڑی طاقتیں تو وہ ان بڑی طاقتوں سے منحرف ہو گئے۔ جبکہ اسلام انسان کی تمام آرزوؤں اور خواہشات کو اچھے انداز میں پورا کرتا ہے اور یہی کر بھی رہا ہے اور اسلام کے تمام معاشی، سیاسی قوانین، ثقافتی اور معنوی قوانین ایسے مستحکم، واضح اور صاف قوانین ہیں کہ جو بھی انہیں کا ملاحظہ کرے گا یقیناً اسلام کا گرویدہ بن جائے گا۔ مسلمان حضرات طولانی عرصے کی غفلت کے بعد اب تھوڑا بیدار ہو گئے ہیں اور تھوڑا بہت اسلام کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ اسلام کی طرف ان کی توجہ مزید بڑھے اور اس کو ویسے پہچان لیں گے جیسا وہ ہے اور صحیح شناخت و معرفت کے بعد مشرق و مغرب کی جانب ان کے رجحانات مکمل طور پر منقطع ہو جائیں گے اور وہ اسلام کے احکام کو عملی جامہ پہنانے کیلئے جانفشانی کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۴۰۵)

عظیم اسلامی حکومت کی تشکیل

مجھے اس بات کی امید ہے کہ وہ تمام اسلامی اقوام جو دشمنوں کے پروپیگنڈہ کا شکار ہو کر متفرق ہو گئیں اور ایک دوسرے کے مقابل ہو گئی ہیں وہ سب کی سب بیدار ہوں گی اور آپس میں متحد ہو جائیں گی۔ پھر ایک ایسی عظیم حکومت، پرچم ﴿ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ﴾ کے زیر سایہ بنائیں گی جو تمام دنیا

پر غالب ہوگی۔

(صحیفہ امام، ج۶، ص۲۳۴)

اسلامی حکومتوں کے آپسی روابط

میں خدا سے تمام اقوام اور حکومتوں کے بیدار رہنے اور اسلامی حکومتوں اور اقوام کے تعلقات اور آپسی روابط قائم ہونے کی دعا کرتا ہوں تاکہ بڑی طاقتیں ان پر غلبہ حاصل نہ کرسکیں اور ان کے ذخائر کو لوٹ نہ سکیں۔

(صحیفہ امام، ج۷، ص۱۱۸)

مسلمانوں کی غفلت پر تشویش

ہماری حکومتیں اسلامی اقوام، آخر کب خواب غفلت سے بیدار ہوں گی؟ کیا وہ نہیں سمجھتی یا سمجھتی ہیں لیکن عمل نہیں کرتی ہیں؟! اگر وہ نہیں سمجھتیں تو انہیں حالات کا مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ یہ جان سکیں کہ مسلمانوں کی بدبختی کہاں سے شروع ہوئی ہے۔ آخر وہ مشکل کیا ہے جس نے مسلمانوں کو اس حال تک پہنچا دیا ہے کہ ان کے ذخائر کو لوٹا جارہا ہے اور وہ خود اپنے ذخائر سے محروم ہیں! اس تیل کو لوٹا جا رہا ہے اور ہماری قوم بھوک مر رہی ہے! ہر جگہ یہی حال ہے۔ مسلمان بالخصوص اسلامی حکومتیں کب بیدار ہوں گی؟ آخر کب اپنے ذاتی مفادات اور خواہشات کو نظر انداز کر کے اقوام کی خدمت کریں گی؟۔

(صحیفہ امام، ج۷، ص۳۹۲)

مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی بحالی کی کوشش

مسلمانوں کو بیدار ہونا چاہیے۔ آج وہ دن نہیں رہ گیا کہ مسلمان ایک گوشہ میں تنہا جا کر بیٹھ

جائیں اور ہر ملک میں ایک خاص زندگی بسر کریں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ جس زمانے میں بڑی طاقتوں کی پالیسیاں ہر جگہ کو نگل جانے کیلئے تیار ہیں ایسے حالات میں ہر مسلمان کو بیدار رہنا چاہیے۔ میں اکثر حکومتوں سے مایوس ہوں لیکن اقوام کو خواب غفلت سے بیدار رہنا چاہیے۔ سبھی کو پرچم اسلام اور سایہ قرآن میں زندگی بسر کرنا چاہیے۔ الحمدللہ مسلمانوں کی تعداد بھی ایک ارب کے قریب ہے اور ان کے ممالک بھی ثروتمند، مالدار اور غنی ہیں اور ان کے باشندے بھی لائق ہیں لیکن جوان ممالک میں خواب حکومت دیکھ رہے ہیں انہوں نے تقریباً ادھر چند صدیوں سے غلط پروپیگنڈوں کے ذریعے اور یونیورسٹیوں میں اثر ورسوخ حاصل کر کے مسلمانوں کے بچوں کے جہاں جہاں تربیتی مراکز ہیں مسلمانوں کے ساتھ ایسا ایسا رویہ اختیار کیا کہ وہ سب خود سے مایوس و ناامید ہو گئے۔ یعنی وہ خود سے غافل ہو گئے۔ لہذا مسلمانوں کو کوشش کر کے اپنی عظمت رفتہ کو دوبارہ حاصل کرنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۱۸)

خوداعتمادی، بیداری کا سبب

جب تک ہم یہ نہ سمجھ لیں کہ ہماری بھی ایک شخصیت ہے، مسلمان بھی ایک گروہ ہیں اور شخصیت کے حامل ہیں اور خود بھی وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ جب تک ہم کسی کام کو ہم انجام دینا نہ چاہیں، نہیں کر سکتے اور جب تک ہم خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوں گے تب تک کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ہمیں غفلت کی نیند سلا دیا تھا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۵۳۲)

مسلمانوں کی بیداری کی مبارک باد

وہ دن ہمارے لیے مبارک ہے جس دن ہماری مظلوم قوم اور تمام مستضعف و کمزور اقوام کے سر سے دشمن کے تسلط کا قلع قمع ہوگا اور تمام قومیں اپنی تقدیر اپنے ہاتھوں لکھیں گی۔ حکومتیں بیدار

ہوں گی...دنیا کے تمام مسلمان قرآن مجید کی ان آیات پر توجہ دیں جو مسلمانوں کی وحدت کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہیں اور مسلمانوں کو وحدت واتحاد اور اللہ کی اس رسی کہ جو اسلام ہی ہے، کو مضبوطی سے پکڑنے کی دعوت دیتی ہیں سبھی کو متوجہ رہنا چاہیے اور اس نئے سال کے موقع پر اسلام کے پر افتخار پرچم تلے اور خداوند تعالیٰ کے نورانی آئین وقوانین کے زیرسایہ خوشی اور میمنت کے ساتھ اکٹھا ہوجائیں اور ان بڑی طاقتوں کو ناکام کردیں جو صرف اپنے مفادات کمزور اقوام کے ذخائر کو لوٹنے کا سوچتی ہیں۔ اسلامی حکومتیں اور اقوام، آپ سب متحد رہیں۔ آپس میں بھائی بن کر رہیں، مساوات قائم کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۲۲۷)

اسلام کی مدد کیلئے دوڑو

اے مسلمانو! اے دنیا بھر کے مسلمانو! اے اسلام کا دم بھرنے والی حکومتو! اے عالم اسلام سے وابستہ لوگو! اسلام کی مدد کیلئے دوڑو۔ ان معصوم بچوں کی مدد کیلئے دوڑو جو اپنے والدین کے سائے سے محروم ہوگئے ہیں۔ ان ممالک کی مدد کیلئے دوڑو جن کے پیچھے بڑی طاقتیں پڑی ہیں۔ اپنی مدد کرو۔ اپنی اقوام کی مدد کرو۔ اے دنیا کے مسلمانو! بڑی طاقتیں اپنی مکاریوں اور پروپیگنڈوں اور اپنے پٹھوؤں کے ذریعے اسلامی ممالک کی تمام چیزوں پر مسلط اور قابض ہونا چاہتی ہیں اور کافی حد تک کامیاب بھی ہیں۔ اے دنیا کے مسلمانو! اسلام کی حفاظت کرو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۵)

بھائی چارے اور اتحاد کی دعوت

اگر دنیا بھر کے تمام مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہوجائیں اور خدا کی مدد سے اور ایمان کی بنیاد پر آپس میں متحد ہوجائیں تو کوئی بھی طاقت ان کیلئے خطرہ نہیں بن سکتی۔ ایرانی حکمرانوں نے

انہیں ہر محاذ پر بھائی چارے اور اتحاد کی دعوت دی ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۹۳)

سازشوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا ہوشیار رہنا

امریکہ اور روس اسلام اور اسلامی حکومتوں کو ضعیف اور کمزور کرنے کیلئے تفرقہ ڈالنا، دھوکہ کھائے ہوئے یا بکے ہوئے لوگوں کے ذریعہ داخلی کشیدگی اور اختلافات کو ہوا دینے، ممالک کے درمیان جنگ بھڑکانے اور ظلم کے دوسرے حربے وغیرہ جیسی سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ لہذا اسلامی ممالک کی حکومتوں اور مستضعفین جہان کی یہ ذمہ داری ہے کہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے کان اور آنکھ کو کھولیں اور ان سازشوں کو ناکام بنائیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۲۴۶)

عالمی دہشت گرد

تمام مسلمان متوجہ ہوں، بیدار ہوں، ورنہ عالمی دہشت گرد کبھی بھی دنیا میں امن قائم ہونے نہیں دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۲۴۰)

اسلامی حکومتوں کے سربراہ

مسلمان حکمرانوں کی غفلت

مجھے اسلامی حکومتوں کی عام صورتحال پر بہت افسوس ہے اور ایران کی صورتحال پر بھی افسوس

ہے۔ اسلامی حکومتیں، مسلمان سلاطین، اسلامی جمہوریہ کے سربراہ، اسلامی حکومتوں کے وزیر اعظم سب کے سب اسلام کے دینی مقاصد سے غافل ہو کر دشمنوں کی چال کا شکار ہیں، ان کے مکر و فریب میں گرفتار ہیں۔ اسلام کے مسائل اور ضروریات سے باخبر نہیں ہیں اور احکام اسلام کو جاننا بھی نہیں چاہتے ہیں۔ اپنی موجودہ حالت میں وہ یہ جان بھی نہیں سکتے کہ اسلام بشریت کیلئے کیا پیغام لایا ہے اور اگر انسان اسلام کی پیروی کرتے تو کہاں پہنچ جائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۷۳)

اسلامی حکمرانوں کی بھاری ذمہ داری

اسلامی حکومتوں کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے۔ اسلامی ممالک کے صدور اور سلاطین اسلام کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے اور بعید نہیں کہ تمام طبقات سے کہیں زیادہ ہو۔ اس وقت اسلام ارادۂ خداوندی کے مطابق تکویناً اس گروہ اور اس طبقہ کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۰)

عالم اسلام کے اختلافات اور طاقتور ممالک کا لالچ

اس وقت مسلمان سربراہوں، سلاطین اسلام اور اسلامی ممالک کے صدور کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو ختم کر دیں۔ عرب و عجم کی بحث ختم کر دیں۔ ترک اور فارس کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ اسلام (کلمہ اسلام) اور وہی روش اپنائیں جو تحریک کے دوران پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنائی تھی۔ تابع اسلام بنیں۔ اگر یہ سب اپنے اتحاد کی حفاظت کریں اور اختلافات کو ختم کر دیں جو کبھی کبھی سر اٹھا لیتے ہیں۔ اگر سب مل کر ایک ہو جائیں تو پھر... کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی ستر کروڑ ہے لیکن متفرق و پراکندہ ستر کروڑ دس لاکھ کے برابر بھی نہیں ہیں۔ ستر کروڑ متفرق و پراکندہ مسلمانوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ اگر اس ستر کروڑ میں سے صرف بیس کروڑ، چالیس کروڑ ایک ساتھ ہو جائیں،

ایک دوسرے کی طرف دوستی اور برادری کا ہاتھ بڑھائیں، اپنے حدود اور دائرے کی حفاظت کریں تو... لیکن اسلامی معاشرہ جو کہ ہم تمام لوگوں کے درمیان مشترک ہے، کلمہ توحید جو کہ سب کے درمیان مشترک ہے، اسلامی مفادات جو کہ سب کے مشترک ہیں ان سب کو متحد اور ایک کریں، اگر یہ سب ایک فکر و نظر کے ہو گئے تو کبھی بھی یہودی فلسطین کا لالچ نہیں کریں گے، ہندو کبھی بھی کشمیر کو للچائی نظروں سے نہیں دیکھیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ تم کو متحد نہیں ہونے دیتے ہیں۔ لیکن وہ جان لیں اور بخوبی جانتے بھی ہیں کہ وہ لوگ تمہارے ذخائر کو تم سے چھین لینا چاہتے ہیں، تمہاری ثروت کو مفت میں لے جانا چاہتے ہیں، تمہارے زمینی اور فوق الارض ذخائر کو ہڑپنا چاہ رہے ہیں۔ وہ عراق اور ایران کو کبھی متحد نہیں ہونے دیں گے۔ اسی ایران اور مصر، ترکی اور ایران کو کبھی متحد اور ایک آواز نہیں ہونے دیں گے۔ وہ کبھی اس اتحاد کو عملی جامہ نہیں پہنانے دیں گے۔ لیکن یہ تمہاری ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ حکام کی یہ ذمہ داری ہے کہ ایک جگہ بیٹھ کر تبادلہ خیال کریں، اپنے وطن کی سرحدوں کو بچائیں۔ اپنی سرحدوں کی حفاظت کے بعد اس بیرونی دشمن کے مقابل متحد ہو جائیں، چونکہ وہ تمہارے لیے بہت زیادہ مضر ہے۔ اگر ایک آواز ہو گئے تو یہ مٹھی بھر یہودی غاصب چور جو فلسطین میں گھس آئے ہیں انہوں نے دس لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کو دس سال، بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصے سے متفرق کر کے رکھ دیا ہے اور اسلامی حکومتیں فقط عزاداری بنی تماشا دیکھ رہی ہیں۔ اگر سب کی آواز ایک ہو جائے تو یہ مٹھی بھر یہودی چور کیسے فلسطین کو تم سے چھین سکتے ہیں اور مسلمانوں کو فلسطین سے باہر نکال سکتے ہیں اور تم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہو؟ اگر واقعی اتحاد قائم ہو جائے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ بد بخت ہندو پیارے کشمیر کو ہم سے چھین لیں، مسلمانوں سے چھین لیں اور وہ کچھ بھی نہ کر سکیں۔

یہ سب ایسی باتیں ہیں جو روز روشن کی طرح واضح ہیں، یہ اور بات ہے کہ یاد دہانی کراتے رہنا بھی ضروری ہے۔ وہ بھی ان باتوں کو سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی غور و فکر کرنا چاہیے، بیٹھ کر آپس میں گفتگو کرنا چاہیے اور اختلافات کو بھلا دینا چاہیے۔ اس وقت اسلام تمہارے پاس ہے۔ اب مسلمان حکمرانوں، سلاطین اسلام اور صدور، بزرگان اور وہ لوگ جن کے پاس سربراہی ہے ان سب کو جان

لینا چاہیے کہ یہ سربراہی اور ذمہ داری خدا نے انہیں عطا کی ہے۔لہذا جب وہ قوم کے حاکم وسردار ہو گئے تو ان کی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ کسی قوم کا حاکم وسردار ہونے کے بعد اس قوم وملت کی زندگی میں پیش آنے والے حالات کے سلسلے میں کچھ ذمے داریاں عائد ہو جاتی ہیں، سربراہ جوابدہ ہیں اور دوسرے ان کے محتاج ہیں۔

اور جب تک اتحاد قائم نہیں ہوگا اور جب تک مسلمان حکمراں اپنے درمیان اتحاد کو قائم نہیں کریں گے اور جب تک اسلام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی مشکلات کے بارے میں غور وفکر نہیں کریں گے، اسلام کی مظلومیت اور مصیبتوں اور احکام اسلام سے متعلق مشکلات، اسلام اور قرآن کریم کی غربت اور بے چارگی کے بارے میں فکرمند نہیں ہوں گے اس وقت تک سرداری حاصل نہ کرسکیں گے۔لہذا انہیں غور وفکر کرنا چاہیے، وارد عمل ہونا چاہیے تاکہ سرداری حاصل کرسکیں اور اگر ان چیزوں پر عمل کریں گے تو رہبر دنیا ہو جائیں گے۔ اگر اسلام اسی طرح دنیا والوں کو پہنچوائیں جس طرح ہے اور اسی طرح عمل کریں جس طرح حکم دیا گیا ہے تو یقیناً سیادت وسرپرستی وقیادت تمہارا حق ہے۔عظمت وبزرگی تمہارا مقدر ہے ﴿لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾[۱]

(صحیفہ امام، ج۲، ص۵)

اسلامی حکومتوں کی ثابت قدمی

تمام اسلامی ممالک کی حکومتوں خصوصاً عرب حکومتوں پر لازم ہے کہ خداوند تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اور اس کی لایزال قدرت پر اعتماد کر کے اپنی تمام تر قوت وطاقت یکجا کر کے ان فداکار وجانثار لوگوں کی نصرت کیلئے دوڑ پڑیں جو فرنٹ لائن پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ملت اسلام سے آس لگائے ہیں۔ فلسطین کی آزادی اور اسلامی عظمت وشرف کے احیاء کیلئے اس مقدس جہاد میں شرکت کریں۔

۱۔ ''عزت تو خاص اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے'' سورۂ منافقون/۸۔

اختلافات اور ذلت آمیز اور شرمناک منافقت کو ختم کر کے ایک دوسرے کے برادر اور بھائی بن جائیں اور اپنی صفوں کو مستحکم، منظم اور قوی بنائیں۔ صیہونیزم اور اسرائیل کے حامیوں کی کھوکھلی طاقتوں سے نہ ڈریں۔ بڑی طاقتوں کے جھوٹے وعدوں اور کھوکھلی دھمکیوں کے دھوکہ میں نہ آئیں اور سستی و کاہلی سے بچیں جس کا نتیجہ خطرناک اور شرمناک شکست کی صورت میں برآمد ہوگا۔

اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ دشمنان اسلام نے فساد کے جس بیج کو اسلامی ممالک کے قلب میں بویا ہے وہ صرف عربوں کی تباہی کیلئے نہیں ہے، بلکہ اس کا نقصان پورے مشرق وسطیٰ کیلئے ہے۔ صیہونیزم دنیائے اسلام کے ان ممالک میں زیادہ تر اپنی سازشوں کو عملی جامہ پہناتے ہیں جو زرخیز ہوں اور ان میں ذخائر ہوں اور صرف فداکاری، استحکام، اسلامی حکومتوں کے اتحاد کے ذریعہ سے ہی استعمار کی ذلیل حرکتوں اور شر سے بچا جا سکتا ہے اور اگر کسی حکومت نے اسلام کو پیش آنے والے اس اہم مسئلے کے سلسلے میں کوتاہی کی تو دوسری اسلامی حکومتوں پر لازم ہے کہ اسے ڈرا دھمکا کر اس سے رابطہ توڑ کر اسے اپنے ہمراہ ہونے پر مجبور کریں۔ وہ اسلامی حکومتیں جن کے پاس تیل ہے ان پر لازم ہے کہ تیل اور اپنے دوسرے وسائل کو اسرائیل اور استعماری طاقتوں کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کریں اور ان ممالک کو تیل نہ بیچیں جو اسرائیل کی مدد کرتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۲۱)

حکومتوں کی عدم پیش رفت

جو چیز سب سے زیادہ افسوسناک ہے وہ یہ ہے کہ حکومتیں اور قوم کے حکمراں پیش رفت نہیں کر رہے ہیں، چونکہ وہ لوگ اغیار کے اکسانے پر ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۱۷۲)

اسرائیل کو نابود کرنے کیلئے اتحاد

امید ہے اسلامی حکومتوں خاص طور سے عرب ممالک کے حکمراں فتنہ وفساد کی جڑ اسرائیل کو نابود کرنے کیلئے آپس میں متحد ہو کر کوشش کریں گے اور اگر ذرا بھی کوتاہی اور سستی سے کام لیں گے تو اس بات کا ڈر ہے کہ خدانخواستہ تمام ممالک میں اس طرح کے فتنہ وفساد جنم لیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۵۸)

اسلامی حکومتوں کی ذمہ داری

آپ حکومتوں کے سربراہوں کو اس اسلامی تعلیم پر عملدرآمد کی کوشش کرنی چاہیے اور اپنے بھائیوں کی مخالفت اور دشمنی سے باز آنا چاہیے۔ اسلامی حکومتوں کی ذمہ داریاں خدا کی بارگاہ میں اور عوام کے نزدیک بہت زیادہ ہے۔ اسلامی حکومتوں کو چاہیے کہ حکومت مصر کو اس عظیم خیانت[1] کی وجہ سے جو اس نے اسلام اور مسلمین کے ساتھ کی ہے اس کی اوقات دکھا دیں اور اس سے رابطہ منقطع کرلیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۷۰)

اسلامی حکمرانوں کے جرائم

ہم سب مسلمان ہیں اس کے باوجود اسلامی ممالک کے حکمراں اسلام کے نام پر کیا کیا جرائم نہیں کرتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ محمد رضا اس ملک میں اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتا تھا اور قرآن شائع کرواتا تھا، اسلام کے قوانین کی پابندی کا اظہار کرتا تھا، اس کے باوجود اسلام کے ساتھ

۱۔ ''کیمپ ڈیوڈ'' اسرائیل کے ساتھ کیا گیا وہ شرمناک معاہدہ ہے جو مصر کے اس وقت کے صدر طے پایا ''انور السادات'' اور اسرائیل کے وزیر اعظم ''مناخیم بگین'' اور امریکہ کے سابق صدر ''جیمی کارٹر'' کے درمیان امریکہ کے کیمپ ڈیوڈ میں طے پایا۔

جو سلوک کیا اسے آپ سبھی حضرات نے دیکھا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۳۸)

بڑی طاقتوں سے وابستگی

اسلامی ممالک کی حکومتیں نہ کہ اسلامی حکومتیں، چونکہ میں انہیں اسلامی حکومت نہیں کہہ سکتا۔ میں کس طرح حکومت عراق کو ''اسلامی حکومت'' کہوں؟ کس طرح حکومت مصر کو اسلامی حکومت کہوں؟ یہ حکومتیں جو اسلامی ممالک میں ہیں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ سب کے سب مسلمانوں کے خلاف، ان مسلمانوں کے خلاف جو کہ ایران میں امریکہ اور روس کے مقابلہ میں محاذ آرائی اور قیام کیے ہیں، امریکہ کیلئے اڈے بنا رہے ہیں تا کہ وہ مسلمانوں پر حملہ کرے! سادات جیسے لوگ جو فوجی چھاؤنی بنا کر امریکہ کو ایران اور اسلامی مملکت پر حملہ کرنے کی دعوت دے رہے ہیں انہیں ہم کس طرح مسلمان مانیں؟ ہم کس طرح عراق اور حکومت عراق کو مسلمان مانیں بالخصوص اس وقت جبکہ وہ ایران پر حملہ کرتا رہتا ہے اور امریکہ کیلئے کام کرتا ہے؟!۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۷۳)

پہلے والے اسلام کی طرف بازگشت

ہمیں اپنی حکومتوں کے بھروسہ پر مطمئن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہماری حکومتیں خود اپنے لیے ہیں۔ مسلمانوں کے ممالک میں جو حکومتیں ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور اگر اسلام کا نام لیں بھی تو یہ تمہیں دھوکا دینے کیلئے ہے...

ہم جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسلام کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے مشکلات اپنی جگہ پر باقی رہیں گی۔ نہ تو ہم فلسطین کے مسائل کو حل کر سکیں گے اور نہ ہی افغانستان کے اور نہ ہی کسی اور جگہ کے۔ لہذا تمام لوگوں کو صدر اسلام کی طرف واپس لوٹ جانا چاہیے۔ عوام حکومتوں سے اپنا تعلق ختم

کر دے اور حکومتوں کے ساتھ وہی رویہ اختیار کرے جو ایرانی عوام نے اپنی حکومت کے ساتھ اپنایا تا کہ مشکلات حل ہو جائیں ورنہ جتنا بھی ہم یوم قدس کی یاد منائیں، آواز بلند کریں، لوگ اجتماع کی صورت میں جمع ہو کر تقریریں کر ڈالیں یہ فریاد اور بیانات ان کے مظالم کو نہیں روک سکیں گے۔ البتہ کبھی روک سکتے بھی ہیں لیکن ہم تو آواز بھی بلند نہیں کر رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۸۹)

احکام اسلام کا نفاذ

اگر کوئی ظالم کسی اسلامی ملک کے خلاف جارحیت کرے تو اسے اپنے خلاف جارحیت سمجھیں۔ مجھے امید ہے کہ اسلام کے اس حکم کے پیش نظر کہ تمام لوگ، بلکہ تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں، یہ حکومت اپنے مفادات کو حاصل کر سکے گی اور تمام اسلامی ممالک بڑی طاقتوں پر غلبہ پا سکیں گے اور پورے احکام اسلام کو نافذ کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۳۶)

اسلامی حکومتوں کا سرکشوں سے مقابلہ

ہم سب ایک ایسے دن اکٹھے ہوئے ہیں کہ جب دنیا کی تمام حکومتوں میں سے صدام کی غاصب حکومت نے بغیر کسی معقول اور قابل قبول جواز کے، بغیر کسی اطلاع اور خبر کے، بغیر کسی اشتعال کے دریا، ہوا اور زمین سے ایران پر حملہ کر دیا اور اپنے زعم میں کشور کشائی کرنا چاہتا تھا اور مسلمانوں کی خلافت ایک ایسا شخص سنبھالنا چاہتا تھا جس کا اسلام پر اعتقاد ہی نہیں تھا۔ افسوس صد افسوس! جبکہ قرآن میں ارشاد ہے کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں اختلاف کرنے لگیں تو آپ ان کے درمیان مصالحت کرائیں اور اگر ان میں سے کسی ایک نے سرکشی کی، بغاوت کی تو اس سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک وہ احکام خدا کے سامنے سر تسلیم خم نہ ہو جائے۔ آخر کس اسلامی ملک

نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ سرکش اور جارح کون ہے؟اور کس نے حملہ کیا ہے؟ تاکہ تمام حکم خدا کے مطابق اس سے جنگ اور نبرد آزمائی کریں۔ کس اسلامی حکومت پر یہ بات پوشیدہ ہے کہ صدام نے ہمارے ملک پر حملہ کیا اور سرکشی و بغاوت کا علم بلند کیا اور ہم پر ظلم کیا؟ کیوں اسلامی ممالک خدا کی اس آیت ﴿ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ﴾[1] پر عمل نہیں کرتے؟افسوس تو اس بات کا ہے کہ بعض اسلامی ممالک یعنی وہ ممالک جہاں کی حکومتیں اسلام کے نام پر قائم ہیں، یہ دیکھنے کے باوجود کہ صدام نے ظلم کیا ہے، سرکشی اور بغاوت کی ہے بغیر کسی علت و دلیل اور غلطی کے ایک اسلامی حکومت پر حملہ کیا ہے پھر بھی اس کی حمایت کا اعلان کرتی ہیں یا بعض لوگ اس کی مدد کررہے ہیں! ہم اسلامی مشکلات کو کس جگہ پیش کریں اور حل کریں؟ دنیا کے مسلمان اپنی مشکلات کس پلیٹ فارم پر حل کریں؟ کیا عالمی اداروں میں جو کہ بڑی طاقتوں کے آلہ کار ہیں یا ایسی تنظیموں میں جن کا نام تو اسلامی ہے لیکن ان میں اسلام نام کا کوئی نام ونشان تک نہیں، حکومت ایران اپنا گلہ وشکوہ کس سے کرے؟ وہ قوم جس پر بغیر کسی جواز کے بغیر کسی وجہ کے حملہ کیا گیا وہ اپنے اس گلہ کو کس سے بیان کرے؟ ان تمام ممالک میں کس حکومت سے اس بات پر تبادلہ خیال کرے؟ تمام اسلامی حکومتوں پر قرآن کی نص کے مطابق واجب ہے کہ حکومت عراق سے جنگ کریں تاکہ وہ ذکر خدا اور امر خدا کی طرف لوٹ آئے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۳۶)

مسلمانوں کے حقوق کا پامال ہونا

کیا یہ اسلام کا دم بھرنے والے نہیں دیکھ رہے ہیں کہ تمام اسلامی ممالک میں بڑی طاقتیں اور ان کے پٹھو اسلام کو پامال کررہے ہیں؟ کیا وہ نہیں جانتے کہ جنوبی لبنان، فلسطین اور ایران وعراق اور

۱۔ ''باغی اور سرکش کے ساتھ جنگ کرو یہاں تک کہ امر خدا نافذ ہوجائے'' سورۂ حجرات/۹۔

تمام اسلامی ممالک میں کیا ہو رہا ہے اور (ان ظالموں نے) وہاں کے باشندوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا اور کتنے معصوم بچوں کو یتیم بنا دیا، پھر انہیں ان کے گھروں سے نکال باہر کر دیا؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۳۶)

نعرہ کے بجائے عمل کا مظاہرہ

امید کرتا ہوں مسلمان خاص طور سے مسلمان کے حکمراں، اسلام کا زبانی نعرہ لگانا بند کر دیں گے (چونکہ یہ نعرے بازیاں احکام اسلام پر عمل نہ کرنے کیلئے ان کا ایک بہانہ ہے) اور اسلام جیسا ہے ویسی ہی اس کے بارے میں فکر اور عمل کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۶۱)

عوام کے دلوں کو جیتنا

اگر ہم روحوں پر حکومت کرنے لگیں اور اسلامی ممالک کے حکمراں روحوں پر حکومت کرنے لگیں اور عوام کے دلوں کو جیت لیں تو اس کثرت تعداد اور ان کثیر ذخائر کے ہوتے ہوئے کوئی انہیں تکلیف نہیں پہنچا سکتا، کیونکہ پھر وہ تمام ممالک سے نبرد آزمائی کریں گے جو ان پر ظلم و سرکشی کا ارادہ رکھتے ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۸۰)

بے سود سیاسی مذاکرات

کیا قوم کے حکمراں نہیں جانتے اور انہوں نے نہیں دیکھا کہ تاریخ کے منہ زور سیاستدانوں اور ظالموں سے سیاسی مذاکرات اور گفتگو قدس و فلسطین اور لبنان کو نجات نہیں دلا سکیں گے، بلکہ ہر روز ان

کے مظالم بڑھتے جائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱۵،ص۶۰)

مشرق ومغرب کی لوٹ مار

اے دنیا کے مسلمانوں اور مستضعف انسانو! اب اٹھ کھڑے ہواور اپنی قسمت کا فیصلہ خود سے کرو۔ کب تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہو گے اور تمہاری قسمت کا فیصلہ واشنگٹن یا ماسکو کریں گے؟ کب تک تمہارا بیت المقدس امریکہ اور غاصب اسرائیل جیسے شر پسند عناصر کے قبضہ میں رہے گا؟ کب تک قدس فلسطین، لبنان کی سرزمین اور وہاں کے رہنے والے مسلمان ان ظالموں اور جابروں کے ماتحت رہیں گے اور تم تماشائی بنے رہو گے اور تمہارے بعض خائن حکام ان کی کٹھ پتلیاں بنے رہیں گے؟ کب تک دنیا میں ایک ارب کے قریب مسلمان اور تقریباً دس کروڑ عرب اتنے وسیع ممالک اور بے تحاشا ذخائر رکھنے کے باوجود مشرق ومغرب کی اس لوٹ کھسوٹ، ظلم وستم اور ان کے وحشیانہ قتل وغارت کے شاہد اور ان کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں! آخر کب تک افغان اور لبنانی بھائیوں پر اس وحشت ناک ظلم کو دیکھتے رہیں گے اور ان کی فریاد پر لبیک نہیں کہیں گے؟ آخر کب تک اسلام کے دشمنوں سے مقابلہ اور قدس کی نجات ورہائی کیلئے آتشیں اسلحوں، خطرناک اسلحوں اور لشکری قدرت سے غفلت کرتے رہیں گے اور بڑی طاقتوں کے ساتھ سیاسی اقدامات اور سمجھوتوں میں وقت ضائع کرتے رہیں گے اور اسرائیل کو غیر قابل تحمل مظالم کی مہلت دیتے ہوئے قتل عام کے تماشائی بنے بیٹھیں رہیں گے؟!۔

(صحیفہ امام، ج۱۵،ص۵۹)

خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی ضرورت

خداوند تعالیٰ کے اس حکم کہ ''خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور تفرقہ واختلاف سے دور رہو''

کے سلسلے میں مسلمانوں کے پاس کیا جواب ہے؟ کیا یہ دیکھتے ہوئے کہ ایران کی حکومت وملت نے مقدس جہاد کر کے پرچم کفر کو سرنگوں کر دیا اور اسلام کے عظیم ومقدس پرچم کو بلند کر دیا پھر بھی اپنی یہ ذمہ داری نہیں جانتے کہ انہیں ان کی مدد کرنا چاہیے؟ کیا بادشاہوں کے وعاظ امریکہ اور اسرائیل کی مخالفت کی بجائے ایران کے اسلامی انقلاب کو کچلنے کو ضروری سمجھتے ہیں؟ ہم روئے زمین پہ رہنے والے تمام اسلامی بھائیوں سے یہ استدعا کرتے ہیں کہ وہ اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ ہم آواز وہم خیال ہو کر خدا کی نصرت وحمایت سے ظالموں کے شر وفساد کو دفع اور بلاد مستضعفین واسلامی ممالک سے ان کی لوٹ کھسوٹ کرنے والی آرزو کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ناکام کر دیں اور اس اہم کام میں خداوند تعالیٰ کی ندا کا مثبت جواب دیتے ہوئے لبیک کہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۷۲)

عوام کے سامنے انکساری

تمام اسلامی اقوام کو قیام کرنا چاہیے۔ راہ حق پر آگے بڑھنا چاہیے۔ تمام حکومتوں کو ملت کے انکساری سے پیش آنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۸۶)

تم ملت واقوام کے مقابلہ میں ہیچ

یہ حکومتیں اس بات کو ذہنوں سے نکال دیں کہ جس طرح پہلے جو چاہتی تھیں کر لیتی تھیں اب بھی اسی طرح کر سکتی ہیں خود کو ملت اور عوام کا قیم وسرپرست مانیں۔ کسی بزرگ یا صدر یا ایک بادشاہ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ ایک مملکت پر حکومت کرتے ہوئے اس کے عوام اور مملکت کو اسرائیل کے مفادات پر فدا کر دیں؟ حکومتوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہیے، ورنہ وہ اس رویہ کی وجہ سے خود اپنی ہی قبر کھود رہے ہیں۔ اب اس کے بعد کسی حکومت کے ذہن میں یہ خیال نہ آئے کہ اختیار ہمارے

ہاتھ میں ہے، اس کا عوام سے کیا تعلق! تم عوام اور ملت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہو۔ تمام امور عوام کی منظوری سے ہونا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج۱۵، ص۳۷۲)

مسلمانوں کے حکمرانوں سے شکایت

مسلمانوں کے حکمرانوں سے ہمیں گلہ ہے، بلکہ ہمیں تو ان کے خلاف آواز بلند کرنی چاہیے کیونکہ یہ خود کو اسلام کا حامی کہتے ہیں لیکن عملاً نص قرآن کریم اور رسول اعظم ﷺ کی سنت کے خلاف کرتے ہیں اور اپنے ممالک کے مفادات کے خلاف عمل کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی اصل مشکل وہ حکومتیں ہیں جو ان پر مسلط ہیں اور وہ اختلافات ہیں جو خود ان کے اپنے پیدا کیے ہوئے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۵، ص۴۳۸)

اسلامی ذمہ داری

مجھے امید ہے کہ وہ دوسرے اسلامی ممالک جنہوں نے خود کو مادیات کا قیدی بنا رکھا، ان میں جو بھی مادیات کے اسیر ہو چکے ہیں، انہیں چاہیے کہ اس قید سے خود کو آزاد کر کے اپنے ایرانی بھائیوں کے ساتھ اس جہاد اکبر میں ہم قدم ہوں تا کہ بڑی طاقتوں سے ہونے والے جہاد میں بھی کامیاب ہوں۔ میری خدا سے یہی دعا ہے کہ اسلامی ممالک کی حکومتیں لوگوں کو بیدار کریں اور اس طرح اپنے ذخائر کو آسانی سے غیروں اور بیگانوں کے حوالہ نہ کریں۔ اپنے غریب عوام کے ذخائر کو خندہ پیشانی کے ساتھ بڑی طاقتوں کی خدمت میں پیش نہ کریں۔ آج ذمہ داری یہ ہے کہ جس طرح ایران نے قیام کیا اور کامیاب ہوا اور آپ نے دیکھا بھی کہ وہ طاقتیں اس سے مقابلہ نہ کر سکیں اسی طرح آپ لوگ بھی، حکومتیں اور عوام سبھی لوگ ایران کے ساتھ ہم قدم ہو جائیں تا کہ انسان پر ظلم کی بنیاد کا خاتمہ

ہو سکے اور پرچم اسلام تمام ممالک میں سربلند ہو سکے، انشاء اللہ۔

(صحیفہ امام، ج۱۶،ص۷۷)

مسلمان حکمراں اور استکباری سازش

کیا مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کیلئے یہ ننگ و عار نہیں ہے کہ امریکہ دنیا کے اس طرف سے ان کے مقدرات پر حکومت کرے اور کافر و غاصب اسرائیل کے ذریعہ سبھی کو جال میں پھنسا کر لوگوں کا جینا دوبھر کردے؟! کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ وہ لوگ امریکہ کی اس سازش اور چال کی گہرائی کو سمجھ سکیں جس نے صدام کو ایک طاقتور اسلامی ممالک پر حملہ کرنے کیلئے اکسایا؟ کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ اس کا علاقے کی حکومتوں کو اسلام کے دشمن صدام کی بالواسطہ یا بلا واسطہ مالی، فوجی اور تشہیراتی امداد پر اکسانا ایک شیطانی سازش ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ تم اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی جڑ کو کاٹ دو اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے اور ایک دوسرے کی تباہی اور قتل و غارت کا سبب بنو، علاقہ کے مسلمانوں اور اپنی ہلاکت کے سامان خود ہی فراہم کرو؟ کیا اس کے باوجود بھی علاقہ کے غیرت مند مسلمان خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور امریکہ و اسرائیل کو اپنی تقدیر کے ساتھ کھلواڑ کرنے کا موقع دے رہے ہیں اور اسلام پر امریکہ کی حاکمیت اور غلبہ چاہتے ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج۱۷،ص۴۸۲)

ممالک کے حکمرانوں کے ہاتھوں عوام کی تحقیر

میں خلیج فارس کے حکمرانوں کو تاکید کرتا ہوں کہ اقتصادی، فوجی اور سیاسی میدان میں دیوالئے کے شکار ایک فرد کی خاطر اس سے زیادہ اپنی اور اپنے ممالک کے لوگوں کی تحقیر نہ کریں۔ امریکہ کا سہارا لے کر اپنی ناتوانی اور کمزوری کو برملا نہ کریں۔ اپنے مفادات کی حفاظت اور نگہبانی کیلئے درندوں اور بھیڑیوں سے مدد نہ مانگیں، کیونکہ جس وقت بڑی طاقتوں کے مفادات مقتضی ہوں گے وہ

تمہیں اور اپنے قدیمی وفاداروں اور دوستوں کو قربان کردیں گے، چونکہ ان کے یہاں دوستی اور دشمنی غلامی اور صداقت کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ وہ اپنے مفادات کو معیار قرار دیتے ہیں اور ہر جگہ صراحت کے ساتھ اپنے اس موقف کا اعلان کرتے ہیں۔ کتنا اچھا ہوگا اگر اسلامی ممالک کے بعض بڑے حکمراں اپنے آقاؤں، زروزور کے خداؤں کو یہ سمجھادیں کہ وہ لوگ اتنا خلیج فارس میں اپنے مفادات کا اس قدر راگ نہ الاپا کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۲۸)

مسلمان حکمرانوں کے اختلاف

مسلمان حکمرانوں کے درمیان پائے جانے والے اختلافات نے کہ جو طوائف الملوکی اور ماقبل تمدن کے زمانے کی میراث ہیں اقوام کو پسماندہ رکھنے کے مقصد کے پیش نظر اغیار کے پیدا کردہ ہیں، اپنے مفادات کے بارے میں سوچنے کی صلاحیت ان سے چھین لی ہے۔ استعمار کے ذریعہ یاس وناامیدی کی ایک ایسی لہر اقوام، بلکہ مسلمان رہبروں میں بھی دوڑ گئی ہے جس نے ان کو راہ حل کے بارے میں سوچنے سے روک رکھا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۲۵۳)

عالم اسلام کا اتحاد

مسلمانوں کا اتحاد

ہمارا پروگرام وہی ہے جو اسلام کا پروگرام ہے۔ جو مسلمانوں کے اتحاد، اسلامی ممالک کے اتحاد سے عبارت ہے۔ جو کہ دنیا کے کونے کونے میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کے ساتھ بھائی چارہ

ہے۔ دنیا کی تمام اسلامی حکومتوں کے ساتھ صیہونیزم اسرائیل اور استعماری حکومتوں، بلکہ ان تمام لوگوں کے مقابلے میں ہم عہد و پیمان کرتا ہے جو اس غریب عوام کے ذخائر کو مفت میں لے جا رہے ہیں اور بد بخت عوام فقر و بے روزگاری اور کسمپرسی کی آگ میں جل رہی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ا، ص ۳۳۶)

مسلمانوں کی عزت

تمام مسلمین اگر احکام اسلام پر عمل کریں تو وہ ہماری نظر میں عزیز ہیں۔ ہم تمام ملت اسلام کو عزیز اور دوست رکھتے ہیں، چاہے وہ ترک ہوں، عرب ہوں، عجم ہوں، افریقی ہوں، امریکی ہوں، جہاں سے بھی ان کا تعلق ہو ملت اسلام ہمیں عزیز ہے۔

(صحیفہ امام، ج ا، ص ۳۸۱)

مغرب کے مقابلے میں استقامت

حقیقی اسلامی اتحاد قائم کریں اور اپنی بعض خواہشات سے صرف نظر کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف بھائی چارے کا ہاتھ بڑھائیں، ایک دوسرے پر برتری کا خیال نہ رکھیں، آپس میں بھائی بن جائیں، سب مل کر مغرب کے مقابلہ میں مغرب زدہ نہ ہو جائیں، بلکہ مغرب کے مقابلہ میں مشرق حکومتیں استقامت کا مظاہرہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ؟؟، ص ؟؟)

جارحیت کی روک تھام کیلئے اتحاد

اگر یہ سب کے سب متحد ہو جائیں تو یہودی کبھی بھی فلسطین ہڑپنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ ہندو کشمیر کو للچائی نظروں سے نہیں دیکھیں گے تا کہ تم سب ایک نہ ہوسکو۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے

(اگر چہ جانتے بھی ہیں) کہ جو تمہارے ذخائر کو لوٹنا چاہتے ہیں، تمہاری ثروت کو مفت میں لے جانا چاہتے ہیں۔ تمہارے تحت الارضی اور فوق الارضی تمام ذخائر کو لوٹ کر لے جانا چاہتے ہیں۔ وہ کبھی بھی ایران اور عراق کو متحد نہیں ہونے دیں گے۔ ایران اور مصر کے درمیان اتحاد کو برداشت نہیں کریں گے۔ ترکی اور ایران کو بھی متحد نہیں ہونے دیں گے۔ سب کو متحد نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن تمہاری ذمہ داری یہ نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۳۳)

اسلام سرداری کا سبب

جب تک اتحاد نہیں ہوگا، جب تک مسلمان حکمران اپنے درمیان اتحاد قائم نہ کرلیں، جب تک مسلمانوں، اسلام اور احکام اسلام کو درپیش مشکلات، اسلام اور قرآن کریم کی غربت و مصیبت پر غور وفکر نہیں کریں گے سرداری حاصل نہیں کرسکیں گے۔ پہلے غور وفکر کریں پھر عمل کریں تاکہ سرداری کرسکیں، اگر انہوں نے ایسا کیا تو دنیا کے سردار بن جائیں گے۔ اگر انہوں نے اسلام کو اسی طرح پہچنوایا جس طرح وہ ہے اور اسی طرح اس پر عمل کیا ہے جیسا ہے تو سردار تم ہوگے۔ عزت تمہارے ساتھ ہوگی۔ ﴿لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ﴾[1]

(صحیفہ امام، ج۲، ص۳۵)

اغیار کے مقابلے میں اتحاد

میں نے بارہا اسلامی حکومتوں کو اغیار اور ان کے پٹھوؤں کے مقابلہ میں اتحاد اور بھائی چارے کی دعوت دی ہے جو مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کے درمیان نفاق کا بیج بو کر ہمارے عزیز ممالک کو

۱۔ ''عزت، خدا و رسول اور اہل ایمان سے مخصوص ہے'' سورۂ منافقون/۸۔

اپنے قبضہ میں لینے اور استعمار کی ذلت ورسوائی کا شکار بنانا چاہتے ہیں اور ان کے مادی ومعنوی ذخائر سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۲،ص۱۳۹)

اتحاد، مسلمانوں کا فریضہ

اس میں شک نہیں کہ دنیا کے دور ترین خطے میں رہنے والے ایک مسلمان کی بھی وہی ذمہ داری ہے جو آج فلسطین کے مسلمان کی ہے۔ تمام مسلمان ایک ہاتھ کی طرح ہیں اسی لیے عمومی ذمہ داریوں میں سب برابر ہیں[1] تفرقہ واختلاف اور قوم پرستی ان کے درمیان مفہوم ہی نہیں رکھتی۔ اسلامی ملتوں کے درمیان تقویٰ اور پرہیزگاری کے علاوہ کوئی چیز باعث امتیاز نہیں ہے۔ خدا کا ارشاد ہے:
''خدا کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزیز ومحبوب وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے''[2]
﴿حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيل﴾۔[3]

(صحیفہ امام، ج۲،ص۲۰۱)

اتحاد کا فقدان باعث افسوس ہے

میں نے کہی جانے والی تمام باتیں ایران میں رہ کر اور جلاوطنی کے زمانے میں کہہ دی ہیں۔ اس وقت بھی جو کچھ کہہ رہا ہو وہ امت کی مصیبتوں کا ایک حصہ ہے لیکن میں پھر انہیں دہرانے پر مجبور ہوں اسلامی حکومتوں بالخصوص عرب حکمرانوں میں ''اتحاد'' کے نہ ہونے پر مجھے شدید افسوس ہے۔ جیسے ہی

۱۔ بحارالانوار، ج۲۸،ص۲۰۴۔

۲۔ سورۂ حجرات/۱۳۔

۳۔ ''خدا ہمارے لیے کافی ہے اور وہی بہترین سرپرست ہے'' سورۂ آل عمران/۱۷۳۔

وحدت ویکجہتی کی آواز بلند کی جاتی ہے تو سامراج کے کارندے اپنے خاص حربوں کے ذریعہ اختلاف وتفرقہ کی راہ ہموار کردیتے ہیں۔ ستر کروڑ یا اس سے زائد مسلمان اور دس کروڑ یا اس سے زیادہ عرب اپنے حقیقی خودمختاری وآزادی کو نہیں حاصل کر سکے ہیں۔ خود کو استعمار کے چنگل سے آزاد نہیں کرا سکے ہیں اور ہماری میراث وآثار اور تاریخ اور لوگوں کی سرزمین کو ہڑپ کرنے والے غاصب اسرائیلی یہودیوں کو ایک بالشت کے برابر پیچھے نہیں کر سکے اور اپنی زمینوں کو واپس نہیں لے سکے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۲۵۶)

اختلاف کو ختم کرنا

سوال: [آپ ملت عرب کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟]

جواب: عرب اور مسلمان بھائیوں کیلئے میرا پیغام یہ ہے کہ ایک دوسرے سے نزدیک ہو کر اختلافات کو ختم کردیں اور ایک دوسرے کے دوست اور بھائی بن جائیں اور تمام غیر عرب مسلمان بھائیوں کے ہم پیمان اور شانہ سے شانہ ملا کر صرف اسلام کو اپنا پشت پناہ قرار دیں۔ تم سب اتنے زیادہ مادی ذخائر رکھنے کے باوجود، بلکہ اس سے اہم اسلام کا الٰہی ومعنوی ذخیرہ رکھتے ہوئے ایسی طاقت بننے کی صلاحیت رکھتے ہو کہ پھر کبھی بڑی طاقتیں تم پر تسلط وقبضہ کی ہمت نہ کر سکیں اور اس طرح تم پر دائیں اور بائیں طرف سے حملہ نہ کر سکیں اور تمہارا سب کچھ لوٹنے کی جرأت نہ کر سکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۸۲)

تفرقہ، بیگانوں کے تسلط کی وجہ

مسلمانوں کے درمیان موجود تفرقہ واختلاف باعث بنا کہ بیگانے ہم پر مسلط ہو جائیں۔ مسلمانوں کا یہ اختلاف پہلے جاہلوں کے ہاتھوں پیدا ہوا اور اب ہم بھی اس کا شکار ہیں۔ تمام

مسلمانوں پر متحد ہونا واجب ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۶، ص ۸۳)

مسلمانوں کا تفرقہ، ذلت کا سبب

تمام اسلامی ملتوں کو متحد ہو جانا چاہیے۔ اگر اسلام کی ملتیں اور اسلامی حکومتیں متفرق نہ ہوتیں نجانے کوئی اسلامی حکومت ہے بھی یا نہیں! شاید تم جانتے ہو کہ نہیں ہے امید ہے کہ قائم ہو جائے اگر تمام مسلمان متحد ہوتے تو اس طرح بیگانوں اور ان کے نوکروں کے ہاتھوں اس طرح ذلیل نہ ہوتے۔ مسلمانوں کی آبادی تقریباً ایک ارب ہے لیکن وہ ایک دوسرے جدا اور متفرق ہیں... اگر صدر اسلام کی طرح ایک حکومت ہوتی، ایک ایسی حکومت جس کے سبھی تابع ہوتے تو ہمارا یہ حال نہ ہوتا۔ بیگانوں نے سنجیدگی سے کام لیتے ہوئے حکومتوں کو اپنے فائدے میں متفرق کر دیا، ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

(صحیفہ امام، ج ۶، ص ۳۳۹)

اتحاد، سرفرازی کا سبب

اگر مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم ہوتا اور مسلمان حکومتیں اور ملتیں باہم ہوتیں تو ممکن نہ تھا کہ ایک ارب کے قریب مسلمانوں کی تعداد بڑی طاقتوں کے ماتحت ہوتی۔ اگر یہ عظیم الٰہی طاقت ایمان کی طاقت سے مل جائے اور سب مل کر بھائی چارے کے ساتھ راہ اسلام میں قدم آگے بڑھائیں تو کوئی طاقت ان پر غلبہ نہیں پا سکتی۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۶)

فساد کی جڑ

اسلامی حکومتوں اور مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ آپس میں متحد ہو جائیں اور فساد کی اس جڑ کو

اکھاڑ کر پھینک دیں اور جو لوگ ان کی حمایت کر رہے ہیں انہیں حمایت کا موقع نہ دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۶)

اغیار کے اثر ورسوخ کا خاتمہ اور اتحاد

(ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے) ایرانی آبرومند مسلمانو اور جوانو! کہ جنہوں نے متحد ہو کر اغیار کا اثر ورسوخ ختم کر دیا، تمہاری یہ کوششیں تمام مستضعفین کیلئے نمونہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ تمام مستضعفین (جو مستکبرین کے زیر نگین ہیں) تمہاری ان کاوشوں کی بدولت بیدار ہوں گے اور نجات حاصل کر لیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۸۴)

تمام مسلمان، ایک طاقت

ہم سب تابع اسلام ہیں، جو اسلام ہم چاہتے ہیں خدا جانتا ہے وہ کسی کے درمیان فرق کا قائل نہیں۔ وہ تمام لوگوں کے حقوق کا پاس ولحاظ رکھتا ہے۔ تمام مسلمان ایک طاقت ہیں، تمام مسلمان بھائی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۵۰)

اسلامی حکومتوں کا اتحاد

اسلامی حکومتوں کو ایک حکومت کی طرح ہونا چاہیے گویا وہ ایک معاشرہ ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۹۹)

اتحاد، رفع مشکلات کا سبب

اگر خداوند متعال کے صرف اس ایک فرمان: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُوا﴾[1] پر عمل کرتے ہوتے تو ان کی تمام سیاسی، اجتماعی اور اقتصادی مشکلات حل ہو جاتیں اور کوئی بھی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن افسوس کہ بعض لوگوں کی غفلت اور بعض لوگوں کی بے توجہی اور بعض کے تغافل کی وجہ سے اس امر سے محروم رہ گئے اور جب تک خدا کے اس حکم پر عملدرآمد نہیں کیا جاتا مسلمانوں کو مزید مشکلات سے دوچار ہونے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۱۲۹)

وحدت، اسلامی جمہوریہ کی بنیاد

مجھے امید ہے کہ ہمارا اسلامی جمہوریہ جو کہ وحدت کی بنیاد پر اور قابل قدر و لائق ستائش اسلامی انقلاب طاغوتی طاقت کو محو کر کے وجود میں آیا ہے، وہ دنیا کے مسلمانوں میں اتحاد، میل ملاپ اور اسلام کی روز بروز کامیابی و سربلندی اور مسلمانوں کے آرام و سکون میں اہم، موثر اور لائق ستائش کردار ادا کر سکے گا۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۲۶۰)

مشکلات کی وجہ، اختلافات

تمام مسلمانوں کو ظالموں کے مقابلے میں متحد ہو جانا چاہیے اور مجھے امید ہے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان بحمد اللہ اتحاد موجود ہے اور مسلمانوں کے تمام طبقات بالخصوص اسلامی حکومتوں میں اسی اتحاد کی بدولت ہماری اور آپ کی اور تمام مسلمانوں کی مشکلات اور پریشانیاں رفع ہوں گی۔ ہم اور

۱۔ ''تم سب خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور آپس میں اختلاف نہ کرو'' سورۂ آل عمران/۱۰۳۔

تمام مسلمان، بلکہ اسلامی حکومتیں بھی سبھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو کچھ مشکل آج تک ہم پر آتی رہی ہے اور آ رہی ہے اس کی دو وجہیں ہیں: ایک تو خود حکومتوں کے درمیان اختلاف کا پایا جانا ہے۔ افسوس کہ آج تک اس مشکل کو نہیں حل کر سکے ہیں۔ دوسرے آپس میں اختلاف کا ہونا ہے اور سبھی لوگ جانتے ہیں کہ مسلمانوں کی تمام مشکلات اور پریشانیوں کی وجہ یہی اختلاف ہے اور ہم بھی تقریباً بیس سال سے زیادہ عرصہ سے اس موضوع کے بارے میں برابر تاکید کر رہے ہیں۔ ہم نے بارہا کہا، لکھا اور اس اتحاد کے سلسلہ میں حکومتوں کے سربراہوں کو دعوت دی لیکن افسوس کہ اب تک اس کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔

(صحیفہ امام، ج ۹ ص ۵۴۶)

ہم آہنگی، کامیابی کا راز

اے دنیا کے مسلمانو اور اے مکتب توحید کے فرمانبردارو! اسلامی ممالک کی تمام مشکلات اور پریشانیوں کا راز اختلاف فکر و نظر اور یکجہتی کا فقدان ہے اور کامیابی کا راز یکجہتی اور ہم آہنگی کا قائم کرنا ہے جسے خدا نے اس ایک جملہ میں بیان فرمایا: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُوا﴾ ''خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا'' میں تمام مسلمانوں کی ہم آہنگی کو بیان کیا گیا ہے۔ ہر چیز اسلام کیلئے ہے، اسلام کی طرف گامزن ہے اور مسلمانوں کی مصلحتوں کیلئے ہے اور چونکہ تمام بدبختیوں اور پسماندگیوں کی بنیاد دھڑے بندی، جدائی اور تفرقہ ہے۔ لہذا ان سب سے بچنا چاہیے۔ میں خداوند متعال کی بارگاہ میں عظمت اسلام و مسلمین اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی ہم فکری اور یکجہتی کیلئے دعا گو ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۱۶۰)

اختلافات کا خاتمہ

میں نے اپنے خطبوں اور بیانات میں بیس سال سے زیادہ عرصے تک حکومتوں کے سربراہوں کو اس بات کی نصیحت کی ہے کہ آپس میں، مقامی اور جزوی اختلافات کو ختم کردیں اور اسلام کیلئے اور اہداف اسلام کی ترقی و کامیابی کیلئے متحد و ہم خیال ہوجائیں اور آپسی اتحاد کو قائم رکھیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۰، ص۲۸۴)

مشکلات کو حل کرنے کیلئے کوشش کریں

اسلامی حکومتیں آپس میں متحد ہوجائیں۔ اسلام کیلئے اور پرچم اسلام کے سائے میں کمزور وناتواں ملتوں کیلئے مشرق و مغرب کی پیدا کردہ مشکلات کو حل کرنے کیلئے کوشش کریں۔

(صحیفہ امام، ج۱۰، ص۲۸۷)

اسلام پر عملدرآمد

میں امید کرتا ہوں دنیا کے تمام مسلمان موجودہ زمانے میں پائی جانے والی اپنی مشکلات اور ان کے اسباب کو صحیح طریقہ سے درک کرسکیں گے اور ہر طرح کے اتحاد اور اسلام پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے پرافتخار پرچم تلے سامراجیوں کی قید سے نجات پائیں گے۔ موجودہ صدی میں جن مسلمانوں نے اپنی ناقابل برداشت مشکلات کو سمجھ لیا اور جن کو بڑی شیطانی طاقتوں کی جانب سے مختلف طرح کی لوٹ مار اور جرائم و مظالم کا شکار ہونا پڑا آپس میں مل کر خداوند متعال اور اسلام کو مدنظر رکھتے ہوئے ان مشکلات سے نجات پانے کا راستہ تلاش کرنا چاہیے۔ راہ حل یہ ہے کہ مسلمان اور حکومتیں اگر وہ قومی ہیں تو وہ مغرب پر اپنے فکری انحصار کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور اپنی حقیقت و اصلیت اور ثقافت کو زندہ کریں۔ اسلام کے اس ترقی دینے والے ثقافت کو پہچانیں اور

دوسروں کی پہنچوائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۳۹۵)

اسلام کی پناہ لینا

اے دنیا کے مسلمانو! اے دنیا کے کمزور وناتواں لوگو! آپس میں متحد ہو کر خدا کی جانب بڑھو اور اسلام کے پرچم تلے آجاؤ۔ مستکبروں اور ملت کے حقوق پائمال کرنے والوں کے خلاف آواز بلند کرو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۳۳۹)

مسلمانوں کا قلبی اتحاد، قدرت وطاقت کا باعث

مسلمانوں کو متحد ہو جانا چاہیے ﴿هُمْ يَدٌ واحِدَةٌ عَلىٰ مَنْ سِواه﴾[1] انہیں ایک طاقت ہونا چاہیے۔ اپنے کو ایک دوسرے سے جدا اور الگ نہ جانیں۔ سرحدوں کو قلبوں کی جدائی کا سبب نہ مانیں۔ سرحدیں جدا بھی ہوں تو سب کے دل ایک ساتھ ہوں۔ مسلمانوں کے پاس بہت طاقت ہے۔ بہت سارے خزانے ہیں۔ لہذا ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ آپس میں متحد ہو جائیں۔ الگ الگ سرحدوں کے باوجود ان کے دل آپس میں متحد اور جڑے ہوئے ہوں۔ مسلمانوں کی تعداد کم نہیں ہے۔ ان کی تعداد ایک ارب ہے اور شاید اب تعداد اس سے بڑھ چکی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ خزانے بہت زیادہ ہیں۔ وہ کسی ملک کے محتاج نہیں ہیں بلکہ دوسرے تمام ممالک تقریباً ان کے محتاج ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۰۵)

۱۔ ''وہ سب (مسلمان) اس طرح ید واحد ہیں کہ جو بھی ان کے مقابل ہے وہ اس سے بیزار ہیں''۔

اسلامی ممالک کا اتحاد

ہوسکتا ہے مسلمانوں کے بعض سربراہ بھی ان پروپیگنڈوں اور غلطیوں کی بنا پر جو ان کیلئے کئے گئے ہیں کچھ غلطیاں یہ کر بیٹھیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ وہ اشتباہ اور غلط فہمیوں سے نجات پالیں گے اور تمام اسلامی ممالک آپس میں متحد ہو جائیں گے اور ان بڑی طاقتوں سے الگ ہو جائیں گے جو ان کو لوٹنا چاہتی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۱، ص۱۶۳)

اتحاد، نجات کا باعث

امید ہے کہ اسلامی اقوام اتحاد اور زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں پر کامیابی پالیں گی اور مشرق و مغرب بالخصوص امریکہ جیسے ظالموں کے تسلط سے نجات حاصل کر لیں گی۔

(صحیفہ امام، ج۱۲، ص۱۵۴)

حقیقی خود مختاری کا حصول

امید ہے کہ دنیا کی تمام مستضعف قومیں خاص طور سے اسلامی اقوام آپسی اختلاف کو دور کر کے اپنے اتحاد کے ذریعے کھلی سامراجی طاقتوں کے مقابلے میں قیام کریں گی اور اپنے ممالک پر سے ان کے تسلط خصوصاً لٹیرے امریکہ کے تسلط کو ختم کر کے حقیقی خود مختاری اور آزادی کو حاصل کر لیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱۲، ص۲۲۹)

اتحاد، طاقتوں کی شکست کی وجہ

ہم یہ چاہتے ہیں کہ اسلامی ممالک اسلام کے حکم کی رو سے حکومت اور لوگوں کے درمیان اختلاف نہ ہو سبھی لوگ متحد رہیں، تمام اسلامی ممالک ایک ہو کر رہیں۔ سب مل جل کر رہیں تاکہ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ آپ نے ملاحظہ کیا کہ جس وقت ہماری ایرانی قوم آپس میں متحد ہوگئی تو کتنی بڑی طاقت کے گھٹنے ٹیکنے میں کامیاب ہوگئی۔ ہم دنیا کی ایک ارب مسلم آبادی کو بھی اسی طرح متحد دیکھنا چاہتے ہیں، کیونکہ اگر سب متحد ہو گئے تو نہ ہی قدس کا مسئلہ باقی رہے گا اور نہ ہی افغانستان اور دوسرے مسائل۔ اگر درباری مولوی ہمارے اتحاد کو توڑنے میں ناکام رہے تو ہم انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے۔ اسلامی حکومتیں اور اسلامی ممالک بھی کامیاب و سربلند ہو جائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۹۸)

پرچم توحید تلے اتحاد

مشرق و مغرب کے لٹیروں کا اصل مسئلہ اسلام ہے، جو دنیا کے تمام مسلمانوں کو توحید کے پرافتخار پرچم تلے اکٹھا کرنے اور اسلامی ممالک سے ظالموں کے اثر و رسوخ اور مسلمانوں پر ان کے تسلط اور دنیا کے کمزور لوگوں پر ان کے ظلم کے خاتمے کے ساتھ ساتھ خدا کے کامیاب و ترقی یافتہ اور گرانقدر مکتب کو عالمی سطح پر پیش کر سکتا ہے۔ دنیائے عرب کو معلوم ہونا چاہیے کہ صدام اور سادات [1] نے جو انہیں نقصان پہنچایا ہے وہ اتنا خطرناک ہے جس کی تلافی وہ صرف اپنے اتحاد سے کر سکتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۷۱)

۱۔ انور سادات، مصر کا سابق صدر جسے شہید خالد اسلامبولی نے ہلاک کیا۔

مسلمانوں کی طاقت

اگر یہ اسلامی حکومتیں کہ جن کے پاس سب کچھ موجود ہے، افرادی قوت اور ذخائر بہت زیادہ ہیں، اگر یہ سب آپس میں متحد ہو جائیں تو انہیں اس اتحاد کے بعد کسی چیز اور کسی ملک اور کسی طاقت کی ضرورت نہیں، بلکہ اغیار ان کے محتاج ہوں گے۔ اگر تمام مسلمان اور اسلامی حکومتیں مل کر اس اخوت کا مظاہرہ کریں جس کا حکم خداوند متعال نے قرآن میں دیا ہے تو نہ افغانستان پر کوئی حملہ آور ہوگا اور نہ فلسطین پر اسی طرح نہ پھر کسی دوسری ممالک پر۔ اگر اسلامی حکومتیں ہم خیال اور متحد ہو جائیں تو پھر امریکہ یا روس کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں رہے گی؟ ہمیں ان کی ضرورت ہی کیا ہے؟ ان کی طرف احتیاج تو جب ہوگی جب آج کی طرح متفرق رہیں، ممالک ایک دوسرے سے جدا ہوں، آخر یہ ممالک قرآن کریم اور اسلام وخداوند متعال جیسی عظیم حمایتوں کی ہوتے ہوئے، بالفاظ دیگر ایسی حمایتوں کے ہوتے ہوئے جو انہیں دائم وحدت اور تفرقہ اندازی وتفرقہ سے دور رہنے کی دعوت دیتی ہیں تو پھر کیوں ہم کتاب خدا اور اسلام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے آپس میں تفرقہ کیوں ڈالتے ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج۱۵، ص۴۵۱)

اختلاف، باعث نابودی

قرآن کریم نے ان الفاظ میں خبردار کیا ہے کہ اگر آپس میں جھگڑا، لڑائی کرو گے تو ضائع وبرباد ہو جاؤ گے۔ آپ تباہی کے آثار مسلمانوں میں دیکھ رہے ہیں۔ (اسی طرح) عرب ممالک میں بھی تباہی وبربادی کے حالات دیکھ رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۵)

ملتوں کا اتحاد، حکومتوں کے اتحاد کا تابع

اگر آپ متحد ہو جائیں، صرف یہی عرب حکومتیں آپس میں متحد ہو جائیں تو سارے مسلمان بھی ان کے ساتھ ہو جائیں گے۔ ہم بھی ان کے ساتھ ہو جائیں گے۔ لہٰذا ان کا اتحاد ضروری ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۱۷۶)

امریکہ کے غلط پروپیگنڈے

امید کرتا ہوں کہ علاقائی حکومتیں بھی بیدار ہوں گی اور گمراہ کرنے والے علماء کے پروپیگنڈوں اور غلط بیانیوں سے خود کو الگ رکھیں گی۔ اسی طرح اس غلط پروپیگنڈے بھی بچ کر رہیں گی جسے امریکہ اور اس کے حامی پھیلا رہے ہیں۔ سب حکومتیں متحد ہو کر، ہم آواز ہو کر اسلام کو ان ظالموں سے نجات دلائیں گی اور مسلمانوں کے جن ممالک کو یہ لوگ نگل جانا چاہتے ہیں انہیں ان کے چنگل سے آزاد کرائیں گی۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۵۲)

ایرانی عوام کے ساتھ مسلمانوں کا اتحاد

اگر تمام اسلامی ممالک ایران کے ساتھ ہو جائیں اور سارے مسلمان ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ان تمام مظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں جو بشر اور بشریت پر ہو رہا ہے تو تمام حالات بہتر ہو جائیں گے، ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔ لیکن افسوس کہ آج تک ایسا نہ ہو سکا اور میں نہیں جانتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۱۹۴)

مسلمانوں کے اتحاد سے بڑی طاقتوں کو وحشت

جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ حالیہ صدیوں میں جنگوں کی خطرناک آگ مشرق ومغرب کی ان خطرناک بڑی طاقتوں نے بھڑکائی ہے جو ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے اتحاد سے خوفزدہ ہیں۔ لہذا اپنی پوری قوت کا استعمال کرتے ہوئے یا براہ راست یا پھر اپنے گمراہ پٹھوؤں کے ذریعہ اختلاف پھیلا رہی ہیں تا کہ دنیا کے مسلمانوں کی تقدیروں اور قسمتوں پر مسلط ہو کر ان پر حکومت کریں اور ان کے بے انتہا ذخائر کو ہڑپ کر لیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۳۲۱)

اتحاد، سازشوں سے نجات کا ذریعہ

احکام اسلام کی اتباع کرتے ہوئے ایرانی ملت وحکومت نے اخوت وبھائی چارہ قائم کرنے پر مبنی قرآن کریم کے حکم کے مطابق تمام اسلامی ممالک سے اتحاد کی اپیل کی تا کہ تمام مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم کر کے بڑی طاقتوں کے تسلط کے شر سے اور اسلامی ممالک کے بڑے بڑے ظالموں اور گھاگ لوگوں کی سازشوں سے نجات حاصل کی جا سکے۔ سب نے دیکھا کہ ساڑھے تین کروڑ کی ایک قلیل تعداد کے اتحاد نے قرآن مجید اور اسلام کا سہارا لے کر کیا معجزہ کر دکھایا اور محمد رضا کی حمایت کرنے والی تمام چھوٹی بڑی طاقتوں کو ناکام کر کے اس ظالم کی طاقت کو شکست دے دی۔

(صحیفہ امام، ج۱۷، ص۲۵۹)

عالم اسلام کی مشکلات

فتنے سے اجتناب

آج کے دور میں جبکہ فتنہ کی آگ سارے عالم کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے اور اس کا سیاہ

دھواں ہر ایک کی آنکھوں تک پہنچ چکا ہے ایسے حالات میں دنیا کی تمام اقوام اس فکر میں ہیں کہ کس طرح خود کو اور اپنے ملک کو آگ کے ان شعلوں سے نجات دلائیں اور اس تباہ کن جنگ کے فتنہ سے خود کو الگ تھلگ کرلیں۔ ناچاری اور مجبوری کے پیش نظر اسلامی ممالک بھی سختی اور مشکلات سے روبرو ہوگئے اور اس عالمگیر جنگ کے نقصانات میں شریک ہو گئے۔ جبکہ اس کے فائدے سے ان کو کچھ بھی ہیں ملنے والا ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ یہ لوگ بھی اپنی اور اپنے بھائیوں کی سعادت کے فکرمند ہوتے اور متحد ہو کر ان مشکلات سے رہائی پانے کی چارہ جوئی کرتے یا کم سے کم اس نازک موقع پر ان فتنوں اور فسادوں سے دوری اختیار کرتے اور اپنے ہی ہاتھوں اپنی بدبختی کا سامان فراہم نہ کرتے۔

(کشف الاسرار، ص۲)

حکومتوں کی ماتحتی کی وجہ

خود خواہی اور خدا کیلئے قیام نہ کرنے کی وجہ سے ہم آج اس مصیبت سے دوچار ہیں اور تمام دنیا ہم پر مسلط ہے اور تمام اسلامی ممالک دوسروں کے زیر نگین ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ا، ص ۲۲)

احکام اسلام کو قدیمی بتانا

اسلامی حکومتوں اور اسلامی ممالک اور ملت اسلام کو درپیش مشکلات میں سے ایک یہ ہے کہ عرصہ دراز سے سامراجی حکومتیں پیغمبر اسلامؐ کی تحقیر میں لگی ہوئی ہیں۔ انہوں نے طویل مدت تک پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کو مجروح کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد یہ ناٹک شروع کردیا کہ احکام اسلام کا تعلق ہزار سال پہلے کے زمانے سے ہے جبکہ آج حالات بدل گئے ہیں۔ حکومتیں کافی ترقی کر چکی ہیں اور روز بروز ان میں تبدیلیاں آتی جارہی ہیں وغیرہ... لہذا اسلام لوگوں کی اس وقت

کی ضرورت اور پیش آنے والے جدید مسائل کیلئے ناکافی ہے!۔

(صحیفہ امام، ج۱، ص۳۷۹)

حکمراں، اسلام کی بدبختی

امریکہ سے ایک اسٹوڈنٹ نے مجھے لکھا کہ تمام اسٹوڈنٹس کہتے ہیں کہ تمام مشکلات، اسلام کی وجہ سے ہیں! اے سادہ لوح اسٹوڈنٹس! تمام مشکلات مسلمان حکمرانوں کی وجہ سے ہیں، مسلمان حکومتوں کی وجہ سے ہیں۔ ایک دن بھی ہماری حکومتوں نے اسلام پر عمل نہیں کیا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ ایک دن بھی اسلام پر عمل نہیں ہوا۔

(صحیفہ امام، ج۱، ۳۹۳)

جوانوں کو ورغلانا

زمینی ذخائر سے کہیں زیادہ اہم یہ بالائے زمین ذخائر ہیں جو جوانوں کی صورت میں ہیں۔ ہمارے جوانوں کو لے جارہے ہیں۔ خدا خوب جانتا ہے کہ اسلامی حکومتوں کے جوانوں کو وہ لوگ لے جارہے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو امریکہ چلے گئے اور کچھ تو معلوم ہی نہیں کہاں گئے اور کچھ لوگ تو کہیں اور، اور ان میں سے کچھ لوگ تو اب اسرائیل بھی جارہے ہیں! اس وقت طلباء کا مجلہ ہمارے گھر موجود ہے جس کا نام ہے "سازمان دانشجویان ایران در اسرائیل" ہے! یہ جریدہ اس وقت بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمارے ذخائر یہ جوان ہیں۔ ہمارے ان جوانوں کو ورغلا رہے ہیں۔ وہ لوگ انہیں یہ سمجھانے کی پوری کوشش کررہے ہیں کہ تمہاری مشکلات کی وجہ اسلام ہے! (میرا ان سے سوال یہ ہے کہ) تم نے اسلام کا کب مطالعہ کیا ہے جو کہہ رہے ہو: "مشکلات اسلام کی وجہ سے ہیں؟!۔

(صحیفہ امام، ج۱، ص۳۸۱)

بے پناہ ذخائر کے باوجود فقر و بدبختی

آسمانی قوانین و ثقافت، بہت درخشاں ماضی رکھنے والی، بہت قیمتی ذخائر اور بہت وسیع زمین اور بہت زیادہ تعداد پر مشتمل ملتیں استعمار کی اسارت میں بھوکی، برہنہ، فقر و مصیبت، پسماندگی اور آپس میں دست و گریباں ہو کر اپنی موت کے انتظار میں بیٹھی ہوئی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۲۵۳)

قانون اسلام کی جگہ، ظالمانہ قوانین کا نفاذ

چونکہ ہم میں سے بہت سے لوگوں نے نہیں چاہا کہ ملت اسلام، حکومت اسلامی کے ذریعہ منظم ہو جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلامی ممالک میں نہ صرف یہ کہ نظم اسلام موجود نہیں (اسی طرح نہ صرف یہ کہ) قانون اسلام کی جگہ غلط، باطل اور ظالمانہ قوانین نافذ ہو رہے ہیں، بلکہ علماء اسلامی آئین کو پرانا سمجھنے لگے کہ جب ان سے گفتگو کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں: ﴿الفُقَهاءُ اُمَناءُ الرُّسُل﴾[۱] یعنی مسائل کو بیان کرنے میں امین ہیں۔

(ولایت فقیہ، ص۴۷)

احکام اسلام کا نافذ نہ ہونا

کیا اب بھی اسلام فرسودہ نہیں ہوا ہے؟ اب جبکہ اسلامی ممالک میں احکام اسلام نافذ نہیں ہوئے ہیں، حدود (سزائیں) جاری نہیں ہوتے، احکام اسلام کا خیال نہیں رکھا گیا، نظام اسلام بالکل ختم ہو گیا، ہرج مرج اور بے راہ روی عام ہو گئی تو کیا اسلام فرسودہ نہیں ہوا ہے؟۔

(ولایت فقیہ، ص۴۷)

۱۔ ''فقہاء، پیغمبروں علیہم السلام کے نزدیک قابل اعتماد اور امین ہیں'' کافی، ج۱، ص۵۸۔

استعماری ثقافت کی مداخلت

جسے ام الامراض کہا جا سکتا ہے وہ استعمار کی اجنبی ثقافت کا روز بروز رائج ہونا ہے، کیونکہ اسی نے ایک طویل عرصہ سے ہمارے جوانوں کی غلط افکار کے ساتھ تربیت کی اور استعمار کے داخلی کارندے اسی کو ہوا دے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ استعمار کی باطل ثقافت کے ذریعہ ایک استعمار زدہ انسان ہی پروان چڑھ سکتا ہے۔ لہذا موجودہ ثقافت کے نقصانات کو سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے پھر لوگوں کو ان سے آگاہ کرنا چاہیے اس کے بعد خدا سے استمداد کر کے اس ثقافت کی جگہ اسلامی انسانی ثقافت کو لے آئیں تا کہ آئندہ کی نسلیں انسان سازی اور عدل کے معیار اور محور پر تربیت پا سکیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۳۴۶)

اسلامی حقائق کو محفوظ رکھنا

تم مسلم جوانوں پر لازم ہے کہ سیاسی، اقتصادی، اجتماعی وغیرہ میدانوں میں حقائق اسلام کی تحقیق کے وقت اسلامی حقیقتوں کو مدنظر رکھو اور اس امتیاز کو بھی فراموش نہ کرو جس کی وجہ سے اسلام دوسرے مذاہب سے جدا اور ممتاز ہے۔ دیکھو کبھی بھی قرآن کریم اور اسلام کے نجات بخش آئین کو ان غلط اور منحرف ادیان سے اور مکاتب فکر سے خلط ملط نہ کرنا جو بشر کی فکر سے وجود میں آئے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۴۳۷)

قرآن کی تعلیمات پر توجہ دینا

اگر اسلامی حکومتیں اور مسلمان مشرق و مغرب کے کھوکھلے دعوؤں کے بجائے اسلام پر بھروسہ کرتے اور قرآن کریم کی نجات بخش و نورانی تعلیمات کو اپنا نصب العین قرار دیتے ہوئے اس پر گامزن رہتے تو آج صیہونی ظالموں، جابروں کے اسیر اور امریکہ کے خوف سے مرعوب اور روس کی شیطانی چال بازیوں اور حربوں سے مقہور نہ ہوتے۔

قرآن کریم سے اسلامی حکومتوں کی دوری نے ملت اسلام کو اس بدترین نفرت آمیز حالت میں لاکر کھڑا کردیا ہے، مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی تقدیروں کو دائیں بائیں استعمار کی ساز باز کی پالیسیوں کا شکار کردیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۴۳۸)

اسلام کے خلاف دشمنوں کی تحریک

جیسا کہ متعدد بار میں نے اس خطرے کی طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر ملت اسلامیہ بیدار نہ ہوئی اور اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ نہ ہوئی، اگر علمائے اسلام نے ذمہ داری کا احساس نہ کیا اور اس کیلئے پیش قدم نہ ہوئے، اگر حقیقی اسلام کہ جو بیگانوں کے مقابلے میں مسلمانوں کے اتحاد اور تمام فرقوں کی فعالیت کا سبب اور اسلامی ممالک و مسلمان ملتوں کی خودمختاری و سیادت کی ضامن ہے، بیگانوں اور اجنبیوں کے ہاتھوں اسی طرح استعمار کے سیاہ پردہ کے پیچھے پوشیدہ رہ گیا اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف کی آگ بھڑکتی رہی تو یقیناً اسلامی معاشرہ کو شرمناک، افلاس اور سیاہ ترین ایام پیش لے آئیں گے۔ اسلام اور احکام قرآن کی اساس کو ویران کرنے والا خطرہ لاحق ہے۔ اسلام کے نجات بخش احکام اور قرآن مجید کے خلاف عالمی پیمانے پر شہرت رکھنے والے ظالموں اور دشمنان اسلام کے کھلم کھلا اور پوشیدہ حملات ہر طرف سے شدت کے ساتھ جاری و ساری ہیں اور اسلامی ممالک کی بہت سی حکومتیں بھی اپنی کم ظرفی اور نادانی یا دباؤ اور ڈکٹیشن کی بنیاد پر ان کی خیانت سے بھرپور گندی چالوں کو عملی جامہ پہنانے کا کام کرنے میں مشغول ہیں اس میں سبھی لوگ مبتلا ہیں چاہے وہ لوگ جو اسلام کا دم بھرتے ہیں اور اسلامی کانفرنس منعقد کرتے ہیں اور چاہے وہ لوگ جنہوں نے اسلامی ملک میں مذہب کو کالعدم قرار دے دیا۔ بہرکیف چاہے جان بوجھ کر یا غفلت کی وجہ سے دونوں ایک ہی مقصد کی طرف رواں دواں ہیں اور وہ دشمنان اسلام کے استعماری اور مذموم مقاصد کو عملی جامہ پہنانا

ہے جن کا ہدف یہ ہے کہ ملت اسلامیہ کی بری صورتحال ہمیشہ قائم رہے۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۴۸۸)

عالم اسلام کے خلاف استعماری سازشیں

دشمنوں کے سخت دباؤ اور طرح طرح کی سختیوں نے اسلامی معاشرہ کو مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے۔ قرآن کریم اور نجات بخش اسلام کی تعلیمات کی بنیادوں کو کمزور کرنے کیلئے سامراج ہر زمانے میں سازشیں تیار کرتا رہتا ہے اور کسی نہ کسی صورت میں ان پر عملدرآمد کرتا رہتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۴۸۲)

انسانی حقوق کا منشور

ہم حکومتوں کے ان سربراہوں کو کیا کہیں جنہوں نے انسانی حقوق کے منشور پر دستخط کیے اور آزادی بشر کی حمایت کا اعلان کیا، ہماری یہ تمام مصیبتیں ان ہی لوگوں کی وجہ سے ہیں... اگرچہ مصیبت و پریشانی بہت زیادہ ہے اور بہت سی پریشانیوں کو تو ہم بیان بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن ہماری یہ پریشانیاں اور مشکلات ان کی وجہ سے ہیں جنہوں نے انسانی حقوق کے منشور پر دستخط کرتے ہوئے اسے منظوری دی، ہم اور آپ جیسے لوگ دقیانوس اور پسماندہ ہیں! اور وہ ترقی یافتہ اور یہ حکومت ترقی یافتہ حکومت ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۳۴۱)

ظالموں کی مذمت

آج کل ہماری ملت کی پریشانیاں بہت زیادہ ہیں۔ ہم بھی دنیا میں تمام مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور تمام ظالموں اور ستمگروں کی مذمت کرتے ہیں اور اگر طاقت ہوئی تو ہم تمام ظالموں کو صفحہ ہستی سے

مٹا دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۶، ص ۴۹۹)

مشکل کی وجہ، تفاہم کا فقدان

مسلمانوں کی آبادی تقریباً ایک ارب ہے، ان کے پاس بڑے بڑے ذخائر ہیں اور بہت وسیع صحرا اور زمینیں ہیں، لیکن افسوس کہ آپس میں تفاہم میں ناکام رہے ہیں۔ خیانت کاروں نے بھی اتحاد کیلئے کوئی راستہ نہیں چھوڑا ہے۔ انجام یہ ہوا کہ ان کے خزانوں کو اٹھا لے گئے اور ان پر مسلط ہو کر حکومت کر رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۲۴)

امت اسلامیہ کی نجات کا راستہ

ہم اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جب قرآن و نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام کے تقاضوں اور احکامات پر عمل پیرا ہوں۔ ہماری کئی قسم کی مشکلات ہیں... ایک مشکل ایران کی ہے، ایک مشکل تمام مسلمانوں کی ہے اور ایک مشکل مسلمان حکومتوں کی جانب سے ہے۔ ایران کی مشکلات ان موانع سے متعلق ہیں جو اسلام اور امت اسلامی کی نجات کیلئے تھیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۸۵)

اجنبیوں کا غلبہ سب سے بڑی برائی

اجنبیوں کا غلبہ ہم پر سب سے بڑی برائی ہے۔ لہذا اس برائی سے نہی کرنا چاہیے۔ حکومتوں کو اس اختلاف سے روکیں جو ان کے اپنے درمیان اور ان کے اور عوام کے درمیان پایا جاتا ہے اور حکومت کو ان دشمنان اسلام سے محبت و دوستی رکھنے سے منع کریں جن سے دور رہنے کا خدا نے حکم دیا

ہے۔اس سے بڑی برائی اور کوئی نہیں کہ مسلمانوں کے مفادات کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۸۷)

عوام اور حکومتوں کے درمیان افہام و تفہیم

اگر حکومتیں عوام سے سمجھوتہ کرلیں، مل کر رہیں اور لوگوں کی خدمتگار بن جائیں تو لوگ ان کے حامی ہوں گے اور وہ کبھی بھی حکومت شکست سے دوچار نہیں ہوسکتیں۔لیکن افسوس کہ اغیار بھی ایسا ہونے نہیں دیتے اور ان کی بصیرت کا فقدان بھی اس سے مانع ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۴۲)

تفرقہ، نابودی کی وجہ

میرے لیے ایک بات معما بن کر رہ گئی ہے وہ یہ ہے کہ تمام اسلامی حکومتیں اور ملت اسلامی بخوبی جانتی ہے کہ وہ درد کیا ہے سب اس بات سے بھی واقف ہیں کہ دشمن چاہتا ہے کہ ان لوگوں کو ایک دوسرے سے جدا رکھا جائے، انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ان تفرقوں اور اختلاف سے خود ہی کمزور ہوں گے اور نابودی ان ہی کا مقدر بنے گی۔ وہ اس سے بھی آگاہ ہیں کہ اسرائیل کی کھوکھلی حکومت مسلمانوں کے مقابل کھڑی ہوئی ہے جبکہ اگر تمام مسلمان متحد ہوتے اور ہر ایک، ایک بالٹی پانی اسرائیل پر ڈال دیتے تو وہ بہہ جاتا، سیلاب اسے بہالے جاتا اس کے باوجود لوگ اس کے مقابلہ میں ہونق بن گئے ہیں اور ان کی زبانوں پر تالے پڑ گئے ہیں۔معما یہ ہے کہ ان تمام باتوں کو جاننے کے باوجود کیوں اتحاد اور اتفاق جیسی مستحکم و مضبوط طاقت کا سہارا لے کر ان کا مقابلہ نہیں کرتے؟!

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۷۴)

کمزور لوگوں کا آپسی تفرقہ

اب تک کمزور لوگ متفرق تھے اور معلوم ہونا چاہیے کہ تفرقہ کے ذریعہ کوئی کام نہیں کیا جا سکتا۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۲۸۰)

منافقین، مسلمانوں کی مشکلات کی وجہ

افغانستان میں ہم جن مشکلات سے دوچار ہیں اور وہاں کے لوگ بھی جس گروہ کے ذریعہ مشکلات میں مبتلا ہیں وہ منافقین ہیں، جو اظہار اسلام تو کرتے ہیں لیکن منافق ہیں اور یہی حالات بیت المقدس اور دوسری جگہوں کے بھی ہیں جیسے لبنان اور فلسطین، جہاں پر ہمارے بھائی مشکلات سے دوچار ہیں بڑی بڑی طاقتیں صیہونیزم کی حمایت کرتی ہیں جبکہ وہاں کے باشندوں کو خون میں لتھڑ رہی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۳۳۹)

افریقہ کی مظلومانہ فریاد

آج افریقہ میں رہنے والے ہمارے مسلمان بھائی امریکہ اور دوسرے اغیار اور انہی کے ٹکڑوں پر پلنے والوں کے ظلم کا شکار ہیں۔ آج افریقہ کا مسلمان اپنی مظلومانہ آواز کو اپنی پوری توانائی اور طاقت سے بلند کر رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۰، ص۱۶۰)

مسلمانوں کی اصل مشکل

صرف بیت المقدس مسلمانوں کی مشکل نہیں ہے، یہ تو ان مشکلات میں سے ایک ہے جن سے مسلمان دوچار ہیں۔ کیا افغانستان مسلمانوں کی مشکلات میں سے نہیں ہے؟ کیا پاکستان مسلمانوں کی

مشکل نہیں ہے؟ کیا ترکی مسلمانوں کی مشکلات میں سے نہیں ہے؟ کیا مصر مسلمانوں کی مشکل نہیں ہے؟ کیا عراق مسلمانوں کی مشکلات میں سے نہیں ہے؟ لہذا ہمیں بیٹھ کر غور کرنا چاہیے کہ مسلمانوں کی مشکلات کا راز کیا ہے؟ یہ کہاں سے آئی ہیں اور ان کا راہ حل کیا ہے؟ کیوں دنیا کی تمام جگہوں پر مسلمان حکومتوں اور بڑی طاقتوں کے دباؤ میں ہیں؟ اس مشکل کا حل کیا ہے تا کہ تمام مشکلات پر غلبہ پانے کا راز ہاتھ آجائے اور قدس وافغانستان اور مسلمانوں کے تمام ممالک آزاد ہو جائیں۔ مسلمانوں کی مشکل، مسلم حکومتیں ہی ہیں۔ ان حکومتوں ہی نے مسلمانوں کو اس حالت تک پہنچایا ہے۔ ملت مسلمانوں کی مشکل نہیں ہے، کیونکہ ملت اپنی ذاتی فطرت کی بنیاد پر بہت سے مسائل کو حل کر سکتی ہے لیکن مسئلہ حکومتیں ہیں۔ آپ اگر تمام اسلامی ممالک میں سروے کریں تو کم ہی ایسی جگہ مل سکے گی جہاں پر ان کی مشکلات ان کی حکومتوں کی وجہ سے نہ ہو۔ ان حکومتوں نے اپنے روابط کو بڑی طاقتوں سے قائم کر کے اور دائیں بائیں کی بڑی طاقتوں کی غلامی اختیار کرنے کی وجہ سے ہم اور تمام مسلمانوں کیلئے مشکلات کھڑی کر دی ہیں۔ اگر یہ مشکل مسلمانوں کے سامنے سے ہٹالی جائے تو تمام مسلمان اپنی آرزوؤں تک پہنچ جائیں گے اور اس کا راہ حل ملتوں کے ہاتھ میں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۸۳)

اسلام اور اس کے حقائق سے دور ہونا

افسوس کہ ہم مسلمان اسلام سے کوسوں دور ہو گئے ہیں اور اسلامی حقائق سے بے بہرہ ہو گئے ہیں۔ کبھی بھی اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ جو لوگ جا سکتے ہیں اور حج سے مشرف ہو سکتے ہیں، وہ جائیں اور جو لوگ صاحبان فکر ہیں، مصنف ہیں، روشن خیال اور عالم ہیں، وہ سب اس خاص ماحول میں اکٹھا ہو کر تمام دنیا میں موجود مسلمانوں کی مشکلات پر غور وخوض کریں اور جو ان کے بس میں ہو اسے انجام دیں۔ اس وقت کا حال یہ ہے کہ مکہ اور حج کیلئے صرف عام لوگ ہی جاتے ہیں۔ حکومتوں اور بزرگان قوم میں جو اثر ورسوخ رکھتے ہیں وہ وہاں (مکہ میں) اکٹھا ہو کر مسائل اسلام و مسلمین اور

سیاسی و اجتماعی مسائل و مشکلات پر غور و فکر کر سکتے ہیں لیکن افسوس کہ اب تک کوئی بھی اس ذمہ داری کی طرف متوجہ نہیں ہوا ہے۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ وہاں مشکلات پر غور و خوض تو دور کی بات ان مشکلات میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کی مشکلیں بہت زیادہ ہیں لیکن ان کی سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ انہوں نے قرآن کو اپنے سے دور کر کے خود کو دوسروں کے پرچم تلے کر لیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ وَلَا تَفَرَّقُوا ﴾ ہم اگر صرف اسی ایک آیت (اسی طرح) مسلمان صرف اسی ایک آیت پر عمل کرنے لگیں تو تمام اقتصادی، سیاسی اور اجتماعی، بلکہ تمام کی تمام مشکلات اغیار کا دامن تھامے بغیر ختم ہو جائیں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۷۳)

اسلام اور مسلمانوں کیلئے خطرے کا اعلان

یہ مسلمانوں کیلئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ حکومتوں کی اس حالت کو دیکھ کر میں اسلام اور مسلمانوں کیلئے خطرے کا اعلان کرتا ہوں وہ آپ کے بغل میں بیٹھ کر آپ ہی کو کمزور بنا رہے ہیں۔ حکومتوں کو ایک دوسرے کے خون کا پیاسا بنا رہے ہیں (جنگ پر اکسا رہے ہیں) اور فائدہ خود اٹھا رہے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی تقدیر اور تاریخ کا کیوں مطالعہ نہیں کرتے؟ کب تک ہم اجنبیوں کے ماتحت رہیں گے؟ آخر کب تک ہمارے ممالک کی لوٹ مار کرتے رہیں گے؟ مسلمان کیوں بیدار نہیں ہو رہے ہیں؟ اہم مشکل، اسلامی حکومتیں ہیں، حکومتوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونا چاہیے۔ اگر حکومتیں بیدار ہو جائیں تو مسلمانوں کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اگرچہ یہ لوگ آپس میں سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں جو ایسا نہیں ہونے دیتے۔ بڑی طاقتوں کے ایسے پٹھو ہیں جو ایسا کرنے نہیں دیتے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۴۴)

مسلمان حکمرانوں کی خیانت

اعتراض تو ان حکومتوں کی بے توجہی اور حماقت پر ہے جو اتنی آسانی سے اپنے مفادات کو دوسرے کے حوالہ کر رہی ہیں۔ اپنے ذخائر ان کی خدمت میں پیش کر رہی ہیں اور اس کے عوض اپنے اور اپنی ملت کیلئے ذلت و رسوائی خرید رہی ہیں۔ تمام مسلمانوں اور اسلام کی مشکل بعض ممالک کے حکمرانوں کی بے توجہی و حماقت یا خیانت ہے۔ ملت اگر یہ آس لگائے بیٹھی ہے کہ حکومتیں اسرائیل کا مقابلہ کریں گی اور ان بڑی طاقتوں کا سامنا کریں گی جو انہیں ذلت کی وادیوں میں ڈھکیل رہی ہیں اور ان کے ذخائر کو ہڑپ کر رہی ہیں تو یہ ایک بے جا توقع ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۴۳۸)

بڑی طاقتیں، مشکلات کی وجہ

مسلمانوں کے حوالے سے ہماری ایک مشکل ہے اور یہ مشکل جو اسلامی ممالک سے متعلق ہے اسے خود اسلامی ممالک کے ذریعہ ہی حل ہونا چاہیے۔ لیکن یہ بات ہم اور آپ سبھی لوگ جانتے ہیں کہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ ظلم و ستم ہو رہا ہے وہ انہیں بڑی طاقتوں کی وجہ سے ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۵۱۸)

بڑی طاقتوں کی جانب سے اسلام کی مخالفت

اے مسلمانو! اسلام کی مدد کرو۔ بڑی طاقتیں اسلام کی مخالف ہیں۔ بڑی طاقتیں نہیں چاہتیں کہ اسلام باقی رہے، کیونکہ وہ دیکھ رہی ہیں کہ اگر ایک ارب آبادی پرچم اسلام تلے جمع ہو گئی تو ان کا اس دنیا میں جینا دوبھر کر دے گی اور پھر وہ کہیں کسی قسم کا ظلم کرنے کے قابل نہیں رہ جائیں گی۔ آخر مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں، سربراہوں کو کیا ہو گیا ہے جو اپنی آبرو کو امریکہ کے حوالہ کر بیٹھے ہیں؟! ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسے اسلامی بڑے بڑے ذخائر کو جو کمزور و ناتواں ملت کی گاڑھی کمائی سے

متعلق ہے انہیں امریکہ کے حوالہ کر رہے ہیں اس کے باوجود بھی امریکہ اسرائیل کی حمایت کرتا ہے اور کہتا ہے: میں کسی قیمت پر بھی اسرائیل کو تنہا نہیں چھوڑوں گا! تو پھر مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے؟ کیوں مسلمان اپنی اسی حالت پر باقی ہیں؟ آخر کیوں مسلمانوں کے ذرائع ابلاغ ان مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو رہے ہیں جو اپنے کو اجنبیوں اور عالمی سطح کے چوروں کے تسلط سے نجات دلانا چاہتے ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۶)

اسلام، بے لگام سرکشوں کے جال میں گرفتار

اسلام اپنے ظہور کے وقت سے ہی خود خواہ اور سرکش افراد کی دشمنی کے جال میں پھنسا رہا ہے لیکن بحمد للہ خداوند متعال کی عنایتوں اور غیبی نصرتوں کے ذریعہ روز بروز ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۴۹)

مشکلوں کی طرف توجہ نہ دینا

اسلام کی سخت آزمائش آج یہ ہے کہ وہ کان بہرے ہو گئے ہیں جنہیں مسلمانوں کی مشکلات اور پریشانیوں کو سننا چاہیے اور وہ زبانیں گونگی ہو گئی ہیں جنہیں مسلمانوں کے مفادات کیلئے کارفرما ہونا چاہیے اور وہ آنکھیں پھوٹ گی ہیں جنہیں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو دیکھنا چاہیے تو پھر ہم ایسے گونگوں، بہروں اور اندھوں سے کیا کہیں؟ کیا پڑوسی ممالک لبنان کے ساتھ اپنائے جانے سلوک کو ایک المیہ نہیں مانتے؟ اسلام کیلئے ایک المیہ نہیں مانتے؟ دنیا کے مسلمانوں کیلئے ایک المیہ نہیں مانتے؟ کیا اسرائیل کا لبنان پر حملہ کرنا اور بے پناہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دینا سانحہ نہیں ہے؟ اسلام کیلئے المیہ نہیں ہے؟ مسلمانوں کیلئے المیہ نہیں ہے؟ کیا ان کی سمجھ میں اب بھی نہیں آ رہا ہے کہ یہ

تمام امریکہ کے اشارہ پر ہوا ہے؟۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۲۴)

مشکلات کے اسباب کا ادراک

مسلمان ان مشکلات کی طرف متوجہ ہوں جن سے دوچار ہیں اور غور وفکر کریں کہ یہ مشکلات کہاں سے آئی ہیں۔ان مشکلات سے دوچار ہونے کے اسباب کیا ہیں اور ان سے چھٹکارا پانے کا راستہ کیا ہے؟ اس مظلوم اور انقلابی ملک میں اس ہفتہ جو ائمہ جمعہ تشریف لائے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی یہ سلسلہ رہے گا، یہ سب افکار مسلمین کے انحطاط کی علتوں کو تلاش کریں اور یہ بھی تحقیق کریں کہ آخر وہ کونسی چیز ہے جس نے استعمار کو مسلمانوں پر مسلط کردیا ہے اور وہ علل واسباب کیا ہیں جن کی بناپر استعماری طاقتیں اسلامی ممالک کے تمام مقدرات اور دنیا کے تمام مستضعف لوگوں پر حکمفرما ہوئیں۔بہرحال ان سب کا ان سیمیناروں میں جائزہ لیں اور راہ، علتوں اور ان کے تسلط وغلبہ کی کیفیت کا پتہ لگائیں، راہ علاج کیا ہے، کیا ہو چکا ہے اور کیا کرنا چاہیے؟ البتہ بہت سے افراد بخوبی جانتے ہیں کہ ان ممالک میں سامراج نے کیسے اثر ورسوخ حاصل کیا؟ وہ ایسے ہی لوگوں کے ذریعہ ان ممالک میں آئے جن کا تعلق اسی ملت سے تھا۔ پسماندہ حکومتوں اور مسلمانوں کے مفادات سے غافل حکومتوں کی حماقتوں سے اور ان لوگوں کے ذریعہ جن کا تعلق ان ہی حکومتوں سے ہے جیسے مصنفین، مقررین، خطبا اور بعض امام جمعہ، خلاصہ یہ کہ اب تک جو لوگ اپنی ساری کوشش کو اس بات پر لگادیئے تھے کہ بیرونی طاقتیں ہی سب کچھ ہیں وہ اب اس نتیجہ تک پہنچ چکے ہیں کہ اسلام ہی وہ طاقت ہے جو تمام غیر ملکی طاقتوں کے ٹکرا سکتا ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف بیرونی ممالک کے دانشوروں نے دقیق تحقیق انجام دینے کے بعد کیا ہے۔لہذا وہ لوگ اپنی نجات اس میں محسوس کرتے ہیں کہ ان کے بچنے کا صحیح راستہ ہی یہی ہے کہ اسلام ہی ان ممالک میں نہ رہے اور اگر رہے تو صرف برائے نام۔یہ تو وہ خوب جانتے ہیں کہ ایسا تو نہیں کرسکتے کہ اسلام بالکل ختم ہوجائے اور وہ اس میں

کامیاب بھی نہیں ہوں گے لیکن اسلام برائے نام رہ جائے، اس میں کسی حد تک کامیاب ہو گئے اور مزید کامیابی کی امید بھی رکھتے ہیں۔ اب اگر مسلمان بیدار نہ ہوئے اور ہوشیاری نہ دکھائی تو وہ اپنے اہداف کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۲۰۳)

اسلامی ممالک میں بڑی طاقتوں کا نفوذ

اگر میں تمام مسلمانوں کی پریشانیوں اور اس کا راہ حل بیان کرنا چاہوں تو نہ تو ان چیزوں پر میرا مکمل احاطہ ہے اور نہ ہی آپ کے پاس وقت ہے اور نہ ہی میری حالت۔ ان سب کے بیان کی اجازت دیتی ہے لیکن آپ لوگ جو یہاں پر تشریف لائے ہیں اور نشست و برخاست کیئے ہوئے ہیں اور حالات کا جائزہ لے رہے ہیں ان تمام مشکلات میں سے ایک وہ مشکل جس کو میں بڑی طاقتوں سے متعلق سمجھ سکا ہوں وہ راستے ہیں جن کے ذریعہ انہوں نے اسلامی ممالک میں اثر و رسوخ حاصل کیا ہے۔ درد کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ دوا کو بھی تلاش کرنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۲۰۷)

اسلامی ممالک میں امریکہ کی مداخلت

تمام مسلمانوں کی مشکلات کی اصل وجہ وہ بڑی طاقتیں ہیں جو مختلف علاقوں میں اپنے جاسوسوں اور ضمیر فروشوں کی برین واشنگ کر رہی ہیں۔ وہ تمام مشکلات جن سے آج مسلمان دوچار ہیں ان ہی کی پیدا کردہ ہیں اسی لیے جب تک ان سے نجات نہ حاصل کی گئی مشکلات ختم نہیں ہوں گی۔ پتہ لگانا چاہیے کہ آخر کس حق کے تحت امریکہ دنیا کے اس پار سے اس پار اور اسلامی ممالک میں مداخلت کر رہا ہے اور خود اسلامی ممالک کے مقدرات اور تقدیر کا فیصلہ کرنا چاہتا ہے؟!

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۲۸)

لوگوں کو آگاہ کرنا

میں اسلامی ممالک اور اسلامی حکومتوں کے ائمہ جمعہ سے پوچھتا ہوں کہ آپ لوگ بتائیں کیا کرنا چاہیے؟ ہمارے ساتھ یہ رویہ کیوں اپنایا گیا کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں اور ہمارے ممالک کی تقدیر کا فیصلہ امریکہ دنیا کے اس پار سے آکر کرے! علمائے اسلام کے مقدرات کو طے کرے چاہے دوسروں کے ذریعہ! اور صراحت کے ساتھ اعلان کرے کہ علاقہ سے میرے مفادات وابستہ ہیں پھر اطراف کے علاقوں میں کھلم کھلا مداخلت کرے اور مسلمان تماشا دیکھتے رہیں؟ اے تمام اسلامی ممالک کے ائمہ جمعہ! لوگوں کو آگاہ کریں۔ اس لفظ ''کیوں'' کو لوگوں کے درمیان بیان کریں، چونکہ اس ''کیوں'' کا تعلق مغرب سے بھی ہے اور مشرق سے بھی۔ اسی طرح کیوں روس اسلامی ممالک میں فوجی مداخلت کرتا ہے؟ جو ممالک امریکہ کے زیر تسلط ہیں ان ممالک میں وہ بھی اسی طرح مداخلت کرتا ہے یا چاہتا ہے کہ انہیں بھی اپنے ماتحت کر کے فوجی مداخلت بھی کرے اور سیاسی بھی، غرض یہ کہ ہر طرح کی مداخلت کرے۔ اچھا تو کیا دنیا میں یہ سوال نہیں کیا جانا چاہیے؟

(صحیفہ امام، ج ١٧، ص ٢٠٩)

مادی مفادات اور بڑی طاقتیں

امریکہ صرف آپ لوگوں سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ آپ اس کیلئے منڈی ہوں۔ اسی طرح سے روس بھی ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں، چونکہ دونوں کا ہدف ایک ہے اور وہ آپ کے ذریعہ فائدہ اٹھانا، ان ذخائر سے بہرہ مند ہونا ہے جو خدا نے آپ کو عطا کئے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ١٨، ص ١٢٧)

اسلامی ممالک کا اٹھ کھڑے ہونا

اسلامی ممالک کی حکومتوں بالخصوص خلیج ممالک کو یاد دہانی کرائی جائے کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں

بڑی طاقتوں کے ہاتھوں اس قدر ذلیل نہ ہوں۔ آپ خود ہی کام کر سکتے ہیں۔ امریکہ اور اس کے حامیوں کی تقدیر اور نبض حیات آپ کی مٹھی میں ہے۔ آپ خود ہی ہر کام کر سکتے ہیں۔ اسلامی حکومتیں یہ کوشش نہ کریں کہ ایران بھی ہماری طرح ہو جائے اور امریکہ سے تعلقات استوار کر لے یہ کوششیں بے فائدہ ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۴۰)

مسلمین پر ڈھائے گئے ظلم و ستم کا تماشائی بننا

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کے مختلف ممالک میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ لبنان میں جو آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں وہ امریکہ کی دین ہے۔ امریکہ اور فرانس اور ان کے ہم خیال ممالک کی جانب سے جو لشکر کشی اور فوجی کارروائی ایک قلیل تعداد پر مشتمل شیعوں اور مظلوم مسلمانوں پر ہو رہی ہے تمام مسلمان اس کے تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۵۶)

حقیقی اسلام سے دوری

یہ وہ مصیبتیں اور مظالم ہیں جو اسلامی ممالک پر ڈھائے جا رہے ہیں پھر بھی خود کو اسلام کو مطیع و پیروکار مانتے ہیں۔ دین اسلام کا پیروکار مانتے ہیں لیکن حقیقی اسلام کا دور دور تک نام و نشان نہیں ہے۔ اسلام قرآن میں وضاحت کے ساتھ اعلان کر رہا ہے کہ دنیا کے جابر و ظالم (قہر و غلبہ پسند) کفار مسلمانوں پر تسلط اور حاکمیت کا حق نہیں [1] جبکہ آپ سب اس کوشش میں ہیں کہ وہ مسلط ہو جائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۵۷)

۱۔ اس آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿لَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا﴾ سورۂ نساء/۱۴۱۔

حکومتوں کا مرعوب ہونا

مسلمانوں کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ وہ ایسی حکومتوں کے سایہ میں جی رہے ہیں جو مرعوب ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص ۴۹۸)

شکار کی تقسیم پر طاقتوں کا اختلاف

جو شخص اسلامی ممالک کی صورتحال کے بارے میں تھوڑا سا بھی فکر کرے وہ یقیناً جان لے گا کہ دنیا کی دو بڑی طاقتیں اور ان طاقتوں کی پیرو طاقتیں بھی اس بات پر متفق ہیں کہ تیسری دنیا کے ممالک خاص طور سے اسلام کے وسیع ممالک کو فوجی، سیاسی، اقتصادی، اجتماعی اور ثقافتی تمام پہلوؤں میں کمزور کر دیا جائے اور تیسری دنیا پر استعماری پالیسیوں کو مسلط کر دیا جائے اور وہ اس سلسلہ میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کر رہی ہیں اور یہ مقصد چونکہ ان کی نگاہ میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا بہت سی زحمتوں کو تحمل بھی کیا اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچائے کیلئے اپنے وقت کے ساتھ ساتھ بہت ساری پونجی داؤں پر لگادی ہے اور مسلسل لگا رہے ہیں... اگر ان کے درمیان کوئی اختلاف ہے تو شکار کی تقسیم اور تیسری دنیا کے ممالک کے بٹورنے کے بارے میں ہے۔ انہوں نے جدید استعماریت کو غالب کرنے کیلئے ملت کی ثقافتوں کو مخدوش کرنا ہی بہترین راستہ جانا ہے اور اسی ہدف کے تحت یونیورسٹیوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ ان مراکز کو ہتھیانے کے بعد اپنے مقاصد تک پہنچنے کیلئے ان کو حربے کے طور پر استعمال کیا اور اپنی پسندیدہ حکومتیں بنائیں اور نظام کو مکمل طور پر مغربی یا یورپی کر دیا ان چپقلشوں کا سب سے زیادہ نقصان اسلامی ممالک نے اٹھایا اور اب بھی اسی کے شکار ہیں، کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس میں اونچ نیچ، رنگ و زبان اور علاقہ فضیلت کا معیار نہیں ہے بلکہ وہ انسانیت کے رشتوں کو معیار بنا کر آگے آیا اور عملی واخلاقی اور اعتقادی پہلوؤں پر ہدایت کر رہا ہے اور گہوارہ سے لے کر لحد تک حصول علم کی ترغیب دلاتا رہا ہے، اسلام نے سیاسی محاذ پر تمام ممالک کو تمام

میدانوں میں، جھوٹ، دھوکہ دھڑی، مکاری اور سازشوں سے منع کر کے ایک اچھی حکومت کے قیام کی ہدایت دی ہے اور ان ممالک سے روابط کو استوار کرنے اور برادرانہ ومحکم بنانے کی دعوت دیتا ہے جو مسالمت آمیز ہوں اور ظلم وستم سے کوسوں دور ہوں اور اقتصاد کو صحیح طریقہ سے بغیر کسی چاپلوسی یا وابستگی کے کمزور ومحتاج افراد کے مراتب کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام لوگوں کے نفع میں کام کرنے کا معتقد ہے۔ تجارت وصنعت اور زراعت کی مزید ترقی کیلئے کوشش کرتا ہے اور محاذ پر بھی جن میں ملک کے دفاع کی صلاحیت پائی جاتی ہو ان تمام لوگوں کو اضطراری مواقع پر فوجی تربیت دیتا ہے اور ایسے حالات میں تمام لوگوں کو کبھی ان کے اختیار کے ساتھ آمادہ کرتا ہے اور کبھی اس پر مجبور کرتا ہے اور نظم وانتظام کی حفاظت، سڑکوں کی سلامتی، شہروں کے نظم ونظام اور سرحدوں کی دفاع کیلئے عام حالات میں منتخب شدہ مومن افراد کی تربیت کرتا ہے۔

اگر چہ مذکورہ باتوں کے سلسلہ میں کافی باتیں کہی جاسکتی ہیں لیکن جتنا بیان کیا گیا ہے اتنا بھی بڑی طاقتوں کی سازشوں کی بنیاد پر نہ صرف یہ کہ حقیقی اسلام کی ثقافت کو ترقی نہیں کرنے دی، بلکہ غیر مہذب یونیورسٹیوں اور آزاد خیال تہذیبوں اور متعصب قوم پرستوں کی جانب سے زبردست دباؤ رہا ہے۔ انہی لوگوں کے دباؤ کی وجہ سے اسلامی ممالک کو بنیادی نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ اگر آج ملت کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے دینی علماء، خطبا، قلم بدست اور روشن خیال افراد زبردست قیام نہ کریں اور اسلامی، انسانی عظیم گروہوں کو بیدار کر کے مظلوم اقوام اور ممالک کی حمایت کیلئے نہ بڑھیں تو ان کے ممالک یقیناً پہلے سے کہیں زیادہ تباہی وبربادی سے دوچار ہو جائیں گے۔ مشرقی ملحدین غارتگر لوگ، بلکہ ان سے بھی بدتر مغربی ملحدین ان کے خون کو چوس لیں گے اور ان کے انسانی اقدار وشرافت کو تباہ کر دیں گے۔

اس وقت اسلامی ممالک کی منڈی مغرب ومشرق کی اشیاء کے مقابلے کا مرکز بنی ہوئی ہے اور ڈیکوریٹ کے غیر مہذب سامان، کھلونے اور روزمرہ سے متعلق وسائل کا انبار لگا ہوا ہے اور تمام لوگ اس طرح اس کے شیدائی ہیں کہ ان کے زعم کے مطابق اگر یہ جاپانی، یورپی، امریکی اور دوسرے

ممالک کی چیزیں نہ ہوں تو زندگی گزر نہیں سکتی۔ افسوس کہ مکہ معظمہ، جدہ اور حجاز کے مقدس مقامات جو کہ مرکز وحی اور جبرئیل وملائکہؑ کے نزول کی جگہ ہے اور اسلامی حکم کے مطابق بتوں اور ظالموں کو جہاں نیست ونابود کر دینا چاہیے اور ان کے خلاف آواز بلند کر کے ان سے اظہار برائت بے زاری کرنا چاہیے، ایسی جگہیں بھی بیگانوں کی اشیاء سے بھری ہے اور اسلام وپیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کیلئے منڈیاں بنی ہوئی ہیں! حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کیلئے جب حجاج وہاں تشریف لے جاتے ہیں تو بجائے اس کے کہ بیگانوں کی سازشوں کے مقابل مسلمانوں کی حمایت وامداد کی صدا بلند کریں، بازاروں میں جا کر امریکی، یورپی اور جاپانی چیزیں تلاش کرتے پھرتے ہیں اور اپنے اس عمل سے صاحب شریعت کے دل کو تکلیف پہنچاتے ہیں، چونکہ یہ عمل حج اور حجاج کے ساتھ مذاق کرنے کے مترادف ہے۔

اے خانہ خدا کی زیارت کرنے والے حاجیو! ذرا خود کی طرف متوجہ ہو اور اے دنیا کے ہر گوشے میں رہنے والے مسلمانو! اٹھ کھڑے ہو اور اے عالم اسلام کے علماء! اسلام اور مسلمانوں کے ممالک اور خود مسلمانوں کی مدد کیلئے آگے بڑھو اور ایرانی قوم وحکومت اور اس کے علماء وبزرگوں کی طرح دنیا کے ہر گوشے میں مغربی ومشرقی ظالموں کے چہرہ پر زبردست طمانچہ مار کر تیل لوٹنے والے ان کے مشیروں اور جھوٹے محققین کو اپنے ممالک سے باہر نکال دو اور ایرانی عوام کے عزائم کی طرح شہادت کو ذلت پر اور انسانی واسلام کے شرف وکمال کو چند روز کی عیش پر ترجیح دے کر سیاسی اور فوجی میدان میں ان کے مقابل استقامت کا مظاہرہ کرو اور ان بے بنیاد پروپیگنڈے سے خوف نہ کھاؤ چونکہ خدا تمہارے ساتھ ہے: ﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾[1]

خدایا! تیرے حقیر بندے نے ایک مظلوم ملک سے ایک قلیل جماعت کے سہارے جو کہ ہر اعتبار سے ناچیز ہے اور تیری عنایتوں کے صدقہ میں زندہ ہے، اپنی مظلومانہ فریاد کو اپنی مختصر اور ناچیز

۱۔ ''اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو خدا تمہاری مدد کرے گا'' سورۂ محمد/۷۔

حیثیت کے مطابق دنیا کے تمام مظلوموں اور مسلم اقوام تک پہنچا دیا اور اے مسلمانو! ''اسلام کی نصرت ومدد کرو'' کا نعرہ ہر جگہ تک بھیج دیا جب تیرا لطف وکرم نہ ہوگا کوئی بھی گرہ نہیں کھلے گی کوئی کبھی مشکل آسان نہیں ہوگی اور کسی درد کا علاج نہیں ہو سکے گا۔ لہذا تو خود ہی مسلمانوں پر اپنی وسیع رحمت کے ذریعہ لطف وکرم فرما۔ ہم کو اور ان سب کو خواہشات وانانیت کی قید اور بتوں کی عبادت، خاص طور سے بت نفس سے نجات عطا کر۔ ظالموں کے شر کو دنیا کے مظلوموں بالخصوص مسلمانوں سے دور کر دے۔ مسلمانوں کو خود اپنی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عطا فرما۔ اسلامی ممالک کی حکومتوں کو ایسی جرأت وشجاعت عنایت کر کہ اتنی زیادہ تعداد کے ہوتے ہوئے اور مشرق ومغرب کی حیاتی نبض کو اختیار میں رکھنے کے باوجود ذلت اور اجنبیوں کی غلامی قبول نہ کریں اور اپنی ملت کے ساتھ ہم صدا ہو جائیں۔

امید ہے کہ ایک دن اسلام کے تمام سپاہی اور مجاہدین، سارے عالم میں کفر پر ظفریاب ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۳۴۲)

سیاہ فام ہونے کے جرم میں تازیانہ

ہماری فریاد برائت درحقیقت افریقی مسلمانوں کی فریاد ہے۔ یہ ہمارے ان دینی بھائیوں اور بہنوں کی فریاد ہے جو سیاہ فام ہونے کے جرم میں تہذیب وتمدن سے عاری قوم پرست دشمنوں کے ظالمانہ تازیانوں کا شکار ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۱۷)

سدھار کرنے والے پروگراموں کا نفاذ ضروری

اسلامی ممالک کمزور قیادتوں اور چاپلوسانہ رویوں کی وجہ سے افسوس ناک حالت سے دوچار ہو گئے ہیں۔ لہذا اس وقت علمائے اسلام اور مسلمان محققین ودانشوروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ عالم اسلام پر مسلط نامناسب اقتصاد کے سسٹم کو بدلنے کیلئے ایسے سدھارنے اور سنوارنے والے پروگرام

پیش کریں جن سے محروموں کے مفادات حاصل کئے جاسکیں۔ جو مسلمانوں اور مستضعفین کی دنیا کو معاشی بحران سے نجات دلاسکیں۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۳۴۰)

معرفت حج کی ضرورت

اسلامی معاشرہ کا سب سے بڑا درد یہ ہے کہ وہ اب تک الٰہی احکام کے بہت سے حقیقی فلسفہ کو نہیں سمجھ سکے اور وہ حج کہ جس میں اتنی فضیلتیں اور راز موجود ہیں اب تک ایک خشک عبادت اور لا حاصل و بے ثمر تحریک بن کر رہ گیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۲۱، ص۷۶)

دوسری فصل:

اسلامی ممالک سے روابط رکھنے کے کلی اصول

- اسلامی حکومتوں کے ساتھ مضبوط تعلقات
- اسلامی حکومتیں اور اسرائیل کا مسئلہ
- اسلامی انقلاب اور اسرائیلی مسئلہ
- اسلامی انقلاب اور اسلامی قیام و انقلاب

اسلامی حکومتوں کے ساتھ
مضبوط تعلقات

مسلمان عرب ممالک اور ایران کے مشترکات

عرب مسلمانوں اور پڑوسی اقوام کے ساتھ تعلقات خاص اسلامی خصوصیات کے حامل ہیں۔ لہذا ہم یہی چاہتے ہیں کہ یہ اقوام جتنا بھی ہو سکے آپس میں نزدیکیاں بڑھائیں۔ استعماری طاقتیں اور بیگانوں کی ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور پھوٹ ڈال دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۴، ص ۳۳۴)

اسرائیل کے مقابلے میں عربوں کی حمایت

سوال: [آپ عربوں کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہیں؟]

جواب: ہم ان عرب ممالک کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں جو اسرائیل کے مقابلے میں اپنی جدوجہد کو مسلسل جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہم ہمیشہ اسرائیل کے مقابلے میں ایسے ممالک کی حمایت کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اقوام عرب ملت ایران کی جدوجہد کا دفاع کریں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۴، ص ۴۴۰)

عربوں کے ساتھ برادری

عرب قوم، سب ہمارے بھائی ہیں اسی لیے ہم ان کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کرتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۴، ص۴۵۸)

مسلم ممالک کے ساتھ برادرانہ روابط

سوال: [آپ عرب مسلم بھائیوں کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کریں گے؟ کیونکہ یہ روابط فی الحال کسی حد تک محدود ہیں]

جواب: ہمارا رابطہ برادرانہ ہے، اس کی وجہ ہمارا مذہب ہے اور ہماری ثقافت وتاریخ بھی مشترک ہے۔ہم ہمیشہ ایک دوسرے کی مشکلات کو سمجھتے ہیں اور ہمارے دشمن بھی مشترک ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۴، ص۵۰۹)

اسلام، عرب کا پشت پناہ

سوال: [کیا آپ عرب قوم کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟]

جواب: مسلمانوں اور عرب بھائیوں کی خدمت میں ہمارا پیغام یہ ہے کہ آپسی اختلاف کو دور کر دیں اور آپس میں بھائی چارہ قائم کریں۔تمام غیر عرب مسلمانوں کے ساتھ مل کر صرف اسلام کو اپنا پشت پناہ قرار دیں۔ بے حساب مادی ذخائر کے ہوتے ہوئے اور اس سے کہیں بڑھ کر اسلام جیسا معنوی اور الٰہی ذخیرہ آپ کے پاس ہوتے ہوئے آپ ایسی طاقت بن سکتے ہیں کہ بڑی طاقتیں کسی بھی وقت آپ پر غلبہ کی ہوس نہ کر سکیں اور کسی بھی بہانے آپ پر حملہ کی سعی بھی نہ کر سکیں اور اس طرح آپ کی کسی چیز کو غارت و برباد نہ کر سکیں۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۸۲)

عرب ممالک کی گروپ بندی اور ایران کا رجحان

سوال: [آپ کا عرب ممالک سے کیسا تعلق رہے گا؟ آپ کا رجحان کس طرف ہوگا؟ لیبیا، سوریا اور عراق جیسے ترقی یافتہ عربی ممالک کی طرف یا سعودی عرب اور مصر جیسے اعتدال پسند ممالک کی جانب؟]

جواب: ہم اسلامی حکومت کے طرفدار ہیں اور ایسی حکومت بنانا چاہتے ہیں جو اسلامی جمہوریہ ہو۔ لہذا ند کورلوگوں میں جو اسلامی جمہوریہ سے زیادہ نزدیک ہوگا وہ ہم سے زیادہ قریب ہوگا اور جو جتنا دور ہوگا وہ اتنا ہی ہم سے بھی دور ہوگا۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۴۵)

ظالم حکومتوں سے دشمنی

ہم کسی بھی ملک کے مخالف نہیں ہیں لیکن وہ ممالک اور حکومتیں جو ظالم ہیں ہم ان کے دشمن ہیں چاہے یہ ظلم ہم پر کیا جائے یا ہمارے مسلمان بھائیوں پر۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۳۴۶)

اسلامی اہداف حاصل کرنا

امید ہے کہ ہمارا اسلامی جمہوریہ جس کی بنیاد اتحاد اور دنیا کی مسلمان اقوام کی حمایت پر رکھی گئی وہ اسلام کے عالی اور عظیم اہداف کو حاصل کرنے اور دنیا کے مسلمانوں کی عظمت و بزرگی میں چار چاند لگانے میں موثر رول ادا کرے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۸۰)

اسلامی حکومتوں کے ساتھ محکم وقوی رابطہ

تمام اسلامی حکومتوں، بلکہ تمام حکومتوں سے روابط کے سلسلہ میں ایک ہی قسم کا رابطہ اور رویہ ہے لیکن تمام حکومتوں کے ساتھ ایک سیاسی رابطہ بھی ہے، ہماری حکومت ان سے یا روابط قائم کرے گی یا نہیں کرے گی پھر بھی ہمارے روابط اسلامی حکومتوں سے ہمیشہ قوی ومحکم ہونا چاہئیں۔ تمام اسلامی حکومتوں کو ایک حکومت بن کر رہنا چاہیے گویا کہ ایک معاشرہ ہیں، ایک پرچم تلے ہیں ان سب کی ایک کتاب ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہیں۔ لہذا ان سب کو ہمیشہ متحد ہونا چاہیے۔ ہر اعتبار سے ایک دوسرے سے مرتبط رہنا چاہیے اور اگر... یہ آرزوئیں حاصل ہو جائیں کہ تمام اسلامی حکومتیں ہر اعتبار سے متحد ہو جائیں تو امید ہے کہ وہ اپنی مشکلات پر قابو پا کر خود ان کا حل تلاش کرلیں گی اور دوسروں کے مقابلہ میں ایک خودمختار اور بڑی طاقت بن کر ابھریں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۹۹)

باہمی تعاون کی دعوت

ہم ایران کے اس اسلامی انقلاب میں تمام بڑی اسلامی اقوام کو تعاون کی دعوت دیتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۴۹۵)

تمام لوگ ایک پرچم تلے آجائیں

ہم خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ ہماری تمام اسلامی حکومتوں کو توفیق دے کہ وہ سب اسلام کے سائے اور اس کے پرچم تلے بھائی چارے کے ساتھ ایک دوسرے سے نزدیک آکر ایک ساتھ اپنی مشکلات پر غلبہ پائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۸، ص ۸۹)

تمام حکومتوں کے ساتھ اچھے روابط

ہم امید کرتے ہیں کہ تمام اقوام اور حکومتوں کے ساتھ اچھی ہمسائگی، حسن نیت، موقف کی بنیاد پر اچھے روابط قائم کریں گے اور ہماری حکومت اور دوسری حکومتوں کے درمیان باہمی تعلقات اچھے ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۷۳)

پرچم اسلام وقرآن تلے اجتماع

امید کرتا ہوں کہ تمام مسلمان اور اسلامی اقوام اسی طرح آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں گی جس طرح قرآن مجید اور اسلام کا حکم ہے اور انسانیت و اسلامی ممالک کے دشمنوں کے ساتھ شدت اور قوت کے ساتھ مقابلہ کریں گی اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب حکومتوں کے مابین موجود جزئی اختلافات ختم کردیئے جائیں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ بھائی جسے بن جائیں گی، چونکہ ان اختلافات سے اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کو فائدہ اٹھانے کا موقع ملے گا۔ لہذا اسلامی وحدت کا سہارا لے کر انہیں اس طرح فائدہ اٹھانے اور بہرہ مند ہونے سے روکا جائے اور سب کے سب اسلام وقرآن مجید کے پرچم تلے اکٹھا ہو جائیں، کیونکہ جس طرح قرآن نے کفار کے مقابلے میں ﴿أَشِدَّآءُ﴾ اور آپس میں ﴿رُحَمَآءُ﴾ رہنے کا حکم دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۲۷۳)

انقلابی ممالک کی حمایت

تمام اسلامی ممالک کی اسلامی ذمہ داری ہے کہ وہ ایران کی طرح انقلابی اور ترقی کی راہ پر گامزن اور سامراج کا مقابلہ کرنے والے ممالک کی معنوی اور مادی امداد کریں۔

(صحیفہ امام، ج۱۰، ص۳۹۶)

اسلام، انسانیت کا ہمدرد

ہم کسی بھی قوم کا برا نہیں چاہتے۔ اسلام تمام ملل واقوام کیلئے آیا ہے ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاس...﴾ اسلام سب کیلئے ہے، وہ انسانیت کا ہمدرد ہے۔ ہم بھی اسلام کے تابع ہیں۔ ہم بھی انسانیت کے ہمدرد ہیں۔ جس کا برتاؤ ہمارے ساتھ انسانی ہوگا ہم اس کے دوست ہیں... کیونکہ انسانی روابط کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اسی لیے تمام اقوام کے ساتھ ہمارا رابطہ اچھا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۱، ص۱۴)

مسلمانوں کی خوشی اور غم میں شریک ہونا

ہم تمام مسلم اقوام کے بھائی ہیں اور ان کی خوشی وغم میں برابر کے شریک ہیں۔ ہمیں بھی یہی امید ہے کہ وہ لوگ بھی ہماری خوشی اور غم میں ہمارے ساتھ شریک ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱۱، ص۱۰۴)

اسلام کے مفادات، تعلقات کی بنیاد

اسلامی حکومتیں ہم سے مرتبط ہیں اور جہاں تک اسلامی اور مسلمانوں کے مفادات مقتضی ہیں ہمارا ابھی ان سے رابطہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۱، ص۳۰۴)

احیائے اسلام

وہ دن بہت مبارک ہوگا جس دن تمام اسلامی حکومتیں اقوام کے ساتھ ہو جائیں گی اور سب مل جل کر ایک ساتھ، ہم صدا ہو کر، ایک ہو کر اسلام اور مقصد کو بھی تمام جگہوں پر زندہ کریں گی اور تمام

اسلامی ممالک متحد ہو جائیں گی تا کہ بڑی طاقتوں کے اثر ورسوخ، واثرات کو اپنے ممالک سے ختم کر دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۹۳)

وحدت، دعوت اسلام کی بنیاد

اسلامی جمہوریہ ایسی باتوں کو جسے قرآن نے بیان کیا ہے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انہیں تمام ممالک میں نافذ کرنا چاہتا ہے اور ایران نے اس کا آغاز کیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ تمام ممالک کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ اسلام کی بنیاد برادری و برابری اور وحدت ہے اور تمام مسلمان دوسروں کے مقابلے میں یہ واحدہ ہیں۔

ہم تمام ملل واقوام کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ اسلام اتحاد کا دین ہے۔ برادری کا دین ہے، برابری کا دین ہے۔ کسی بھی گروہ وملت کو دوسرے پر فوقیت اور برتری حاصل نہیں ہے سوائے تقوا اور اسلامی احکام کے اتباع کے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۴۴۵)

مسلم اقوام کا آپسی اتحاد

ایرانی عوام عراقی عوام سے الگ نہیں ہیں، اسی طرح دوسری مسلم اقوام سے بھی الگ نہیں ہیں۔ حقیقت میں یہ ایک ہی ملت ہیں جس کی تعداد ایک ارب ہے۔ یہ ایک ہی ملت ہے جس کے بے شمار خزانے ہیں۔ لیکن افسوس ہیں کہ اسلامی حکومتوں کے اکثر انحرافات کی وجہ سے یہ ایک ارب کی آبادی شیطان بزرگ کے قبضے اور دباؤ میں ہے یہاں تک کہ ان اسلامی ممالک کے یہ عظیم خزانے، ان بڑی طاقتوں کے حلقوم میں چلے جا رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۲۷۷)

اعراب وایران کی وحدت سے امریکہ کو خوف

مسلمان عرب بھائیوں اور ایران کے اتحاد سے جتنی زیادہ ان کو تشویش لاحق ہے کسی دوسرے کو نہیں ہے۔ امریکہ علاقہ میں اپنے مفادات کے پیش نظر تشویش میں مبتلا ہے۔ مسلمانوں خاص طور سے ہمارے عرب بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ ایران و اسرائیل کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ مشرق ومغرب کے لٹیروں کیلئے اصل مسئلہ ''اسلام'' ہے، چونکہ اسلام ہی دنیا کے تمام مسلمانوں کو توحید کے پر افتخار پرچم تلے اکٹھا کر کے اسلامی مما لک اور دنیا کے کمزوروں پر ظالموں کے غلبہ کو ناکام بنا سکتا ہے اور باعث افتخار اور گرانقدر مکتب فکر کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ عالم عرب کو معلوم ہونا چاہیے کہ آج صدام اور اس کے سربراہوں نے جو ان پر ظلم ڈھائے ہیں وہ اتنے وحشت ناک ہیں جن کا ازالہ صرف ان کا آپسی اتحاد ہی کر سکتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۷۱)

اسلامی مما لک کا اتحاد

امید ہے کہ اسلامی مما لک خاص طور سے سعودی عرب کی حکومت کس کو اسلامی سیاست میں مرکزی حیثیت حاصل ہے، یہ سب ہم خیال ہو جائیں گے اور ہر ملک اپنے عوام کی حمایت کی مٹھاس کو اپنے مما لک میں محسوس کرے گا اور ایران کی عوامی حکومت کی طرح خدا کی اس عظیم نعمت سے بہرہ مند ہو گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۹۲)

اسلامی مما لک کی تقدیر پر تشویش

ہم عرب مما لک اور ان کے مقدرات کو خود سے جدا و الگ نہیں سمجھ سکتے۔ اسی طرح دوسرے تمام مما لک کے مقدرات کو اپنے سے جدا نہیں جانتے۔ ہر جگہ اسلام ہے اور تمام مسلمان (کہ میں بھی

ان ہی میں سے ہوں) ہم سب کی ذمہ داری اسلام کی ہر جگہ حفاظت کرنا ہے۔ ہماری شرعی ذمہ داری یہ ہے کہ جتنا بھی ان اسلامی ممالک کی ہدایت و رہنمائی کر سکیں، کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۳۷۰)

اسلامی ممالک پر چڑھائی نہ کرنا

حکم خدا کے مطابق ہم اپنی اخوت کو تمام دنیا کے مسلمانوں، اسلامی ممالک کی حکومتوں، مسلمان اقوام چاہے ان کا تعلق کسی بھی فرقہ سے ہو اور جس ملک میں بھی رہتے ہوں کے ساتھ اعلان کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ کسی بھی اسلامی ملک اور غیر اسلامی ممالک پر حملہ یا چڑھائی کا قصد نہیں رکھتے۔ ہماری تمنا صرف اتنی ہے کہ تمام اسلامی ممالک آپس میں برادرانہ اور بھائی چارے کی زندگی بسر کریں جس طرح ایرانی عوام اور ایرانی حکومت آپس میں متحد ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۴۷۴)

ایران، اسلامی ممالک کا محافظ

ایرانی عوام اور حکومت کبھی یہ نہیں چاہتی کہ اسلامی ممالک کو کوئی نقصان پہنچے، بلکہ یہ چاہتی ہے کہ سب بھائیوں کی طرح مل کر اسلام کے دشمنوں خاص طور سے اسرائیل جو کہ اسلام اور عرب کا دشمن ہے، کے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں اور اسلامی ممالک، مسلمانوں، مستضعفین پر عالمی لٹیروں کا سایہ بھی نہ پڑے اور لٹیروں اور ظالموں کی قوت و ارادے کا قلع قمع کر دیا جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۴۳)

تمام حکومتوں کے ساتھ پر امن زندگی بسر کرنا

یہ بات میں نے اور اسلامی جمہوریہ کے حکام نے بارہا آپ لوگوں سے بیان کی ہے کہ ایران کی

اسلامی حکومت اور عوام قرآن و اسلام کے مقدس احکام و آئین کے سامنے سرتسلیم خم ہیں اور قرآن مجید ہی کی رو سے خود کو تمام اسلامی اقوام اور جغرافیائی وثقافتی لحاظ سے مختلف ممالک کا ایمانی بھائی جانتے ہیں اور تمام حکومتوں، ملتوں کے ساتھ مسالمت آمیز اور صلح پسند زندگی کے طالب ہیں اور جب تک کوئی حکومت ان کے ملک کے خلاف جارحیت نہ کرے گی اور احکام اسلام کی پابندی کرتا رہے گی تب تک وہ اس کو اپنا بھائی جانیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۴۷)

پرامن رویہ

ہم تمام ممالک بالخصوص ہمسایہ اور اطراف کے ممالک کی بھلائی اس میں جانتے ہیں کہ اپنی خیالی پلاؤ پکانے اور ماجراجوئی کی خواہش کی تسکین اور صدام کی حقیقت سے مطلع ہونے اور تلاش منفعت اور تسلط وغلبہ پانے کیلئے جن طاقتوں نے انہیں اپنے جال میں پھانس کر گمراہی وبربادی کے کگار پر لگا دینا چاہا ہے اس کا شکار ہو کر خود کو تباہی، دنیوی ہلاکت اور آخرت کے دردناک عذاب میں مبتلا نہ کریں اور جو ممالک دنیا کے تمام مسلمانوں سے ایسا بھائی چارہ قائم کرنا چاہتے ہیں جس کا خدا نے حکم دیا ہے پھر اسے عملی جامہ پہناتے ہیں تو ان کے ساتھ پرامن رویہ اختیار کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۱۵۸)

ہم کسی بھی ملک سے لڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے

ہم کسی بھی ملک سے چاہے وہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی لڑائی کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں، بلکہ ہر ایک کیلئے امن وصلح کے طالب ہیں۔اسی لیے اب تک جو الٰہی ذمہ داری رہی ہے اور جس کا تعلق انسانیت سے رہا ہے فقط اس کا دفاع کیا ہے ورنہ کسی بھی ملک پر چڑھائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رہا ہے۔ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ اسلامی ممالک شانہ بہ شانہ ہو کر اسلامی تعہد کے ساتھ غاصب اسرائیل جیسے

ظالموں اور سرکشوں کے مقابلے میں اسلامی ممالک اور مسلمانوں کے حقوق کے دفاع کیلئے اٹھ کھڑے ہوں اور اگر ایرانی عوام وحکومت کی یہ دیرینہ خواہش پوری ہو جائے تو کوئی ملک چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اسلامی ممالک یا ان میں سے کسی ایک ملک پر چڑھائی اور ظلم کرنے یا طاقت کی زبان استعمال کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

(صحیفہ امام، ج۱۵، ص۱۵۸)

صدام کی حمایت کے سلسلہ میں حکومتوں کی غلطی

میں اور ایرانی حکومت وعوام اعلان کرتے ہیں کہ اگر آپ لوگ صدام کا ساتھ نہ دیں اور ہمارے ساتھ اسلامی رویہ اختیار کریں، قرآن کریم کے احکام کے مطابق ہمارے اور عوام کے ساتھ سلوک کریں تو ایران کی حکومت اور عوام آپ کے بھائی ہیں اور آپ سب کی حمایت کریں گے۔ لیکن اگر خدانخواستہ نامناسب اور غلط رویہ اختیار کیا اور خود کو اس کے جال میں پھنسا لیا تو یاد رہے کہ آپ بہر حال صدام سے زیادہ طاقتور نہیں ہیں اور اس کی مدد اور حمایت کا دم بھرنے والی مصر جیسی حکومتیں بھی عنقریب اس کا انجام دیکھ لیں گی۔ اس لیے میں ان سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسا تجربہ نہ کریں اور لوگوں کے بے گناہ جوانوں کو ضایع و برباد نہ کریں اور جوانوں کو ایسے میدان میں نہ اتاریں جہاں سوائے ہلاکت کے کچھ اور ہاتھ نہ آئے گا۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۵۲)

اسلامی ممالک کے داخلی مسائل میں مداخلت نہ کرنا

ہم ابھی سے یہ اعلان کر رہے ہیں کہ ہم بھی ایسے جنگجو نہیں رہے ہیں جو کسی اسلامی ملک پر حملہ کر بیٹھیں۔ اس لیے کہ تمام اسلامی ممالک کو ہم اپنا ملک مانتے ہیں۔ اسی لیے کبھی بھی کسی ملک میں

مداخلت کا ارادہ بھی نہیں کیا اور الحمد للہ اب تک مداخلت نہیں کی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۵۵)

تمام اسلامی ممالک کے ساتھ بھائی چارہ

(اگر چہ میری حیثیت ایک طالب کی ہے نہ کہ عہدیدار کی لیکن میں نصیحت ضرور کرتا ہوں) اسی لیے میں نے اور تمام حکومتی عہدیداروں نے اب تک بارہا ان علاقائی حکومتوں کو متوجہ کیا، آگاہ کیا اور بتایا کہ ہم آپ سے کبھی بھی نبرد آزما نہیں ہوں گے۔ ہم لوگ بہر حال ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جنہیں جب طاقت مل جاتی ہے تو ہٹلر بن کر دوسرے ملک کے (اندرونی) مسائل میں مداخلت کرنے لگتے ہیں۔ اگر چہ علاقائی حکومتوں کی بہ نسبت ہماری حکومت سب سے زیادہ قوی ہے اور اسلام کی برکت سے ہمارے عوام اور ہمارے ملک کے پاس ایک ایسی طاقت ہے کہ بڑی بڑی طاقتیں بھی ہم سے ٹکرانے کی جرأت و ہمت نہیں کرسکتیں پھر بھی ہم ان تمام اسلامی ممالک بالخصوص علاقائی حکومتوں سے چاہے وہ خلیج میں ہوں اور چاہے اطراف خلیج میں، بھائی چارہ چاہتے ہیں۔ اسی لیے ان سب کی طرف برادری کا ہاتھ بڑھانا چاہتے ہیں۔ خداوند متعال نے ان تمام اسلامی ممالک کو اتنی معنوی اور مادی نعمتوں سے نوازا ہے کہ اگر یہ حکومتیں سمجھ لیں اور اس حقیقت و مسائل پر غور و فکر کرلیں تو باآسانی جان لیں گی کہ ان کے مقابل ہر طاقت معمولی اور ہیچ ہے۔

آپ، آپ کا ملک، خلیجی ممالک اور علاقہ کے دوسرے لوگوں کے پاس مادی قدرت ہے یعنی تیل ہے اور ایسا تیل کہ اگر مغرب والوں پر دس دنوں تک کیلئے بند کردیا جائے تو سب کے سب گھٹنے ٹیک دیں گے۔

آخر ہم علاقائی ممالک سے کتنی بار کہیں کہ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے، آپ سب ہمارے ساتھ برادری کا ثبوت دیں تاکہ سب مل کر بڑی طاقتوں کا مقابلہ کریں اور اپنے ملک کو (ان کے مظالم سے) نجات دلائیں...

ہم اگر عراق کی سرزمین میں داخل ہوئے تو اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہمیں عراق پر قبضہ کرنا ہے یا بصرہ کو۔ بصرہ اور شام ہمارا وطن نہیں ہے، بلکہ اسلام ہمارا وطن ہے۔ ہم احکام اسلام کے تابع ہیں۔ اسلام ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم ایک مسلمان ملک کو اپنے قبضہ میں لیں اور ایسا ہم کبھی بھی نہیں چاہیں گے اور کسی وقت ایسا سوچ بھی نہیں سکتے تو پھر کس بنیاد پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ ایران ہمارے لیے خطرہ ہے؟! ایران تو امریکہ اور روس کیلئے خطرہ ہے نہ کہ آپ کیلئے! ایران تو آپ کیلئے رحمت ہے۔ لہذا آگے بڑھ کر ایران سے رشتہ اخوت قائم کریں تاکہ لذت برادری کو محسوس کرسکیں اور یہ معلوم ہوسکے کہ آپ اغیار سے جو طمع وامید لگائے بیٹھے ہیں اس کے مقابلے میں آزاد زندگی ان سب سے بہتر ہے تو پھر آپ ایران کی کیوں مخالفت کرتے ہیں؟!

الحمدللہ علاقہ کے کچھ ممالک اس بات کی طرف متوجہ ہوئے لہذا اپنی پرانی روش کو چھوڑ کر نئے طرز کی زندگی شروع کردی۔ مجھے امید ہے کہ تمام علاقائی ممالک اور حکومتیں بھی اپنی صورتحال سے آگاہ ہوجائیں گی اور سب مطمئن رہیں کہ ان کیلئے ایران ایک اسلامی طاقت کی حیثیت سے امریکہ اور روس سے بہتر ہے، چونکہ وہ ممالک صرف اور صرف اپنے مفادات کے بارے میں سوچتے ہیں جبکہ اسلام، اسلامی ممالک اور مسلمان، بلکہ تمام انسانیت کے مفادات کا خیال رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نہ تو ہمیں کسی ملک کا لالچ ہے اور نہ ہی کسی پر حق جتانے کا شوق۔ خدا نے بھی کسی ملک (کے مسائل) میں ہمیں مداخلت کا حق نہیں دیا ہے مگر یہ کہ دفاع جیسی صورتحال پیش آجائے...

میں ایک بار پھر تمام اسلامی ممالک کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایران کبھی بھی ان کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔ ایران کے پاس اپنے عوام کیلئے تمام چیزیں موجود ہیں، لہذا ایسا نہیں کہ ایک سرکش ملک بن کر تمام چیزوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہو۔ ایران نے خدا کیلئے قیام کیا ہے اور اسی کیلئے اس تحریک کو آگے بڑھائے گا اور سوائے دفاع کے کسی سے بھی جنگ کی ابتدا نہیں کرے گا۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۹۰)

دوسروں کی سرزمین پر چڑھائی نہ کرنا

ایرانی حکام بارہا علاقے کی مسلم حکومتوں سے کہہ چکے ہیں کہ ایران کے اسلامی جمہوریہ کی اساس اسلامی عدل ہے اور وہ پوری دنیا سے اپنے عہد و پیمان پر باقی ہے، اسی لیے ایران کو کسی سرزمین کے خلاف جارحیت کا حق حاصل نہیں ہے اور یہ الٰہی ذمے داری نظام اسلام اور اسلامی جمہوریہ کی اساس ہے...اور بارہا کہا جاچکا ہے کہ اگر تمام مسلمان اسلامی احکام و آئین پر عمل کرنے لگیں اور اپنے اتحاد کا تحفظ کریں، اختلاف اور جھگڑے سے اجتناب کریں تو وہ ﴿لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ الله﴾ کے پرچم تلے دشمنان اسلام اور عالمی لٹیروں سے محفوظ رہیں گے اور مسلمان کے عزیز ممالک سے مغرب و مشرق کے نفوذ کو ہمیشہ کیلئے ختم کردیں گے، چونکہ مسلمانوں کی تعداد بھی زیادہ ہے اور بے انتہا ذخائر بھی اور ان سب سے کہیں بلند و بالا خدا کی بے پناہ قدرت ان کی حامی اور محافظ ہے۔ بڑی طاقتیں ان (مسلمانوں) کی محتاج ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۳۲۳)

تعلق قائم کرنے میں برادری کا لحاظ

میں نے بارہا، متعدد مواقع پر علاقائی حکومتوں اور دوسروں کو نصیحت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ احکام خدا اور قرآن مجید پر عمل پیرا ہونے کیلئے اسلامی اخوت اور اچھے ہمسایہ بنے رہنے کی کوشش کریں اور مطمئن رہیں کہ اگر آپ نے برادری اور بھائی چارہ باقی رکھنے کیلئے ایک قدم آگے بڑھایا تو ہم آپ کے دست مبارک کو تھامنے اور بڑی طاقتوں کو نکال باہر کرنے میں کئی قدم آگے آئیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۳۲۳)

اسلامی حکومتوں کی حمایت

جب بھی موقع ملا ایران کے حکام نے اعلان کیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ اپنے تمام ہمسایوں اور

دوسروں کے ساتھ صلح کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہے اور اگر اسلامی حکومتوں پر کسی نے حملہ کیا یا دباؤ ڈالا تو ہم اسلامی حکومتوں کی حمایت کریں گے پھر بھی یاد رہے کہ بدرفتاری، مظالم اور اسلام مخالف رویئے کے مقابلے میں ایران ڈٹا ہوا ہے اور اسے کسی کا خوف وڈر نہیں، چونکہ اس نے خدا کی نصرت کا مصمم ارادہ کیا ہے اور اس کے وعدے پر یقین ہے، اسی لیے اس کی جانب سے مدد کی امید ہے۔ اس نے فرمایا ہے: ﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ﴾۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۳۹۶)

اسلامی حکومتوں کی دلجوئی

چونکہ ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ تمام مسلمانوں، تمام حکومتوں کی دلجوئی کریں اور کبھی بھی سختی اور شدت پسندی کے راستے کو نہیں اپنانا چاہتے لہذا ہماری ان سے یہی خواہش ہے کہ وہ اپنے افکار پر نظر ثانی کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۴)

اسلامی ممالک کی طرف برادری کا ہاتھ بڑھانا

ہم تمام اسلامی ممالک کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتے ہیں لہذا تمام حکومتیں انحراف و کج فکری کے باوجود ہماری طرف برادری کا ہاتھ بڑھائیں۔ ہم سب کا فائدہ چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں وہ مقبول رہیں۔ ہم چاہتے ہیں وہ امریکہ کی غلامی نہ کریں۔ امریکہ دنیا کے اس پار سے اسی طرح روس آپ پر حکومت نہ کرے۔ آپ سب مل جل کر رہیں۔ آپ کی یہ حکومتیں آپس میں مل کر رہیں۔ آپ کے عوام آپ کے ساتھ ہیں، لہذا آپ ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ عوام آپ کے پیچھے ہیں، لہذا اگر ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے اور اسلامی آئین کا لحاظ کریں گے تو یاد رہے کہ

چونکہ یہ عوام آپ کے ساتھ ہیں لہذا کوئی آپ کا ایک بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۴)

ہم امن چاہتے ہیں

ہم طالب امن ہیں۔ تمام دنیا کے لوگوں کے ساتھ امن چاہتے ہیں۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ تمام دنیا کے ساتھ پرامن زندگی بسر کریں۔ ہم دنیا والوں کے درمیان رہنا چاہتے ہیں لیکن وہ ایسا نہیں کرنے دیتے۔ اگر صدام نے ہم پر حملہ نہ کیا ہوتا تو ہم بھی عراق کے خلاف جوابی کارروائی نہ کرتے۔ عراق ہمارا بھائی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲۳)

بڑی طاقتوں کی سازشوں سے نجات

میں نے علاقائی حکومتوں سے بارہا کہا ہے کہ آیئے مل کر کام کریں اور بڑی طاقتوں کی سازشوں سے نجات حاصل کریں۔ مظلوم میں اب بڑی طاقتوں کے ظلم کا شکار نہیں رہ سکتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲۲)

علاقہ کے ممالک سے دوستانہ روابط

سیاسی اور لشکری میدانوں میں ان تمام کامیابیوں کا سہرا جانثاروں کے ثبات قدم اور لوگوں کے سر جاتا ہے اور پھر دوبارہ ہمسایہ ممالک کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ سیاسی اور لشکری میدانوں میں اپنی روز افزوں کامیابیوں اور لاکھوں لوگوں کے فوجی تربیت یافتہ اور ٹرینڈ ہونے کے باوجود کبھی بھی دوسروں کی زمین پر قبضے اور لشکر کسی کے درپے نہ ہوئے، بلکہ ہمیشہ یہی خواہش رہی کہ اسلامی اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ دوستانہ روابط رکھیں۔ عرب اور اسلامی ممالک بالخصوص خلیج فارس

کے ممالک یہ جان لیں کہ صدام جیسی باطل طاقت اور جنگ پسند کے ہوتے ہوئے ان کے علاقہ میں امن وسکون قائم نہیں ہوسکتا اور جب تک اسلامی ملک میں یہ گندہ مادہ رہے گا، علاقہ اور ہمسایہ ممالک بدامنی اور تلخ واقعات کی آتش میں جلتے رہیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۳۲)

اسلامی مفادات کی مخالفت نہ کریں

ہم علاقہ و ہمسایہ کی حکومتوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اسلام اور بشریت کے دشمنوں کی حمایت سے باز آجائیں اور اس سے زیادہ اپنے، اپنے وطن اور دنیا کے مظلوموں کے مفادات سے کھلواڑ نہ کریں۔ اسلامی جمہوریہ کی حمایت اور تعاون کے ساتھ فتنہ گروں اور امن عالم کو خطرہ میں ڈالنے والوں کو منہ توڑ جواب دیں اور وہ یہ جان لیں کہ یہ مردہ گروہ[1] زندہ نہیں ہوگا ﴿وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾۔[2]

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۹۹)

باہمی تعلقات کا احترام

ہمارا ملک ہمیشہ کی طرح اچھا ہمسایہ بننے اور دوسروں سے روابط کا معتقد رہا ہے اور اس کو محترم مانتا رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۲۱، ص۲۲۶)

۱۔ اس سے مراد، عراق کی بعث پارٹی ہے۔

۲۔ ''نیک انجام (صرف) متقین کیلئے ہے'' سورۂ اعراف/۱۲۸۔

اسلامی حکومتیں اور اسرائیل کا مسئلہ

حکومتوں کا اسرائیل سے اتحاد

میں اسلامی حکومتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ نہر کے بارے میں کیوں جھگڑ رہے ہیں؟ فلسطین غصب کرلیا گیا ہے، یہودیوں کو فلسطین سے باہر نکالو۔ اے لوگو! تمہیں کیا ہوگیا ہے! آخر کیوں ایک دوسرے کے پیچھے پڑے ہو! (دیکھو!) فلسطین پر قبضہ کرلیا گیا ہے اور تم نہر کے بارے میں لڑ رہے ہو! تم نے نہر پر جھگڑا لیا تو فلسطین پر اسرائیلی حکومت قائم ہوگئی، کیا یہی حکومت ہے؟ اس حکومت نے تو بے چارے عربوں کو گھر سے باہر کردیا اور اب دس لاکھ یا اس سے بھی زائد بھوکے اور بے گھر بیابانوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ واقعی وہ پریشان ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ کیا اسلامی حکومتوں کو اس سلسلہ میں اعتراض نہیں کرنا چاہیے؟ کیا انہیں کچھ نہیں بولنا چاہیے؟ ایسی حکومت کہ جس نے دس لاکھ یا اس سے بھی زائد مسلمانوں کو بے گھر کردیا ہو، دربدر کردیا ہو اس سے آپ ہاتھ ملا رہے ہیں، اتحاد رہے ہیں؟ اگر آپ نے ان سے اتحاد نہیں کیا تو اس کا اظہار اخباروں کے ذریعہ کریں۔ اگر آپ کا ان سے اتحاد نہیں تو جو میں کہہ رہا ہوں اسے کسی پریس میں چھپنے اور شائع ہونے دیں اور اگر ایسا نہیں کرنے دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اسرائیل کے اتحادی ہیں۔

اسرائیلی پٹھوؤں کو دیکھ رہے ہو کہ وہ اس ملک میں کیا کارروائیاں کر رہے ہیں؟ کیا ہو رہا ہے؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱، ص ۳۸۷)

سامراجی طاقتوں کی جانب سے اسرائیل کی حمایت

مغرب و مشرق کی استعماری حکومتوں کی ملی بھگت اور اتحاد سے اسرائیل نے وجود پایا اور اس کے بنانے کا ہدف اسلامی ملل و اقوام کو کچلنا اور تباہ و برباد کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمام تمام ستمگر اور ظالم لوگ اس کی حمایت کرر ہے ہیں۔ انگلینڈ اور امریکہ اسرائیل کو تباہ کن اسلحہ فراہم کر کے اور سیاسی ولشکری طاقت کو تقویت دے کر اسے برابر عربوں، مسلمانوں اور فلسطین پر ظلم کرنے، دوسری اسلامی زمینوں کو ہڑپنے اور غصب کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ادھر روس مسلمانوں کو ضروریات جنگ سے لیس ہونے سے منع کر کے اور اپنی سازشی سیاست وخیانت اور مکاری کے ذریعہ اسرائیل کے وجود کو ہر اعتبار سے مستحکم بنا رہا ہے۔ اگر اسلامی حکومتیں اور مسلمان قومیں مشرق و مغرب کے جھوٹے وعدوں پر بھروسہ کرنے کے بجائے اسلام پر اعتماد کرتیں اور قرآن کریم کی نجات بخش ونورانی تعلیمات کو اپنا نصب العین قرار دیتیں اور اس پر گامزن ہوتیں تو آج وہ صیہونیزم کے ظلم واستبداد، امریکہ کی دھمکیوں اور روس کی مکارانہ چال کا شکار نہ ہوتیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۴۳۷)

اسلامی ممالک میں بیگانوں اور اجنبیوں کا نفوذ

اس وقت مصیبتوں کے اعتبار سے فلسطین پہلے نمبر ہے۔ قدرتی اور قیمتی ذخائر اور ستر کروڑ آبادی رکھنے کے باوجود اسلامی ممالک کے حکمرانوں کے باہمی اختلاف اور بعض مسلمان حکمرانوں کے بڑی طاقتوں کے سامنے سرتسلیم خم ہو جانے کی وجہ سے اسلامی ممالک پر سے سامراج اور صیہونزم کا قبضہ ختم اور ان کے پٹھوؤں کا اثر ورسوخ ختم نہیں کیا جا سکا ہے۔ بعض عرب حکومتوں کی خواہشات نفسانی اور خود غرضی ہے جس کی وجہ سے وہ عربوں کی ایک ارب آبادی فلسطین کو اسرائیل کے چنگل سے آزاد نہیں کرا سکے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۴۶۱)

اسلامی ممالک کے حکمراں اور فلسطین کا مسئلہ

کیا موجودہ صورتحال میں مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کی خدا، عقل وضمیر کے مقابل کوئی ذمہ داری نہیں؟ فلسطین کے جانثار وفداکار نوآبادیاتی ممالک میں استعمار کے پٹھوؤں کے ہاتھوں ظلم وستم کا شکار ہوتے رہیں اور یہ سب خاموش بیٹھے رہیں یا اس گھناؤنے مقصد کو ہوا دیتے رہیں؟ کیا عرب حکومتیں اور ان ممالک کے باشندے یہ نہیں جانتے کہ اس گروہ کے شکست کھانے سے کوئی عرب ملک اس خبیث وغاصب کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکے گا؟

اس وقت تمام مسلمانوں، اسلامی حکومتوں خاص طور سے عرب حکومتوں پر اپنی خودمختاری کی حفاظت کیلئے لازم ہے کہ اس مجاہد گروہ کی حفاظت اور ان کی مدد کریں۔ انہیں اسلحہ اور ضروری اشیاء کا فراہمی سے لحہ دریغ نہ کریں اسی طرح مجاہدین کی ذمہ داری ہے کہ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اور قرآن کریم سے متمسک ہوکر اس مقدس راہ میں کسی بھی کوشش سے دریغ نہ کریں اور بعض لوگوں کی کاہلی، غفلت اور سستی ان کی کاہلی اور کمزوری کا سبب نہ بنے اور ان پر تاکید کے ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ جہاں کہیں بھی ہیں وہاں کے باشندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں اور اپنے ایمانی اخوت کے فرائض پر عمل کریں۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۴۶۱)

اسلامی حکومتوں کا مرعوب ہو جانا

جیسا کہ میں نے بارہا اس خطرے سے آگاہ کیا ہے کہ اگر ملت اسلام بیدار نہ ہوئی اور اپنی ذمہ داریوں سے باخبر نہ ہوئی، اگر علمائے کرام نے اپنی ذمہ داری محسوس نہ کی اور اٹھ کھڑے نہ ہوئے، اگر حقیقی اسلام جو بیگانوں اور اجنبیوں کے مقابلہ میں وحدت کا سبب اور مسلمانوں کے تمام فرقوں میں جوش وحرکت کا باعث، اسلامی ممالک اور مسلمان ملتوں کی خودمختاری وسیادت کا ضامن ہے، اجنبیوں اور بیگانوں کے ہاتھوں اسی طرح استعمار کے سیاہ پردہ کے پیچھے پوشیدہ رہا گیا اور

مسلمانوں کے درمیان اختلاف آگ بھڑکتی رہی تو اسلامی معاشرہ کو ذلت آمیز اور سیاہ ترین ایام کا سامنا کرنا پڑے گا اور احکام قرآن و اساس اسلام کو تباہ و برباد کرنے والا خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ قرآن مجید اور اسلام کے نجات بخش احکام پر دشمنان اسلام اور عالمی دہشت گردوں کے کھلم کھلا اور مخفی طور پر حملے ہر طرف سے شدت کے ساتھ ہو رہے ہیں اور بہت سے اسلامی ممالک ہمت ہار جانے یا ان کے دباؤ کی بنیاد پر ان کے خیانت پر مبنی اور ناجائز ارادوں کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں چاہے ان کا شماران ممالک میں ہو جو اسلام کا دم بھرتے ہیں اور اسلام کے نام پر کانفرنس بلاتے ہیں اور چاہے ان لوگوں میں جو اسلامی ممالک میں مذہب کا انکار کرتے ہوئے اسلام کو قبول نہیں کرتے۔ بہر حال سب کے سب ایک ہی راہ کے مسافر ہیں چاہے جان بوجھ کر ایسی غلطی کر رہے ہوں یا ناواقفیت کی بنیاد پر اور وہ راستہ ان دشمنان اسلام کے استعماری اور ناجائز مقاصد کا حصول ہے جن کی خواہش یہ ہے کہ اسلامی معاشرہ کی یہ بدحالی اور نخوت آمیز حالت اسی طرح باقی رہے۔ ملت اسلام کی سرزمینوں اور جان و مال پر اس طرح اسرائیل قابض رہے۔ دنیائے اسلام پر استعماری طاقتوں کا قبضہ ہمیشہ رہے، اسلامی ممالک میں صیہونیزم کا تباہ کن اور توسیع پسند پروگرام جاری و ساری ہو سکے اور ملت اسلام اور اسلامی ممالک کی حکومتیں ہمیشہ ذلیل و خوار اور عالمی ظالموں اور غاصبوں کے ہاتھوں اسیر ہو کر ہمیشہ ان غاصبوں کی محتاج بن کر رہیں اور خود مختاری و آزادی، آسائش اور امن و سکون سے محروم رہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۴۸۸)

سازش کرنے والی حکومتوں سے تعلقات توڑ دینا اور ان پر دباؤ ڈالنا

اب جبکہ اسرائیل کی غاصب حکومت عرب سرزمینوں پر ظلم و ستم اور فتنہ و فساد کو مزید بڑھاوا دینے کیلئے اور صاحبان حق کے مقابلے میں قبضے کی پالیسی کے تسلسل کا محکم ارادہ کر چکی ہے اور آتش جنگ کو متعدد بار ہوا دے چکی ہے۔ ہمارے مسلمان بھائیوں نے اس عنصر فساد کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور فلسطین کی آزادی کیلئے ہتھیلیوں پر اپنی جان لے کر میدان جنگ اور میدان شرف قدم رکھ دیا ہے ایسی

حالت میں اسلامی ممالک کی تمام حکومتوں خاص طور سے عرب حکومتوں کی ذمہ داری ہے کہ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اس کی لازوال قدرت پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی تمام قوتوں اور طاقتوں کو یکجا کر کے ان فدا کار جوانوں کی مدد کیلئے آگے آئیں جو محاذ پر ملت اسلام سے امید لگائے ہوئے ہیں۔ آزادی فلسطین اور اسلامی عظمت و شرف کو زندہ رکھنے کیلئے اس مقدس جہاد میں شرکت کریں۔ تباہی و بربادی اور ذلت کی انتہا پر پہنچانے والے نفاق و اختلاف کو ختم کر کے سب کی طرف برادری کا ہاتھ بڑھائیں اور اپنی طاقت کو مضبوط بنائیں۔ صیہونیزم اور اسرائیل کے محافظوں کی کھوکھلی طاقت سے خوفزدہ نہ ہوں۔ بڑی طاقتوں کے جھوٹے اور غلط وعدہ وعید سے دھوکہ نہ کھائیں۔ ایسی سستی اور خاموشی سے دوری اختیار کریں جس کا انجام شرمندگی، ذلت اور خطرناک ہے۔

اسلامی ممالک کے سربراہ اس بات کی طرف متوجہ رہیں کہ انہوں نے فساد کا جو بیج اسلامی ممالک کے قلب میں بویا ہے اس کا نقصان صرف ملت عرب تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ اس کا نقصان پورے مشرق وسطیٰ کو ہوگا۔ صیہونیزم کا پروگرام دنیائے اسلام پر غلبہ اور تسلط حاصل کرنا اور اسلامی ممالک کے بے پناہ ذخائر اور زرخیز زمینیوں کو زیادہ سے زیادہ ضائع و برباد کرنا ہے۔ جس کا منہ توڑ جواب صرف اسلامی حکومتوں کا اتحاد، ثابت قدمی اور فدا کاری ہے اور اگر کسی حکومت نے اس اہم ذمے داری کے سلسلے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کیا تو دوسری اسلامی حکومتوں کو اسے ڈرا، دھمکا کر اور تعلقات ختم کرنے کی دھمکی کے ذریعے اسے اپنے ساتھ ملانے پر مجبور کرنا چاہیے۔ وہ اسلامی حکومتیں جن کے پاس تیل ہے وہ تیل اور دوسرے وسائل کو اسرائیل اور ظالمین کے خلاف ہتھیار کے استعمال کرتے ہوئے ان حکومتوں کو تیل نہ بیچیں جو اسرائیل کی مدد کرتی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۱)

اسرائیل کا وجود اور ناجائز اقدامات

سوال: [کیا دوسرے اسلامی حکمرانوں کی طرح کیا آپ بھی ''کیمپ ڈیوڈ'' معاہدہ کے مخالف

ہیں؟]

جواب: کیمپ ڈیویڈ جیسے معاہدے اسرائیل کے مظالم کو جائز قرار دینے کی ایک سازش ہے جس کے ذریعہ حالات کو اسرائیل کے حق اور اعراب و فلسطینیوں کے نقصان میں تبدیل کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورتحال، علاقہ کے لوگوں کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج۴، ص۳۵۴)

انور سادات کی مذمت

سوال: [کیمپ ڈیویڈ] معاہدے اور بیت المقدس کے بارے میں سادات کے سمجھوتے کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟]

جواب: میں شدت کے ساتھ اس کی مذمت کرتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۱)

اسرائیل کی حمایت سے منع کرنا

اسلامی حکومتوں اور مسلمانوں پر آپس میں اتحاد فرض ہے اور فساد کی اس جڑ کو اکھاڑ پھینکنا ان کی ذمہ داری ہے اور جو لوگ ان کی حمایت اور مدد کرتے ہیں، انہیں حمایت سے روکیں۔

(صحیفہ امام، ج۷، ص۶۶)

اسرائیل کے خلاف شدید موقف

تمام اسلامی ممالک غاصب اسرائیل کے مقابلہ میں (جس کی وجہ سے اسلامی ممالک کو اکثر مسائل کا سامنا ہے) شدید موقف اپنائیں اور فلسطین و لبنان کے مقاصد کی پوری طاقت سے حمایت

اور دفاع کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۳۹۶)

اسلام پسندی کا جھوٹا دعویٰ

آج بھی (دشمن اسلام) صدام، اسلام اور عرب دوستی کا مدعی ہے، صرف وہی نہیں، بلکہ اس کے خائن بھائی (سادات اور اس کے جیسے) لوگ بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں، لیکن جب آپ ان کے اعمال و کردار کو دیکھیں گے تو ان کے اعمال اور دعویٰ کے درمیان میلوں کا فاصلہ پائیں گے۔ اسلام دوستی اور اس کی حمایت کے دعویداروں نے طائف نامی مقام پر جمع ہو کر جہاں سے اسلام پروان چڑھا یعنی سرزمین حجاز اور یہ جگہ اس کیلئے مرکز قرار پائی، نجانے کیا کیا؟ کیا انہوں نے ان معصوم بچوں کا نام بھی لیا جن کے سروں سے باپ کا سایہ چھین لیا گیا؟ کیا انہوں نے لبنان کا نام لیا؟ اور ان اسلامی ممالک کا نام لیا جو بڑی طاقتوں اور ان کے پٹھوؤں کے زیر تسلط ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۳۶)

لڑائی میں ایران کے ساتھ ہم آہنگی

کیا یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کیلئے باعث شرم نہیں کہ وہ اتنے معنوی و مادی اور انسانی ذخائر کے ہوتے ہوئے اور ایسے ترقی یافتہ مکتب اور الٰہی حمایت حاصل ہونے کے باوجود زمانہ کے ظالم قدرتمندوں اور زمینی و دریائی چوروں کے زیر تسلط ہیں؟ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ خواہشات نفسانی کو دور کر کے ایک دوسرے کی طرف مودت و اخوت کا ہاتھ بڑھائیں اور انسانیت کے دشمنوں کو شکست دے اور ان کے ظلم و ستم سے بھرپور ننگ و عار زندگی کا خاتمہ کر دیں؟ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ فلسطین کے غیرتمند اور مجاہد عوام اسرائیل سے جنگ کے کھوکھلے اور سیاسی دعویداروں کی شدت کے ساتھ مذمت کرتے ہوئے اسلام و مسلمین کے دشمن اسرائیل کے سینے کو چیر ڈالیں؟ خداوند عظیم نے جو

لوگوں کو خدا کی رسی مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے اور تفرقہ وجدائی سے منع کیا ہے، اس خدا کے مقابل مسلمانوں کے پاس کیا جواب ہے؟ کیا انہیں اپنی یہ ذمہ داری نہیں معلوم کہ جس ایرانی حکومت اور عوام نے جہاد کر کے پرچم کفر کو سرنگوں اور اسلام کے باعظمت پرچم کو بلند کیا ہے اس کی حمایت کریں؟ کیا درباری مولوی مملکت ایران کے اسلامی انقلاب کی مخالفت کو امریکہ اور اسرائیل کی مخالفت سے زیادہ ضروری سمجھتے ہیں؟ میں مغرب اور مشرق میں رہنے والے اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ مل کر خدا کی مدد سے اسلامی ممالک اور کمزور لوگوں کے ممالک سے ظالموں کے شر کو ختم اور ان کے ہڑپنے وقبضہ جمانے کے منصوبے کو ناکام بنا دیں اور اس اہم ذمے داری کے سلسلے میں پروردگار کے فرمان پر لبیک کہیں۔ حاجیوں سے التماس ہے کہ وہ اسلام کی کامیابی کیلئے مقدس مقامات پر دعا کریں اور ایرانی عوام کے پیغام اور اس مظلوم ملت کی ندائے ''یا للمسلمین'' کو اپنے ممالک تک پہنچائیں۔ خداوند عالم کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا ہے کہ ہم سب کو اسلامی ذمہ داریوں سے باخبر ہونے اور اتحاد کی توفیق عنایت فرمائے۔

(صحیفہ امام، ج۱۵،ص۱۷۲)

ایران کی مخالفت اور اسرائیل کے ساتھ تعاون

آپسی اتحاد اور اسلامی ممالک سے فساد کی اس جڑ کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کے بجائے ایک ساتھ بیٹھ کر الٹی سیدھی باتیں کرتے ہو یا ان کے فائدے کی باتیں کرتے ہو۔ بعض ممالک کی ساری پریشانی یہ ہے کہ ایران میں اسلامی قوانین نافذ کرنا چاہتے ہیں! ایرانی تو شروع سے ہی یہ فریاد کر رہے ہیں کہ ہم فلسطین اور بیت المقدس کو آزاد کرا کے ہی دم لیں گے اسی لیے اس سلسلہ میں ہر دن ایک ترانہ تیار کرتے ہیں اور ہر دن اسرائیل سے تعلقات منقطع کرنے کے حوالہ سے کوئی نہ کوئی قدم اٹھاتے ہیں۔ آخر کس بنیاد پر آپ لوگ اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی توہین کو برداشت کر رہے ہیں! اس طرح آپ کی توہین کرتا ہے۔ اس طرح سے وہ آپ کی حیثیت وآبرو کو پامال کر رہا ہے، ہر جگہ پر قبضہ

جمانا چاہتا ہے اور کھلم کھلا کہتا ہے کہ مجھے کسی کا ڈر نہیں! ایسے فساد کی اس جڑ کو آپ سب کو مل کر اکھاڑ پھینکنا چاہیے اور اگر اسے ہمیشہ کیلئے ختم نہ کیا تو یہ ایک ایسا کینسر ہے جو دوسری جگہوں میں بھی سرایت کر جائے گا صرف تھوڑی تباہی پر اکتفا نہیں کرے گا۔ ان کا تو یہ ماننا ہے کہ اسرائیل ہر قوم سے بالاتر ہے، دریائے فرات سے دریائے نیل تک (سارا علاقہ) اس کا ہے! لہذا سب اسرائیل کے حوالہ کر دینا چاہیے اور آپ لوگوں کا حال یہ ہے کہ ایک معمولی و مختصر چیز کو لے کر آپس میں اختلاف کئے بیٹھے ہو اور ساری ہمت و طاقت اس بات پر لگا رکھی ہے کہ کہیں ایران کوئی بات نہ کہہ دے! جبکہ ایران کے ہر محکمے کا کہنا ہے کہ ہم دوسری حکومتیں اور ملتیں ہمارا مطمح نظر نہیں ہیں سوائے اس کے کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم سب متحد ہو جائیں اور فساد کو علاقہ سے دور کر دیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۵، ص ۵۱۸)

اسلامی ممالک اور شرمناک خاموشی

بیت المقدس کا مسئلہ نہ تو کوئی ذاتی مسئلہ ہے اور نہ ہی کسی ایک ملک اور نہ ہی عصر حاضر کے مسلمانوں سے مختص مسئلہ ہے، بلکہ گزشتہ، موجودہ اور آئندہ کے زمانوں مومنین اور کائنات کے توحید پرست لوگوں کیلئے ایک ایسا حادثہ ہے جو مسجد الاقصیٰ کی بنیاد رکھے جانے کے وقت سے شروع ہوا ہے اور نظام عالم میں جب تک یہ سیارہ گردش میں ہے اس وقت تک باقی رہے گا۔ عصر حاضر میں موجود مسلمانوں کیلئے کتنے دکھ کی بات ہے کہ اتنے مادی اور معنوی وسائل کے ہوتے ہوئے ان ہی کے سامنے خداوند متعال اور عظیم الشان انبیاء علیہم السلام کی شان میں اس طرح گستاخی کی جائے وہ بھی چند عدد اوباش اور سرپھرے ظالمین کے ہاتھوں! اور اسلامی ممالک کیلئے کتنے شرم کی بات ہے کہ دنیا کی بڑی طاقتوں کی شہ رگ کو اپنے ہاتھ میں رکھنے کے باوجود ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور امریکہ جیسے تاریخ کے بڑے ظالم و جابر کی جانب سے ایک باطل و فاجر و غیر اہم عنصر (اسرائیل) کو ان کے مقابل اہمیت دیئے جانے کا تماشا دیکھیں اور کچھ لوگ ان کے قبلہ اول اور مقدس عبادت گاہ کو غصب

کر کے بڑی بے حیائی کے ساتھ ان کے مقابلہ میں قدرت نمائی کریں۔ تاریخ کے اتنے بڑے المناک واقعے پر ان لوگوں کی خاموشی کتنی شرمناک ہے! کتنا اچھا ہوتا اگر اسی وقت سے مسجد الاقصیٰ کے مائیک سے یہ اعلان عام کیا جاتا جس وقت اسرائیل نے یہ عظیم ظلم انجام دیا تھا، اب جبکہ انقلابی مسلمانوں اور فلسطین کے بہادروں نے بلند ہمتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے الٰہی آواز رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج گاہ سے بلند کی ہے اور مسلمانوں کو قیام و وحدت کی دعوت دی ہے اور جہان کفر کے مقابلہ میں انقلاب برپا کیا ہے تو پھر اس اسلامی کام میں انسان کو بیدار کرنے والے وجدان اور خدا کی بارگاہ میں کس عذر و بہانہ کا سہارا لے کر خاموش رہا جا سکتا ہے؟ اب جبکہ قدس کی دیواریں فلسطین کے جوانوں کے خون سے رنگین ہیں اور انہیں ان کے جائز حق کے مطالبہ پر گولیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے، کیا غیرتمند مسلمان کیلئے عار و ذلت کی بات نہیں اگر وہ ان کی مظلومانہ فریاد کا جواب نہ دیں اور ان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار نہ کریں؟ کیونکہ عین ممکن ہے کہ ان کی ہمدردی کی آواز حکومتوں کو بیدار کرے تاکہ وہ اپنی عظیم اسلامی طاقت استعمال کر کے تاریخ کے اس بڑے ظالم و جابر امریکہ کو کہ جو سات سمندر پار سے ظالموں کی پشت پناہی کے ساتھ اسرائیل پلید کی حمایت کر رہا ہے کو شکست دے دیں اور خود کو اور دنیا کے مظلوم عوام کو نجات دلائیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۱۹۰)

لبنان کا مسئلہ، اسلام کیلئے سانحہ

آج اسلام کا مسئلہ یہ ہے کہ جن کانوں کو مسلمانوں کی مشکلات اور مسائل کو سننا چاہیے تھا وہ بہرے ہو گئے ہیں اور جن زبانوں کو مسلمانوں کے مفادات کیلئے بولنا چاہیے وہ گونگی ہو گئی ہیں۔ جن آنکھوں کو مسلمانوں پر دن رات پڑنے والی مصیبتوں کو دیکھنا چاہیے وہ اندھی ہو گئی ہیں۔ اب ایسے گونگوں، بہروں اور اندھوں سے کیا کہیں؟ کیا یہ ہمسایہ حکومتیں لبنان کے مسئلہ کو ایک المیہ نہیں سمجھتیں؟ اسلام کیلئے ایک سانحہ نہیں مانتیں؟ دنیا کے مسلمانوں کیلئے المناک واقعہ نہیں جانتیں؟ لبنان پر

اسرائیل کا حملہ اور بے پناہ قتل و غارت کیا المیہ نہیں ہے؟ اسلام کیلئے سانحہ نہیں ہے؟ مسلمانوں کے حق میں ظلم و ستم نہیں ہے؟ کیا یہ بات ان کے کانوں تک نہیں پہنچتی ہے کہ یہ کام امریکہ کے اشارہ پر ہوا ہے؟ اگر بہرے نہیں ہیں تو پھر لبنان میں ہمارے مظلوم بھائیوں کی یہ فریاد اور نالہ کیوں نہیں سنتے؟ اگر اندھے نہیں ہیں تو پھر اس لبنان اور ایران کے محاذوں پر جوانوں، شہروں اور گلیوں میں خواتین، بچوں اور کمزور مردوں کی گرتی لاشوں کو کیوں نہیں دیکھتے ہیں؟ اگر دیکھ رہے ہیں اور اسے ظلم و ستم مانتے ہیں تو پھر کچھ بولتے کیوں نہیں؟ اگر انہیں آبروئے اسلام سے لگاؤ ہے قرآن مجید سے انس ہے حرمین شریفین سے دلچسپی اور لگاؤ ہے تو جب آج دینی معالم کو پائمال کیا جارہا ہے اور برابر اسلام و قرآن اور حرمین شریفین کو برا بھلا کہا جارہا ہے تو وہ لوگ کیوں کچھ نہیں بولتے؟ کیوں پھر بھی ان کی حمایت اور مدد کرتے ہیں؟ آخر انہیں کیا ہو گیا ہے ان ہی لوگوں کی موجودگی میں یہ مصیبتیں نازل کی جارہی ہیں ان کے سامنے مظالم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں پھر بھی نہ صرف یہ کہ خاموشی اختیار کئے ہیں، بلکہ ان کی حمایت بھی کررہے ہیں دوبارہ کیمپ ڈیویڈ معاہدہ کی حمایت کرنا چاہتے ہیں دوبارہ فہد کے پروگرام اور ارادوں کی حمایت کرنا چاہتے ہیں پھر اسرائیل کو تسلیم کرنا چاہتے ہیں؟ آخر ان مظالم کو ہم کس سے بیان کریں؟ کیا ان حکومتوں سے بیان کریں جو اپنے کان، اپنی آنکھ کو بند کر کے بغیر سوچے سمجھے امریکہ کے سامنے سر تسلیم خم ہو گئی ہیں؟ (یا) ان مظلوم عوام سے کہیں جو ان حکومتوں کے ظلم و ستم کا شکار ہو کر اپنی جان سے ہاتھ دھو رہے ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۲۴)

اسرائیل کے خلاف اسلامی حکومتوں کا اتحاد

امید ہے کہ علاقے کے ممالک کہ جن کی ہر چیز اسلامی ملک لبنان پر اسرائیل کے حملے اور اس کی حالیہ کشت و خون کے باعث خطرے میں پڑ گئی ہے بے اعتنائی کا مظاہرہ نہیں کریں گے؟ مسلمان اقوام یہ جان لیں کہ بعض ہمسایہ حکومتوں کی ذلت آمیز خاموشی اور اسرائیل و امریکہ کے سامنے ان

بے چون و چرا سر تسلیم خم ہو جانے کی وجہ سے آج عالمی لٹیرے اور ان کے پٹھو لبنان کو نگل رہے ہیں اور مستقبل قریب میں وہ دوسرے اسلامی ممالک کو نگل جائیں گے۔ اگر آج ہمسایہ حکومتیں تیل اور آتشیں ہتھیاروں کے ساتھ ان ظالموں کے مقابلے میں استقامت کا ثبوت دیں تو بہت جلد اسرائیل کا مسئلہ پھر اس کے بعد امریکہ پھر ہر غاصب طاقت کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ہم کو اس بات کا گہرا دکھ ہے اور ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں کہ بعض اسلامی ممالک نے امریکہ جیسے ایک نمبر کے ظالم اور سازشی کے سامنے دست سوال دراز کیا ہے اور انسان کو پھاڑ کھانے والے بھیڑئے سے اپنی نجات چاہتے ہیں۔ ہم پہلے کی طرح ایک بار پھر اسلامی ممالک خاص طور سے ہمسایہ حکومتوں سے مطالبہ کرتے ہیں اور دوٹوک الفاظ میں ان سے کہتے ہیں کہ اسلامی اقوام کی جان، مال، ناموس اور عزت کی حفاظت کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ فلسطینیوں، حکومت شام اور ہمارے ساتھ مل جائیں اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام و عرب کی عزت و شرف کا دفاع کریں اور ان کو اپنے زرخیز ممالک سے ہمیشہ کیلئے نکال باہر کریں۔ موقع نہ گنوائیں ورنہ کل دیر ہو جائے گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۶۳)

اسرائیل کا خطرہ

اس وقت اسرائیل تمام اسلامی ممالک کو خبردار کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ ہمارے خلاف کوئی اقدام نہ کرنا! کیا یہ افسوس ناک نہیں؟ وہ حکمران انسان نہیں ہیں جن کے مقابلے میں اسرائیل سر اٹھا کے کہتا ہے کہ: ''حماقت نہ کرنا!'' بیروت پر قبضہ جمانے کے بعد اسرائیل نے کیا کچھ ظلم نہیں کیا؟ تنظیم آزادی فلسطین (PLO) کو بھی برباد کر دیا۔ تمام افراد کو پراکندہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد بھی آپ لوگ چپ رہے، ان مظالم کا مقابلہ نہیں کیا، صرف اکٹھا جمع ہو کر ایک لفظ بولے، وہ بھی اسرائیل کی حمایت میں اب تمہاری نوبت آنے والی ہے۔ اسرائیل تمہارے در پے بھی ہوگا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۴۳۲)

اسلامی حکومتوں کی بے اعتنائی

کتنے دکھ کی بات ہے کہ مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کے پڑوس میں غاصب اسرائیل اس طرح لبنان کے مظلوم لوگوں، بیروت کے رہنے والے بھائیوں اور بہنوں کے خلاف گستاخانہ اور فاتحانہ انداز میں جارحیت کرے اور اسلامی حکومتیں دفاع کیلئے اٹھ کھڑے ہونے کے بجائے جو کہ ایک الٰہی اور انسانی فریضہ ہے، اس قدر رکچلدار رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں، بلکہ اسرائیل اور امریکہ کے ناپاک مقاصد کیلئے سرگرم عمل ہیں اور اسرائیل جیسے ظالم کے بجائے ایران اور اس میں نافذ اسلام پر حملہ اور بھرپور حملہ کر رہی ہیں۔ اگر آج خاموشی، بلکہ اس ظالم اور اپنے آقاؤں کے ناپاک مقاصد کی تکمیل میں مدد دینے کیلئے بہانے گھڑ بھی لیں تو کیا تاریخ کو بھی بدل ڈالیں گے؟!۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۵۱۴)

اسرائیل، علاقائی حکومتوں کی جائے پناہ

خداوند متعال ان ملتوں کو ان مسائل کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور اسلامی ممالک کی حکومتوں کو خواب غفلت سے بیدار کرے۔ یہ لوگ اس گمان پر اسرائیل کی حمایت اور مدد کرتے ہیں کہ وہ ان کا پشت پناہ ہے۔ اسرائیل جس کی بنیاد ہی اس پر رکھی گئی ہے کہ وہ عرب ممالک کو اپنے قبضہ میں لے لے اس کے بارے میں پشت پناہی کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح امریکہ کو بھی اپنا پشت پناہ سمجھ بیٹھے ہیں جبکہ امریکہ آپ کا تیل حاصل کرنا چاہتا ہے، امریکہ آپ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے، وہ چاہتا ہے آپ اس کیلئے منڈی بنے رہیں۔ اسی طرح روس بھی ہے۔ ان سب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ سب آپ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ ذخائر جو خدا نے آپ کو عطا کئے ہیں ان سے استفادہ کریں اور آپ ان کیلئے صرف قلی بنے رہیں ورنہ جب آپ کسی مشکل میں گرفتار ہوں گے تو ان میں سے کوئی بھی آپ کی مدد کیلئے نہ آئے گا، بلکہ اس وقت یہ کہیں گے: ہم تو انہیں پہچانتے بھی نہیں۔ جو لوگ خودغرض اور دنیا پرست ہوتے ہیں ان کا فائدہ جب تک کسی سے وابستہ ہوتا ہے اس

وقت تک وہ اس کے ہمراہ رہتے ہیں، اس کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہوتے ہیں لیکن جس دن انہیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب اس سے کوئی فائدہ نہیں مل سکتا تو چاہے دوست بھی ہو اسے دھتکار دیتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۱۲۶)

اسرائیل کی سازش اور عرب ممالک کے سربراہوں کی خاموشی

امریکہ کے نئے مہرے اسحاق شامیر نے امریکہ کے دوسرے مہرے بگین کی جگہ وزارت عظمیٰ کے عہدے کیلئے نامزد ہوتے ہی سب سے پہلے اسرائیل کی سازش کو فاش کیا اور کہا: "تنظیم آزادی فلسطین (PLO) کو نابود ہو جانا چاہیئے"۔ اس کے بعد صراحت سے کہا کہ میں ایک بڑے اسرائیل کا حامی رہوں گا! کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہے کہ عرب ممالک کے حکمراں اس مصیبت کے مقابلہ میں یا تو چپ بیٹھے ہوئے ہیں اور اس ناپاک سازش کی کامیابی کا راستہ کھلا رکھے ہوئے ہیں یا امریکہ کی خوشامد کیلئے یا اپنے عارضی اقتدار کی خاطر اسرائیل کے حامی ہو گئے ہیں؟ میں نے اسلامی فریضہ کو ادا کرتے ہوئے علاقہ کے مظلوم اور محروم لوگوں کے دل کی آواز کو جب بھی موقع رہا دنیا والوں خاص طور سے اسلامی ممالک کی حکومتوں تک پہنچایا ہے۔ اس کے بعد بھی اگر خدا نے موقع دیا تو انشاء اللہ پہنچاتا رہوں گا۔ شاید (ایک وقت ایسا آئے کہ) ان ممالک کی ان حکومتوں پر اثر ہو جن میں سے بعض عیاشی میں مصروف ہیں اور بعض اپنے ہی بھائیوں کے ساتھ جنگ وجدال میں الجھی ہوئی ہیں اور بعض امریکہ کے ڈر سے مرعوب ہوگئی ہیں اور پھر یہ خواب غفلت ایک اسلامی وانسانی بیداری میں تبدیل ہو جائے اور وہ اپنی غیر ذمہ دارانہ صورتحال کا خاتمہ کر کے ایران کی طرح بڑی طاقتوں کے چہرہ پر زبردست طمانچہ لگائیں۔ اس وقت ہمارے لبنانی مسلمان بھائی اسرائیل اور لبنانی کی ظالم حکومت اور اس سے بدتر امریکہ جیسے ظالم کے ظلم کا شکار ہیں اور ہر روز ان کا ایک گروہ شہید یا بے گھر ہو رہا ہے۔ جبکہ علاقہ کی اکثر حکومتیں اسرائیل کی سازش کو کامیاب بنانے یا لبنان حکومت کی حمایت کرنے

میں مصروف ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۴۵)

فلسطین کی کامیابی اور پٹھو حکمرانوں کی خاموشی

آج تمام طاقتوں اور بڑی طاقتوں نے متحد ہو کر یہ طے کرلیا ہے کہ فلسطین کے مسلمانوں کو اپنے اہداف حاصل نہیں کرنے دیں گے اور جو لوگ فلسطینیوں کے ساتھ ہمدردی کا دعویٰ کرتے ہیں ان کی چاہتوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فلسطینی مسلمان اسرائیلیوں پر غالب آجائیں، بلکہ افسوس کہ سازش اور سکوت کے ساتھ وہ بھی دوسروں کے ساتھ اس بات میں شریک ہو گئے ہیں کہ فلسطینی مسلمانوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے، کیونکہ ان کی کامیابی اسلام کی کامیابی ہے دشمن کو بھی اس بات کا ڈر ہے کہ جس طرح ایران میں اسلام کامیاب ہو گیا اور ان کی بساط الٹ گئی ان کے مفادات بھی ختم ہو گئے اسی طرح اگر لبنان اور فلسطین میں اسلام کامیاب ہو گیا تو وہاں بھی ان کی بساط لپیٹ دی جائے گی۔ اسی لیے تمام شیاطین اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ اسلام کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم سب اپنی تمام تر قوتوں کا استعمال کر کے راہ خدا میں جہاد کریں، چونکہ مسلمانوں کی ناموس اور مسلمانوں کی مملکت اور تمام مسلمانوں کی حیثیت و آبرو کا دفاع ضروری ہے ہمیں الٰہی مقاصد اور مسلمانوں کے دفاع کیلئے تیار رہنا چاہیے اور جب تک فلسطین و لبنان کے حقیقی فرزند یعنی حزب اللہ اور غصب شدہ سرزمین و لبنان کے انقلابی مسلمان اپنے خون و جان کی قربانی دیتے ہوئے مسلمانوں سے مدد کے طالب ہیں۔ ہم اپنی تمام معنوی اور مادی قوتوں کا استعمال کر کے اسرائیل اور ظالموں کے مقابلے میں ڈٹے رہیں اور ان کی تمام سفاکیوں اور مظالم کے مقابلہ میں استقامت و پامردی کا ثبوت دیتے ہوئے ان کی مدد کیلئے تیزی سے آگے بڑھیں اور سازش رچنے والوں کا پتہ لگا کر لوگوں کو ان سے آگاہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۴۸۵)

اسلامی انقلاب اور اسرائیل کا مسئلہ

فلسطین کی آزادی تک صیہونیزم کا مقابلہ

سوال:[اس وقت جبکہ ایرانی مسلمانوں کے تمام اہم امور میں صیہونیزم اثر ورسوخ حاصل کر چکا ہے تو ایسے حالات میں سرزمین ایران پر اسرائیل کے اثر ورسوخ کے خاتمے کیلئے آپ کی نظر میں بنیادی طور پر ایرانی مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے تاکہ ہمارے ایرانی بھائی اسے انجام دے کر فلسطینی جوانوں کے ساتھ قدم ملا کے چل سکیں؟

جواب:﴿بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ بنیادی راہ یہ ہے کہ ایرانی مسلمان، ایران میں موجود صیہونیزم اور سامراجی پٹھوؤں سے لین دین بند کردیں اور مادی وروحی اعتبار سے ان پر دباؤ ڈالیں اور ان کے تمام اہم راستوں کو بند کردیں الغرض، ان کے خلاف اقتصادی ومعاشی جنگ چھیڑ دیں، دوسرے میدانوں میں بھی ان کا مقابلہ کریں تا کہ وہ اپنے روابط کو ایران اور اس کے مسلمان عوام سے توڑ دینے پر مجبور ہو جائیں ایرانی عوام اپنے تمام مادی اور معنوی امکانات ووسائل فلسطینی مجاہدوں کو دے سکیں۔

موجودہ افسوس ناک حالات میں تمام مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ غصب شدہ زمینوں کو آزاد کرانے اور غاصبین سے انتقام وبدلہ لینے کیلئے اپنی تمام قوت وطاقت کو بروئے کار لائیں ﴿وَاللهُ وَلِيُّ التَّوفِيق﴾۔اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا کے دور ترین علاقوں میں بسنے والے ہر مسلمان کی

ان مسائل کے حوالے سے ذمہ داری ہے جن میں اس وقت کے فلسطینی مسلمان مبتلا ہیں۔ مسلمان ایک متحد طاقت وقدرت کا نام ہے اسی لیے تمام لوگ عام فرائض وذمہ داریوں میں برابر ہیں۔ تفرقہ اور قوم ونسل پرستی کا کوئی تصور نہیں، اسلامی اقوام میں تقوئ اور پرہیزگاری کے سوا کوئی چیز باعث امتیاز نہیں ہے۔ تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا خدا کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو ﴿حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل﴾۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۲۰۱)

اسرائیل، اسلام کا سخت دشمن

اسلام اور انسانیت کے سخت دشمن صیہونیزم کے چنگل سے فلسطین کی زمین کو آزادی دلانے کیلئے آپ سب مل کر کوئی راہ نکالیں، اسی کے ساتھ ان فداکار جوانوں کی حمایت اور نصرت سے بھی غافل نہ ہوں جو فلسطین کو آزادی دلانے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۳۲۲)

اسرائیل، غاصب ہے

سوال: [فلسطینیوں کی تحریک اور خاص طور سے بیت المقدس کے بارے میں آیت اللہ کا کیا خیال ہے؟ تنظیم آزادی فلسطین (PLO) اور آپ کے درمیان کیسے تعلقات پائے جاتے ہیں؟]

جواب: ہم بہت سالوں سے اسرائیل اور اس کے غاصب ہونے کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہمیشہ یہی رہی ہے کہ اپنے فلسطینی بھائیوں کے شانہ بہ شانہ دشمن سے مقابلہ کریں اور جب بھی موقع ہاتھ آیا تو جس طرح وہ لوگ اپنے حق کا دفاع کر رہے ہیں اسی طرح ہم بھی ایک بھائی بن کر ان کے شانہ بہ شانہ اور ہم قدم ہوں گے۔ بیت المقدس مسلمانوں کو واپس ملنا چاہیے۔ اسرائیلی غاصب ہیں۔ افسوس عرب حکومتوں پر ہے کہ جو اتنی زیادہ افرادی قوت اور ہر قسم کے بے پناہ

مادی وسائل کے ہوتے ہوئے اپنے حقوق اور اپنی زمینوں کو واپس لینے کیلئے اپنے وطن کا دفاع کیوں نہیں کر رہے ہیں؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ خود ان کے درمیان اختلافات ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ اپنے اختلاف کو ختم کرلیں گی اور حکومتیں اسلامی مسائل و مشکلات کی طرف توجہ دیں گی اور خدا کی نصرت و حمایت کے ساتھ کینسر کے اس پھوڑے کا اپنی سرزمین سے ہمیشہ کیلئے قلع قمع کر دیں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۴، ص ۴۴۳)

فلسطینی بھائیوں کی حمایت

سوال: [کیا آپ اپنے اور فلسطینی مجاہدین کے روابط کی کیفیت کے سلسلے میں کچھ کہنا پسند کریں گے؟ مشہور ہے کہ اسرائیل اور شاہ کے درمیان مختلف شعبوں میں آشکار روابط قائم ہیں خصوصاً شاہ ایران، اسرائیل کو تیل بھیج کر اس کی بہت مدد کر رہا ہے۔ شاہ کی حکومت سے ایران کو آزاد کرانے کے بعد آپ اسرائیل کے ساتھ کیسے روابط رکھیں گے برائے مہربانی بیان فرمائیں؟

جواب: جیسا کہ میں نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے کہ ہم اپنی طاقت و وسائل کے ذریعے غاصب اسرائیل سے اسلامی زمینوں کو آزاد کرانے اور اس کے مظالم کو ختم کرنے کیلئے ہم ہمیشہ فلسطینی بھائیوں کی حمایت کرتے ہیں اور کسی بھی قیمت پر ذرہ برابر اسرائیل کی کوئی مدد نہیں کریں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۲۴۰)

تعلقات اسرائیل سے ختم کرنا

سوال: [آپ اسرائیل کے مخالف ہیں اور یاسر عرفات کی حمایت کرتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے بحران کے سلسلہ میں کیا آپ کیسا قدم اٹھائیں گے؟]

جواب: یہ تو آنے والی حکومت پر منحصر ہے۔ میں اس وقت اس سلسلہ میں کوئی موقف بیان نہیں

کر سکتا۔ البتہ ایک عوامی حکومت بر سر اقتدار آتے ہی اسرائیل سے تعلقات منقطع کر دیں گے، کیونکہ وہ غاصب ہے۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۵۳۹)

اسرائیل کی مخالفت

اسرائیل نے عربوں کے حقوق کو غصب کر لیا ہے، لہذا ہم اس کی مخالفت کرتے رہیں گے۔ اسرائیل شاہ کا بڑا حامی بھی ہے اور ساواک کے حق میں پروپیگنڈہ بھی کرتا ہے، اس طرح اسرائیل، شاہ اور ساواک کے مظالم میں شریک ہے۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۲۹۵)

اسرائیل بڑا خطرہ

پندرہ سال سے بھی زائد عرصہ سے میں غاصب اسرائیل کے خطرہ سے آگاہ کر رہا ہوں اور اقوام عرب اور عرب ممالک کو اس حقیقت سے مطلع کر چکا ہوں۔ اسرائیل اور مصر کے مابین سامراجی سمجھوتے کی بنا پر اب یہ خطرہ مزید یقینی اور نزدیک تر ہو گیا۔

(صحیفہ امام، ج۱۰، ص۴۶۰)

اسرائیل، فساد کی جڑ

افسوس کہ علاقہ واطراف بالخصوص عرب علاقوں میں اختلافات کی وجہ سے اسرائیل مختصر سی آبادی کے باوجود ان عربوں کے مقابلہ میں آ گیا جن کی آبادی بھی زیادہ ہے اور وسائل بھی۔ اب اگر فساد کی اس جڑ کو روکا نہ گیا تو وہ پورے علاقہ پر قبضہ جمانے کا خواب دیکھے گا اور وہ فلسطین و مسجد

اقصیٰ پر اکتفا نہیں کرے گا، وہ ہر جگہ پر قبضہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۶)

اسرائیل کی توسیع پسندی

میں تقریباً بیس سال سے عرب ممالک کو آپس میں متحد ہونے کی تاکید کر رہا ہوں، اگر اسرائیل کو طاقت حاصل ہوگئی تو صرف بیت المقدس پر اکتفا نہیں کرے گا۔ لیکن افسوس کہ ان پر نصیحت اثر نہیں کر پا رہی ہے! میں خدا سے مسلمانوں کے بیدار ہونے کیلئے دعا گو ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۸۷)

اسرائیل سے نفرت

ہماری طرف سے فلسطین کی حمایت کرنا اور اسرائیل سے نفرت و بیزاری کوئی نیا کام نہیں ہے۔ ہم نے تقریباً بیس سال سے اب تک اس سے متعلق مسائل پر کافی گفتگو کی ہے۔ عرب ممالک اور تمام مسلمانوں کو اس حوالے سے نصیحت کی کہ ان مسائل میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں۔ اگر... عرب ممالک کہ جن کی آبادی بھی زیادہ ہے اور گروہ بھی بہت ہیں، آپس میں متحد ہوتے تو کبھی بھی فلسطین اور بیت المقدس پر یہ مصیبتیں نہ آتیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۹۸)

اسرائیل، انسانیت کا دشمن

اسرائیل بشریت اور انسان کا دشمن ہے جو ہر دن کوئی نہ کوئی فتنہ کھڑا کرتا رہتا ہے اور جنوبی لبنان میں ہمارے بھائیوں کو ان کے خون میں غلطاں کر رہا ہے۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کے آقاؤں کی اب دنیا میں کوئی حیثیت نہیں رہ گئی ہے۔ ان کو اب الگ تھلگ رہنا ہوگا۔ ایران سے متعلق لالچ

چھوڑ دیں۔ تمام اسلامی ممالک میں ان کا اثر ورسوخ ختم کر دیا جانا چاہیے۔ تمام اسلامی ممالک میں ان کے پٹھوؤں کو عہدوں سے ہٹا دیا جانا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۲۷۷)

اسرائیل، امریکی اڈہ

اسرائیل کے مقابلے میں ہم فلسطین اور لبنان کے مظلوم و بے سرپرست لوگوں کا دفاع کرتے ہیں۔ فساد کی جڑ اسرائیل ہمیشہ امریکہ کا اڈہ بنا رہا ہے۔ میں تقریباً بیس سال کے عرصے سے لوگوں کو اسرائیل کے خطرے سے آگاہ کر رہا ہوں۔ ہم سب کو مل کر ایک ساتھ اسرائیل کو نابود کر کے فلسطینی مجاہدوں کو ان کی جگہ پر لے آنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج۱۲، ص۱۴۸)

اسرائیل کو نابود ہو جانا چاہیے

ہم نے جب سے یہ امور شروع کئے ہیں اور تحریک کا آغاز کیا ہے اسی وقت سے ہمارا سب سے اہم مقصد یہ رہا ہے کہ اسرائیل کو نابود ہونا چاہیے، وہ ایک بالکل بے بنیاد اور غلط بات کو سچ ثابت نہیں کر سکتے ہیں لیکن یہ دوسرے ممالک سے آنے والے برادران حالات کا جائزہ لیں اور بتائیں کہ ہم ہتھیاروں کے ساتھ اسرائیلیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں یا ایمانی طاقت سے؟۔

(صحیفہ امام، ج۱۵، ص۱۲۹)

کیمپ ڈیوڈ سمجھوتہ اسرائیلی مظالم پر مہر تصدیق

کیمپ ڈیوڈ سمجھوتہ اور فہد کی تجویز، آج کا سب سے خطرناک مسئلہ ہے، چونکہ یہ اسرائیل اور اس

کے مظالم کو صحیح اور جائز قرار دیتا ہے۔ ہم سب خاص طور سے سعودی عرب کی حکومت اسلام وقرآن کریم اور آنے والی نسلوں کو جوابدہ ہیں۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسلامی حکومتیں اور عوام اس دن بیدار ہوں جب ظالم وسفاک امریکہ اور اسرائیل اپنے ظالمانہ اور سفاکانہ مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں اور مسلمانوں سے کچھ بن نہ پڑے۔ میں اسرئیل کی ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے قیام اور اس کو تسلیم کئے جانے کے منصوبے کو مسلمانوں کیلئے ایک المیہ اور اسلامی ممالک کیلئے دھماکہ سمجھتا ہو اور اس کی مخالفت کو اسلام کا ایک بہت بڑا فریضہ مانتا ہوں۔ مسلمان نما لوگوں کے ذریعہ اسلام کیلئے جو یہ سازشیں رچی جارہی ہیں ان سے میں خداوند عالم کی بارگاہ میں پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۹۳)

بیت المقدس کی آزادی تک جدوجہد

شاید انہوں نے یہ گمان کرلیا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسرائیل اور صیہونیزم کے مظالم کے طور طریقے بدل گئے ہیں اور صیہونیزم کے خون آشام بھیڑیئے نیل سے فرات تک کی سرزمین کو غصب کرنے کا خیال چھوڑ چکے ہیں، ان کو جان لینا چاہیے۔ ایرانی حکمراں، ہمارے عوام اور اسلامی اقوام اس شجرۂ خبیثہ سے جنگ اور اسے صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے ہمیشہ لڑتے رہیں گے۔ اس سلسلہ میں خدا کی مدد اور اس کے فضل وکرم کے ساتھ منتشر وپراکندہ پیروان اسلام، امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معنوی طاقت اور اسلامی ممالک کے وسائل سے استفادہ کرنا چاہیے اور پوری دنیا میں حزب اللہ جیسی عظیم وطاقتور عوامی تنظیمیں بنا کر اسرائیل کو اس کے سابقہ مظالم پر پشیمان کرنا اور مسلمانوں کی مقبوضہ زمینوں کو اس کے قبضے سے آزاد کرانا چاہیے۔ میں نے جس طرح انقلاب سے پہلے اور بعد میں کئی سالوں تک لوگوں کو متوجہ کیا۔ اسی طرح پھر اس خطرہ سے آگاہ کررہا ہوں کہ اسلامی ممالک کے قلب میں صیہونیزم کا کینسر کا پھوڑا روز بروز پھیلتا جارہا ہے اور میں اپنی طرف سے، اپنی

ملت، ایرانی حکومت اور حکام کی جانب سے بیت المقدس کی آزادی کیلئے جاری تمام اسلامی تحریکوں کی حمایت کا اعلان کرتا ہوں اور لبنان کے ان تمام جوانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے ذریعہ امت اسلام کو سرفرازی وسربلندی ملی اور عالمی لٹیروں کو ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑا ہے اور ان تمام عزیزوں کیلئے دعاگو ہوں جو مقبوضہ علاقوں میں یا اس غصب شدہ ملک کے ساتھ اور ایمان اور جہاد کے اسلحہ لے کر اسرائیل اور اس کے مفادات کو ضرب لگا رہے ہیں اور اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ ایرانی عوام کبھی آپ لوگوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ خدا پر بھروسہ کریں اور مسلمانوں کی معنوی طاقت سے فائدہ اٹھائیں تقویٰ، جہاد، صبر اور استقامت جیسے اسلحوں سے دشمنوں پر حملہ کریں ﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۳۲۰)

اسلامی انقلاب اور اسلامی تحریکیں

فلسطینی مجاہدین کی مالی امداد واجب ہے

سوال: [رہبر انقلاب، زکات اور سہم امام علیہ السلام جیسی شرعی رقوم کو ان شجاع مجاہدوں کو دینے کیلئے جو فتح کی کمان میں میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں، آپ کی کیا رائے ہے؟]

جواب: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ مناسب، بلکہ واجب ہے کہ زکات اور سہم امام جیسی رقوم کا ایک مناسب حصہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں اور کافر، دشمن بشر صیہونیزم کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے قصد سے میدان جنگ میں قدم رکھنے والے مجاہدین اور اسلامی عزت وشرافت کو احیاء و واپس لوٹانے کی کوشش کرنے والوں اور اسلام کی تاریخ شریف کی تکریم کیلئے معرکہ آرائی کرنے والوں کے ساتھ مختص ہونا چاہیے اور خدا و آخرت پر ایمان رکھنے والے مسلمان پر واجب ہے کہ اپنی

تمام قوت و طاقت کو اس راہ میں لگا دے یہاں تک کہ شہادت یا ظفر یابی جیسی دو اچھائیوں میں سے کسی ایک پر فائز ہو جائے اور آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ انتقام اور شرم کے داغ کو مٹانے کیلئے آگ سے کھیلنے کا حوصلہ کریں اور خدا کی مدد سے اس درخشان کامیابی کو حاصل کریں جو آپ کی منتظر ہے اور آزاد مومنین کو بشارت دیں کہ خدا ہر مردانہ اور حق پسندانہ ارادے کا پشت پناہ ہے۔ ہمارے جن بھائیوں نے خدا کی نصرت و مدد کیلئے کمر کس لی ہے انہیں کامیابی مل کر رہے گی۔ یعنی ''فتح تحریک'' کے جوان اور ''عاصفہ'' گروپ سے تعلق رکھنے والے ان کے ہم خیال مجاہد اور دوسرے فداکار راہ خدا میں جہاد کرنے والوں میں شامل ہیں۔ اپنی تمام طاقت کے ساتھ ان کی مدد اور حمایت و پشت پناہی کرنا واجب ہے ﴿ وَاللهُ وَلِيُّ التَّوفِيق ﴾۔

سوال: [سرزمین فلسطین پر مقدس انقلاب کی آگ کے شعلہ ور ہونے اور ''فتح'' کی قیادت میں متعدد کامیابیاں حاصل ہونے کے بعد آپ کا ہمارے ان بھائیوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو غصب شدہ زمینوں اور محاذوں پر استقامت کا ثبوت دے رہے ہیں؟]

جواب: ﴿ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم ﴾ ہمارے ثابت قدم اور مجاہد بھائیوں کے بارے میں ہماری پہلی اور آخری نظریہ ہے کہ اسی طرح حوصلہ، عزم و ہمت کے ساتھ جنگ کو جاری رکھیں، کیونکہ زندگی کا مطلب ہے ''عقیدہ اور اس کی راہ میں جہاد'' ﴿ اِنَّ الْحَياةَ عَقِيدَةٌ وَجِهاد ﴾ اور اس میں شک نہیں کہ اسلامی فکر کے لحاظ سے ذلت کی زندگی سے موت بہتر ہے۔ موجودہ حالات میں اپنی اور اسلام کی باعظمت تاریخ میں آنے والی نسلوں کی عزت و عظمت کو باقی رکھنے کیلئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ اپنی تمام تر قوت و طاقت کے ساتھ نبرد آزمائی کریں۔ قرآن میں ارشاد ہے: ﴿ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِباطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُمْ ﴾۔ جتنا ان کیلئے لشکر اور سواری کا انتظام کر سکتے ہو کرو تا کہ خدا اور اپنے دشمن کا خاتمہ کر سکو۔ ﴿ اِنْ تَنْصُرُوا اللهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدامَكُم ﴾ اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو خدا بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو محکم و استوار قرار دے گا۔ ﴿ وَلا تَهِنُوا فِي ابْتِغاءِ الْقَومِ اِنْ تَكُونُوا تَألَمُونَ فَاِنَّهُمْ

یـأَلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللهِ مَا لَا يَرْجُونَ﴾ دشمن کو پہچاننے میں سستی نہ کرو اگر تم رنج و مصیبت کا سامان کر رہے ہو تو وہ بھی تمہاری طرح مصیبتوں میں گرفتار ہیں، بس فرق صرف اتنا ہے کہ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو اور وہ نہیں رکھتے۔

سوال: [سرزمین فلسطین پر جو جاری لڑائی اور عرب اور اسلامی امت کے خلاف اسرائیل وحشیانہ کارروائیوں کے بارے میں اپنی نظر بیان فرمائیں تا کہ تمام ممالک میں موجود مسلمان اپنی تمام معنوی و مادی طاقتوں کو بروئے کار لا کر اس مقدس جہاد میں شرکت کریں]۔

جواب: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ جیسا کہ میں نے پہلے بھی اشارہ کیا ہے کہ ایسے حالات میں کہ جب اسلام کے مقدس قوانین کو پامال کر دیا گیا ہو ایسے وقت میں اسلام کی سربلندی کیلئے جان و مال کے ساتھ دفاع کرنے سے زیادہ کوئی واجب کام نہیں ہے۔ جب آپ کی نگاہوں کے سامنے آپ کے بھائیوں اور بہنوں کا خون سرزمین فلسطین پر بہا جا رہا ہو، ہماری زمینوں کو غصب کر لیا گیا ہو اور ہمارے گھروں کو صیہونیزم تباہ و برباد کر رہا ہو تو سوائے جہاد کے کوئی اور راستہ نظر نہیں آتا۔ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس مقدس پیکار میں اپنی مادی و معنوی امداد کریں۔ خدا اس ارادے کا پشت پناہ ہے ﴿وَاللهُ مِنْ وَرَاءِ الْقَصْدِ﴾۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۱۹۹)

مجاہدوں کی حفاظت

اس وقت تمام مسلمانوں اور اسلامی ممالک کی حکومتوں خاص طور سے عرب حکومتوں پر لازم ہے کہ اپنی خود مختاری و آزادی کے تحفظ کیلئے اس مجاہد گروہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ان کی مدد کریں۔ انہیں خوراک اور ہتھیاروں کی فراہمی سے دریغ نہ کریں۔ مجاہد فداکاروں پر بھی لازم ہے کہ خداوند متعال پر توکل کرتے ہوئے قرآن کریم سے متمسک ہوں اور اس مقدس راہ میں اپنی کسی بھی کوشش سے دریغ نہ کریں بعض عناصر کی سستی ان کے حوصلے پست نہ کردے اور تاکید کے ساتھ ان کی یہ بھی

ذمہ داری ہے کہ جہاں پر ہیں وہاں کے باشندوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئیں اور ایمانی بھائی چارے پر مبنی اپنے فرائض پر عمل کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۴۶۲)

مظلوم کی حمایت

ہم مظلوم کے حامی ہیں، جو شخص دنیا کے کسی حصے میں مظلوم ہے، ہم اس کے حامی ہے۔ فلسطینی مظلوم ہیں۔ اسرائیل ان پر ظلم کر رہا ہے اسی لیے ہم ان کے حامی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۴۸)

ایران، فلسطین کے شانہ بہ شانہ

میں تمام مسلمانوں اور جنوبی لبنان کے ان شیعوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اپنے ملک کی آزادی وخود مختاری اور فلسطینی مظلوموں کے دفاع کی کوشش کر رہے ہیں اور نو محرم کو مظاہرے کے ذریعہ مسلمانوں اور ایران کی مظلوم ملت سے اپنے اتحاد کا اظہار کیا۔ مجھے امید ہے کہ دشمن اسلام و مسلمین اسرائیل کے خلاف مستحکم ارادے کے ساتھ لڑائی کو جاری رکھتے ہوئے ایران اور فلسطین میں موجود اپنے مسلمان بھائیوں کے اسلامی وحقیقی انقلاب کا ساتھ دے کر تمام غاصبوں اور ظالموں کو اپنے ملک سے باہر نکال کر ان کی تخریب کاریوں اور قتل وغارت کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیں گے۔

خداوند عالم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اسلام و مسلمین کو عظمت وعزت عطا فرمائے اور بیگانوں کے ظلم وجور کا خاتمہ کر دے۔ آپ جیسے اسلام کے سپاہیوں پر میرا سلام ہو۔ آپ کی توفیق اور مدد کیلئے بارگاہ خدا میں دست بہ دعا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۴۷)

حرّیت پسندوں کی جدو جہد کی حمایت

سوال:[کیا آپ مختلف عرب ممالک کی حریت پسندوں تحریکوں کے ساتھ کہ جن میں سے ہر ایک ملت فلسطین کی طرح اپنے خاص حالات میں خاص طریقے کے ساتھ اپنی خودمختاری اور سیاسی، اقتصادی اور عقیدتی آزادی کیلئے سعی اور جہاد کررہی ہے، آپ کا تعلق ہے؟]

جواب: ایران کی مقدس اسلامی تحریک کا کسی بھی غیر ملکی تحریک کے ساتھ تنظیمی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ چونکہ ملت ایران نے ہمیشہ حریت پسندوں خصوصاً فلسطینی بھائیوں کی غاصب وظالم اسرائیل کے مقابلے میں حمایت کی ہے اور ہم نے پندرہ سال کے زائد عرصے سے برابر اپنے اعلامئوں اور بیانات کے ذریعے ان تحریکوں کی حمایت کی ہے اور ممکنہ حد تک ان کی مدد کی ہے وہ اور آج کے تمام حریت پسند ملت ایران کی حق پسندانہ تحریک اور جدو جہد کی حمایت کریں۔ ہمیں امید ہے کہ اس کام کو زیادہ سے زیادہ اور بہت جلدی انجام دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۲۳۱)

حریت پسند تنظیموں کا دفاع

اسلامی ممالک کو دنیا کی تمام حریت پسند تنظیموں کا دفاع کرنا چاہیے۔ ہم فلسطینی مجاہدوں کی عظیم تحریک کو کچلنے کے مقصد سے تیار کی جانے والی اسرائیل، امریکہ اور مصر کی سازش کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۰، ص ۳۹۶)

کمزوروں کی حمایت

ہم عظیم اسلام کی پیروی کرتے ہوئے تمام کمزور لوگوں کی حمایت کرتے ہیں اور دنیا کی ان تمام تنظیموں کی حمایت کرتے ہیں جو اپنے ملک کو نجات دینے کیلئے کمر بستہ ہو چکی ہیں۔ ہم غاصب

اسرائیل کے مقابلے میں جنوبی لبنان کے لوگوں اور فلسطینی بھائیوں کی مکمل طور پر حمایت کرتے ہیں اور خدا کی نصرت و مدد کے ساتھ اسلام و بشریت کے تمام دشمنوں پر کامیابی پائیں گے۔ امید ہے کہ خدا کی نصرت اور مسلمانوں کی فتح عنقریب ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۱، ص۱۱۰)

حق و حقیقت کا دفاع

ایران کے آزاد عوام دنیا کے ان ناتواں عوام کی ان لوگوں کے مقابلے میں مکمل طور پر حمایت کرتے ہیں جن کی منطق توپ، ٹینک اور جن کا نعرہ طاقت کا استعمال ہے۔ ہم دنیا کی ان تمام حریت پسند تنظیموں کی حمایت کرتے ہیں جو خدا، حق و حقیقت اور آزادی کی راہ میں جدو جہد کر رہی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۲، ص۱۳۸)

راہ آزادی کے مجاہدوں کی مدد

ہم زندگی کی آخری سانس تک حکومت امریکہ کے خلاف جدو جہد کرتے رہیں گے اور اس وقت تک خاموش نہیں ہوں گے جب تک اس کو شکست نہ دے دیں گے اور علاقے سے ان کے ظلم کو ختم نہ کر دیں گے اور ہم راہ آزادی کے تمام مجاہدوں کی مدد کرتے رہیں گے تاکہ اسے شکست دیں اور ایرانی عوام اپنی تقدیر اور مستقبل کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۲، ص۱۷۵)

تحریکوں کی حمایت

میں ایک بار پھر ان تمام گروہوں، تنظیموں اور اتحادوں کی حمایت کا اعلان کرتا ہوں جو دائیں

بائیں کی بڑی طاقتوں کے چنگل سے نجات پانے کیلئے جدو جہد کر رہی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۰۳)

حریت پسند تحریکیں اور آزاد معاشرے کا قیام

میں ایک بار پھر دنیا کی تمام حریت پسند تنظیموں کی حمایت کرتا ہوں۔ مجھے امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے آزاد معاشرہ کے قیام میں کامیاب ہو جائیں گی۔ مجھے امید ہے کہ اسلامی حکومت ضرورت کے وقت ان کی مدد کرے گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۷۷)

دنیا کے مظلوموں کا دفاع

ایران کی ملت وحکومت، پارلیمنٹ اور مسلح افواج جو کہ آج اسلامی وحدت اور الہی ہم آہنگی کے ساتھ ایک صف میں کھڑی ہوگئی ہیں اور پکا ارادہ رکھتی ہیں کہ انسانوں کے حقوق کو پامال کرنے والے ہر شیطان اور جارح طاقت کا مقابلہ کریں اور مظلوموں کا دفاع کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۶۲)

اسلامی جمہوریہ، اسلامی تحریکوں کا حامی

میری اور تمام ملت ایران کی جانب سے تمام مسلمانوں کو یہ اطمینان دلا دیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران آپ اور آپ کے اسلامی پروگراموں اور تحریکوں کا حامی ہے اور ظالموں کے خلاف ہر محاذ پر آپ کے شانہ بہ شانہ کھڑا ہے اور آپ کے ماضی، حال اور مستقبل کے حقوق کا دفاع کرتا رہے گا انشاء اللہ اور انہیں بتا دیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران کا ساکھ اور طاقت تمام اسلامی ملتوں کی ساکھ اور طاقت

ہے۔ ایران کی دلاور اور بہادر ملت کا دفاع حقیقت میں تمام مظلوم ملتوں کا دفاع ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۴۵)

کمزوروں کی حمایت

مجھے آپ کی کامیابی کی امید ہے اور آپ اطمینان رکھیں کہ کامیاب ہوں گے۔ اسلامی جمہوریہ ایران آپ اور تمام مسلمانوں، بلکہ دنیا کے تمام کمزوروں کے ساتھ رہے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۴۸۶)

اصول عقائد سے مسلمانوں کی واقفیت

ہم اعلان کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ ایران ہمیشہ دنیا کے آزاد مسلمانوں کیلئے جائے پناہ اور ان کے حامی رہے گا۔ ایران ایک فوجی قلعہ اور سیسہ پلائی دیوار کی طرح اسلام کے سپاہیوں کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہوئے انہیں اسلام کے اصول عقائد، نیز کفر و شرک کے نظاموں کے مقابلے کے طریقوں اور اصول سے واقف کراتا رہے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۹۱)

تیسری فصل:

دنیائے اسلام میں تنظیمیں اور انجمنیں

- حج
- اسلامی کانفرنس تنظیم
- حوزات علمیہ
- مسلمانوں کی عمومی تنظیم
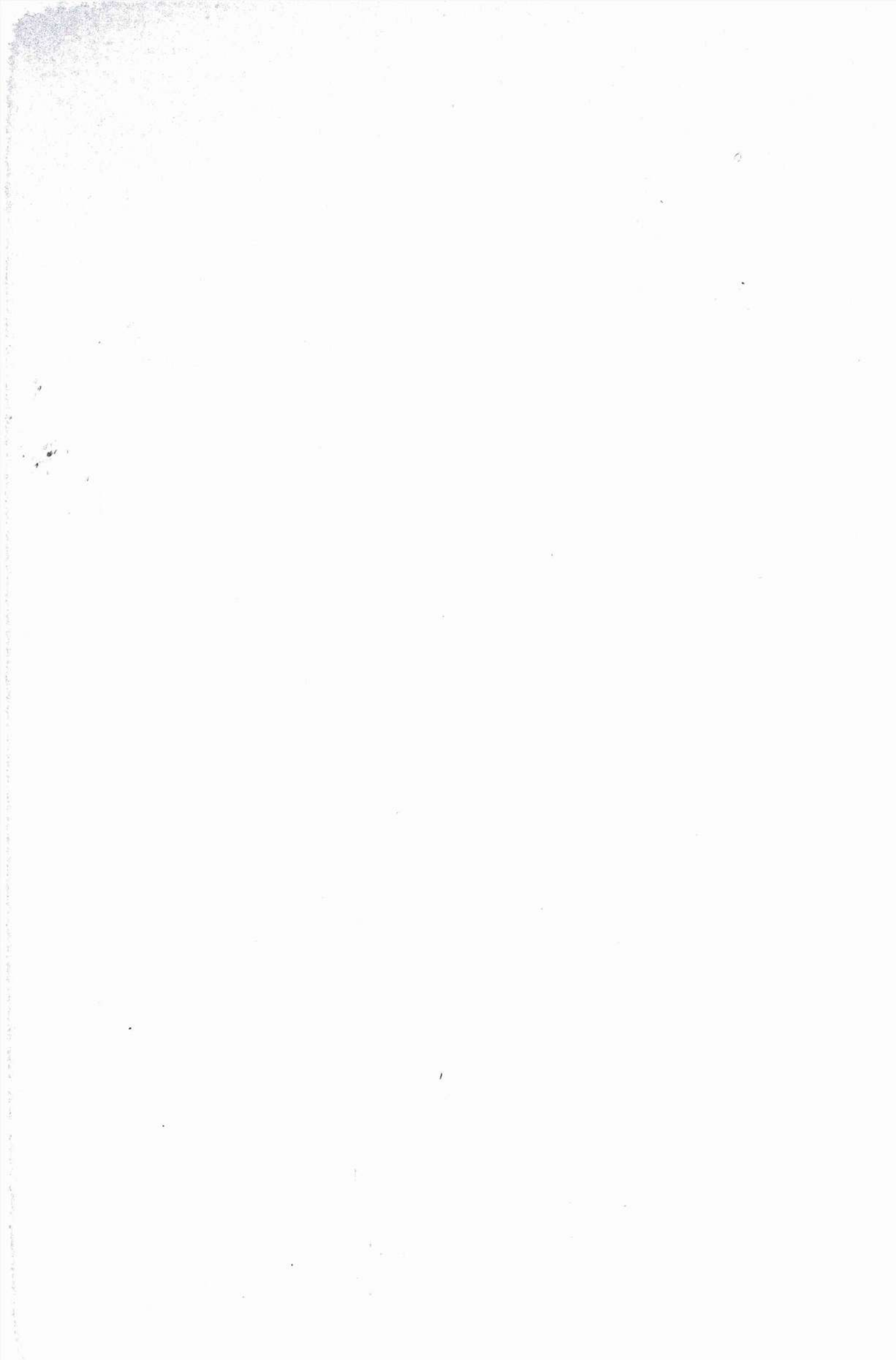
حج

اسلام کے بنیادی مسائل سے متعلق تبادلہ خیالات

حج کے اس عظیم اجتماع سے جبکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ اسلام اور مسلمین کو اس سے فائدہ پہنچے لیکن نہایت افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ سامراجی پٹھوؤں کے بعض زہر اگلنے والے قلم کئی سالوں سے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اندازی کیلئے مرکز وحی میں صاحب وحی کے مقاصد کے خلاف الخطوط العریضہ اور اس کے جیسے نام سے متعدد پمفلٹ شائع کر رہے ہیں اور استعماری طاقتوں کی مدد کر رہے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ جھوٹ اور بہتان کا سہارا لے کر تقریباً ایک کروڑ پچاس لاکھ کی آبادی کو مسلمین کی صف سے خارج کر دیں! تعجب تو اس بات پر ہے کہ حکومت حجاز گمراہ کرنے والے ان پمفلٹوں کو مرکز وحی میں شائع کرنے کی کیونکر دیتی ہے؟!

تمام مسلمانوں پر اس طرح کی تفرقہ آمیز اور سامراجی کتب اور جرائد سے دوری اختیار کرنا واجب ہے اور وحدت مسلمین کے مخالف لوگوں سے اظہار بیزاری ضروری ہے اور حج کے اس مقدس اجتماع کے موقع پر پہلے اسلام کے بنیادی مسائل پر پھر اسلامی ممالک کے خصوصی مسائل کے بارے میں تبادلہ خیالات کریں تاکہ انہیں اس بات کا اندازہ ہو سکے کہ ان کے ممالک کے اندر سامراج اور ان کے پٹھوؤں کے ہاتھوں مسلمان بھائیوں پر کیا بیت رہی ہے۔ ہر ملک کے سربراہوں کو اس مقدس

اجتماع میں اپنی ملت کی مشکلات کو دنیا کے مسلمانوں کے سامنے بیان کرنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۳۲۳)

حجاج کے ساتھ برادرانہ رویہ

ہماری سابق حکومت نے اپنے آقاؤں کی ہر طرح کی خدمت کرنے کیلئے یہاں پر بہت ظلم وستم ڈھائے۔ حجاج کرام کیلئے بہت سی مشکلات کھڑی کیں۔ سعودی عرب کے حکمرانوں کے سلسلہ میں ایسی باتیں کہہ دیں جو شاید ایرانیوں کو بھی اچھی نہیں لگیں۔ لیکن ہم اس ظالم و جابر حکومت کے خاتمہ کے بعد متوجہ ہیں کہ آنے والے سالوں میں سعودی عرب کی حکومت ان ایرانیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنے والی تھی جو حج کیلئے جاتے ہیں۔ ایرانیوں کو تو صرف اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے بھائیوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ آج جب کہ اس مملکت سے ظلم کا خاتمہ ہو گیا ہے اور ان کی غلط تبلیغات اور غلط بیانیوں کا قلعہ قمعہ ہو گیا ہے، مجھے امید ہے کہ ہمارے بھائی آپس میں بھائی کی طرح رہیں گے اور ان کا رویہ برادرانہ ہو گا۔

(صحیفہ امام، ج۷، ص۶۷)

حجاز کے حکمراں، اسرائیل کے حامی

جس وقت اسلامی جمہوریہ اسلامی زمینوں کی حفاظت اور حرمین شریفین کے تحفظ اور پاسداری کیلئے مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دے رہا ہے اور ''یا للمسلمین'' کا نعرہ بلند کر رہا ہے، ٹھیک اسی وقت مرکز وحی سے اس نعرہ وفریاد کو دبانے اور ناکام کرنے کیلئے اس دعوت کے خلاف جہاد کی پیش کش کی جا رہی ہے اور یہ لوگ اسلام کے دشمن امریکہ اور اس اسرائیل کے مفاد کیلئے کہ جو فرات سے نیل تک علاقہ کو حاصل کرنے اور حرمین شریفین پر غلبہ وتسلط پانے کیلئے مستقل کوششیں کر رہا ہے ہر کام

انجام دے رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۹۲)

حجاج کے ساتھ اسلامی برتاؤ

میں امید کرتا ہوں کہ حجاز، ملک حجاز، حکومت حجاز ان لوگوں کے ساتھ کہ جو اسلام دشمنوں، امریکہ، امریکہ کے پیرو اور اس باطل حاکم کے مخالف ہیں، اسلامی برتاؤ کرے گی اور ہماری ملت وحکومت کیلئے تشویش کا سامان فراہم نہیں کرے گی، چونکہ اگر ایسا ہوا تو یہ خطرناک ہوسکتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۴۸۴)

حج کے موقع پر مظاہرہ کرنے پر پابندی

اب بھی حجاز میں ''اسرائیل مردہ باد'' کہنے کی اجازت نہیں ہے! اسرائیل مردہ باد، کے حوالہ سے جو گروہ گیا ہے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اسلام کیلئے شکایت لے کر گیا ہے، خدا کے گھر میں گلہ وشکوہ لے کر گیا ہے، اسے شکایت نہیں کرنے دیتے۔ کہتے ہیں: کھاؤ، تمہاری آواز باہر نہ آئے! لبنان والو مار کھاؤ، مرتے رہو لیکن اف تک نہ کہنا۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۵۰۴)

حکومت حجاز کی بیداری

ایک دن حکومت حجاز ضرور متوجہ ہوگی لیکن تب تک موقع ہاتھ سے نکل چکا ہوگا لہذا ابھی سے اسے اپنے کاموں کو دائرہ اعتدال میں رکھنا چاہیے۔ ایرانی حجاج کو روکنے کا مسئلہ اتنا آسان نہیں ہے کہ سعودی عرب کی حکومت اس پر عملدرآمد کرسکے۔ حکومت حجاز میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ حجاج کو منع کردے۔ یہ اور بات ہے کہ بہانے اور اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ضرور وہ بیدار ہوں گے

لیکن تب تک موقع ہاتھ سے نکل چکا ہوگا اور اب معذرت خواہی بھی نہیں کر سکیں گے۔ لہذا ان کو ابھی سے متوجہ ہو جانا چاہیے جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم خادم الحرمین ہیں اور تم ایک ایسے ملک میں رہتے ہو جس میں خانہ خدا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کا گھر تمہارا کا ہے اور تم اس کے وارث و ذمہ دار ہو۔ خدا کا گھر تمام مسلمانوں کا ہے۔ امریکی ایڈوائزر آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں اور انہیں بے چاروں کے پیسوں اور تیل کو جتنا چاہتے ہیں، دیتے ہیں۔ لیکن ایرانی حجاج ان کیلئے نقصان دہ ہیں! جانتے ہیں کیوں نقصان دہ ہیں؟ چونکہ جب ایک حکومت دوسری حکومت کی پٹھوؤں بن جائے تو پھر وہ اس حکومت کے مفادات کی حفاظت پر مجبور ہو جاتی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کیوں دوسروں کے آگے جھکیں؟ ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی حکومتیں سر بلند رہیں۔ دنیا کی سردار بن کر رہیں جس طرح آج ایران کی حکومت ہے۔ کیوں آپ خود کو امریکہ کے سامنے اس طرح سے ذلیل کریں کہ اگر کوئی مکہ میں امریکہ یا اسرائیل کے خلاف ایک لفظ بھی بولنا چاہے تو اس کی جرأت نہیں رکھتے اور چاہتے یہ ہیں کہ ایران اپنے ایک لاکھ حاجیوں کو وہاں نہ بھیجے؟ یاد رہے کہ ایران یا تو اپنے تمام حاجیوں کو بھیجے گا یا پھر کسی کو نہیں بھیجے گا۔ حکومت حجاز کو میری یہ نصیحت ہے کہ اس طرح کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ نہ اپنائے اور اس طرح اسلام کے دشمنوں اور خانہ خدا کے دشمنوں کی حمایت نہ کرے۔ میری نصیحت یہ ہے کہ دیر ہونے سے پہلے متوجہ ہو جائیں اور ایسا نہ ہو کہ وقت گزر جانے کے بعد معذرت خواہی کریں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۳۳)

حج کا مسئلہ اسلام کا مسئلہ ہے

انہیں اپنی باتوں پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔ اپنے بڑے بڑے محلوں میں بیٹھ کر یہ خیال نہ کریں کہ اب جبکہ ہم محل میں بیٹھے ہیں ایران کے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کر سکتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ اس سال ایرانی حجاج مکہ نہ جائیں۔ خدا نہ کرے کہ یہ چیز فیصلہ اسلام اور مسلمانوں کا پیمانہ صبر لبریز

ہو جائے، کیونکہ اس صورت میں نہ کوئی شیخ باقی رہے گا اور نہ ہی امریکہ کے پٹھو بیدار ہو جائیں: مسئلہ، اسلام کا مسئلہ ہے۔ (حاجیوں کو روکنا) قرآن کی صریح مخالفت ہے۔ قرآن کی صریح مخالفت کرنے والا کیسے اسلامی حکومت کا اہل بن سکتا ہے اور مکہ کا اختیار اس کے ہاتھ میں رہ سکتا ہے؟ ہم چونکہ تمام مسلمانوں، تمام حکومتوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ رکھنا چاہتے ہیں اور کسی بھی وقت سختی اور شدید رویہ اختیار نہیں کرنا چاہتے اس لیے ان سے اپنے خیال پر نظر ثانی کے طالب ہیں۔ جس دن آپ مشکلات میں گھرے ہوں گے امریکہ آپ کے کسی کام نہ آئے گا جس طرح آج امریکا صدام کے کام نہیں آ رہا اور بار بار کہہ رہا ہے کہ میں غیر جانبدار ہوں وہ یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ میں اس کا حامی ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۴)

حجاج کے ساتھ تعاون

امید ہے کہ سعودی عرب کی حکومت بھی ان ایرانی حجاج کی مناسب انداز سے حمایت اور ان کا ساتھ دے گی جو ایسے غدار ظالموں و جابروں کے ظلم و جبر کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں جو اسلامی ممالک میں ظلم و ستم کے ساتھ بے جا مداخلت کرتے ہیں اور وحدت کلمہ اور ایک دوسرے کی حمایت کے ذریعے اسلامی سرزمینوں پر ظلم کرنے والے کفار کی مذمت کرے گی۔ رواں سال کا حج اسی طرح انجام پائے گا جس طرح خداوند متعال کی مرضی ہے، انشاء اللہ۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۲)

خدا کے مہمانوں کے ساتھ محبت آمیز سلوک

سعودی عرب کی حکومت کی پولیس، حکومت اور حج و زیارات کے حکام کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایرانی حجاج ایک ایسے انقلابی ملک سے آئے ہیں جو مغرب و مشرق کے ظلم و ستم اور غارتگری کا شکار تھا پھر اس نے خدا کی تائید و نصرت اور اپنے عالم گیر انقلاب و قیام کے ذریعہ بڑی طاقتوں کے چنگل سے

نجات پائی اور مرد و عورت، چھوٹے بڑے کی زبردست حمایت اور بلند ہمت وحوصلہ کے ذریعہ خودمختاری و آزادی کو حاصل کیا اور امریکہ نواز شاہی طاقت کو عوام کی اسلامی طاقت میں بدل دیا۔ امریکی اور روسی جاسوسوں اور مشیروں کو یا تو ملک سے باہر نکال دیا یا قید کرلیا۔ یہ لوگ خانہ خدا اور رسول خداؐ وائمہ مسلمینؑ کی مرقد مطہر کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے ہیں۔ وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے مہمان ہیں۔ لہذا ان کی توہین ان کے عظیم میزبانوں کی توہین ہے، خاص طور سے جبکہ یہ مہمان اسی لئے آئے ہیں کہ اعمال و مناسک حج کے ساتھ ابراہیم خلیل علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز پر لبیک کہیں۔ ان کی آواز پر لبیک کہنا خداوند عالم کو لبیک کہنا ہے۔ لہذا جو لوگ ﴿كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ﴾[1] یعنی دور دراز علاقہ سے چل کر خدا اور اس کے عظیم پیغمبرؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، ان کے ساتھ مہر ومحبت، وفا اور اسلامی اخوت کا برتاؤ کیجئے۔ خدا اور رسولؐ کے مہمانوں کو اذیت وتکلیف نہ دیجئے۔ یہ لوگ مناسک حج کو انجام دینے اور ان کافروں اور مشرکوں سے بے زاری اور دوری کے اظہار کیلئے آئے ہیں جن سے خدا اور اس کے رسولؐ نے بے زاری کا اظہار کیا ہے۔ لہذا ان فرض شناس مہمانوں کا احترام کیجئے اور اسلام و مسلمین کے دشمن، غاصب اسرائیل اور اس کے آقا امریکہ جو کہ اسلام اور اسلامی ممالک سے دشمنی میں سرفہرست ہے، کو شکست دینے کیلئے ایک طاقتور اسلامی حکومت سے فائدہ اٹھایئے اور تمام دنیا کے حجاج سے مل کر مکہ مکرمہ کو ظالموں کے خلاف آواز بلند کرنے کے مرکز میں بدل دیجئے، یہ اسرار حج میں سے ایک ہے۔ خداوند متعال بندوں کی عبادتوں اور ان کی صدائے لبیک سے بے نیاز ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۹۷)

۱۔ سورۂ حج/۲۷۔

وسوسوں پر کان نہ دھرنا

ہمیں امید ہے کہ سعودی عرب کی حکومت خدا سے غافل و بے خبر علماء کے وسوسوں پر کان نہیں دھرے گی اور وعدہ کے مطابق مسلمانوں کو حج اور کفار و مشرکین سے برائت و دوری سے متعلق رسومات کے سلسلے میں آزادی دے گی اور اس الٰہی عمل میں ان کے خاص طور سے ان ایرانی، فلسطینی، لبنانی اور افغانی بھائیوں سے ہم آہنگ رہے گی جن پر کافروں نے بہت مظالم ڈھائے تا کہ تمام مظلوم یک آواز ہو کر دنیا والوں کو اپنے مشترکہ دشمن سے آگاہ کر سکیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۹۲)

خدا کے وعدوں پر قلبی اطمینان

مشعر الحرام اور عرفات میں عرفان اور معرفت کی حالت میں جایئے اور ہر موقف پر کمزوروں کی حکومت اور خدا کے وعدوں پر قلبی اطمینان میں اضافہ کیجئے اور سکوں اور خاموشی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی آیتوں میں غور و فکر کیجئے اور محروموں و کمزوروں کو عالمی سامراج کے پنجے سے نجات دلانے کی فکر کیجئے اور ان مواقف کریمہ میں خدا سے نجات کے راستے طلب کیجئے۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۹۰)

حج کے موقع پر فریاد برائت

ہماری فریاد برائت لبنان و فلسطین اور تمام اقوام اور ان تمام دوسرے ممالک کی فریاد برائت ہے جن پر مشرق و مغرب کی بڑی طاقتیں بالخصوص امریکہ و اسرائیل نظر جمائے ہوئے ہیں اور ان کے سرمایہ کو لوٹ لیا ہے اور اپنے نوکروں اور پٹھوؤں کو ان پر مسلط کر دیا ہے۔ ہزاروں کلومیٹر کے فاصلہ پر ہوتے ہوئے بھی ان کی زمینوں پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں، ان کے ممالک کی زمینی اور سمندری

سرحدوں کو بھی اپنے قبضہ میں لئے ہوئے ہیں... ہماری فریاد برائت، مکتب وحیثیتوں اور ناموس کے دفاع کی فریاد ہے، ذخائر وثروتوں اور سرمایوں کے دفاع کی فریاد ہے۔ ان اقوام کی ہمدردانہ فریاد ہے جن کے قلب کو کفر ونفاق کے خنجر نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۳۱۷)

آل سعود، تاریخ کے بدنام چہرے

حجت الاسلام جناب الحاج شیخ مہدی کروبی دامت افاضاتہ

میں عالمی لٹیرے امریکہ کے حلقہ بگوشوں اور تاریخ کے بدترین حکام آل سعود کے حملے کے مقابلے میں بیت اللہ الحرام کے لائق احترام اور مظلوم حاجیوں کی بیان سے باہر اور اسلامی استقامت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں فرض شناسی اور شجاعت پر مبنی آپ کی استقامت پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے خون آشام صفت آل سعود کے چنگل میں گرفتار ہونے کے باوجود اپنے شعلہ بیان انٹرویو اور پیغامات کے ذریعہ تاریخ کے ان ظالموں کا مکروہ چہرہ بے نقاب کر دیا اور ظالم امریکہ اور اس کے خبیث پٹھوؤں کے بارے میں نا قابل فراموش ذلت ورسوائی کی آواز دنیا میں بلند کر دی، جنابعالی بحمد اللہ ہمیشہ اسلامی مجاہدوں کی صف اول میں تھے اور ہیں۔ میں گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی آپ کو اپنی جانب سے حجاج بیت اللہ کی سرپرستی کے عہدہ پر منصوب کرتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۳۷۸)

اسلامی کانفرنس تنظیم

حقیقی اسلام کی شناخت

حقیقی اسلام کو پہچانیں اور لوگوں کو پہچنوائیں۔ ملت اسلام کو بیدار اور آگاہ کریں۔ معاویہ اور

غاصب وجائر حکومتوں اور سامراج کی پٹھو حکومتوں کے خودساختہ اسلام جس کو وہ ٹیلی ویژن، ریڈیو اور وزارت خانوں کے ذریعے لوگوں کے سامنے پیش کررہی ہیں اور پیغمبر واوصیائے پیغمبر علیہم السلام کے اسلام کے درمیان پائے جانے والے تباین اور مغائرت سے لوگوں کو آگاہ کریں اور دنیا کو سمجھائیں کہ وہ اسلام جس کا ان کی بنائی حکومتیں دم بھرتی ہیں اور نام نہاد اتحاد اسلامی کانفرنس بلاتی ہیں وہ سلاطین بنی امیہ و بنی عباس کا خودساختہ اسلام ہے جسے انہوں نے قرآن اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے مقابلہ میں بنایا ہے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ سامراجی طاقتیں اور جو لوگ قرآن کو ہاتھوں پر بلند کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب تک قرآن مسلمانوں کے درمیان حکمفرما ہے ہم ان پر تسلط حاصل نہیں کرسکتے۔ اب وہ اس اسلام اور اس اسلامی اتحاد کی حمایت کررہے ہیں تاکہ ملت اسلام کو منحرف کردیں، قرآن کریم کو مہجور کردیں، دین خدا کو پامال کردیں اور اپنے مذموم استعماری مقاصد واغراض کی تکمیل کیلئے راستہ ہموار کریں...

قرآن مجید اور اسلام کے نجات دینے والے احکام کے خلاف عالمی جارحین اور دشمنان اسلام کے خفیہ اور علانیہ حملے ہر طرف سے مسلسل جاری ہیں اور اسلامی ممالک کی بہت سی حکومتیں یا ہمت ہار جانے کی وجہ سے یا پھر ان کے پٹھو بن جانے کی وجہ سے ان کی خیانت آمیز اور مذموم سازشوں کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف ہیں، چاہے وہ اسلام کا دم بھرتی ہوں یا نام نہاد اسلامی کانفرنس بلاتی ہوں ان میں وہ بھی شامل ہیں جنہوں نے اسلامی ممالک میں اسلام کو کالعدم قرار دے کر اسلام کے تسلیم کئے جانے کے سد راہ ہوئے ہیں۔ الغرض، سب حکومتیں جان بوجھ کر یا غفلت کی وجہ سے ایک ہی راستے پر چل رہی ہیں اور وہ راستہ دشمناں اسلام کے گھناؤنے مقاصد کو عملی جامہ پہنانا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۴۸۷)

غیر اسلامی کانفرنس

سوال: [اس سال موسم بہار میں افغانستان میں ہونے والی پہلی اسلامی اتحاد کانفرنس میں

اشتراکیت کے بہت سے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ کیا آپ کی نظر میں اشتراکی نظام اور جدید اسلامی فکر کے مسائل مشترک ہیں؟]

جواب: اس طرح کی نام نہاد اسلامی کانفرنسوں کا ہدف اسلامی نہیں ہے، جو لوگ ایسی کانفرنسوں میں مسلمانوں کا نمائندہ بن کر شرکت کرتے ہیں وہ در حقیقت لوگوں کے نمائندے نہیں ہیں۔ اشتراکی نظام شتر مرغ کی چال چل رہا ہے۔ ایک طرف سے تو وہ دین اسلام کا مخالف ہے، کیونکہ اپنے ماتحت تمام مسلمانوں کی مذہبی آزادی کو سلب کئے ہوئے ہے۔ دوسری طرف سے وہ ان مسلمانوں کا نمائندہ قرار دیتا ہے! اشتراکی نظام اپنے اس رویئے اور مسلمانوں پر تسلط کی وجہ سے اس لائق بھی نہیں رہ گیا جو مظلومیت کی حمایت اور ظالموں کی مخالفت کا دعویٰ کر سکے۔

(صحیفہ امام، ج۴، ص۳۶۰)

طائف کانفرنس اور صدام سے یکجہتی

ہم کو صدام سے کوئی توقع وامید نہیں ہے اس کو طائف کانفرنس میں بے ہودہ باتیں کرنا ہی ہے ہمیں بعض ممالک کے حکمرانوں سے بھی جو ان کی گاتے ہیں اور شاہ کے زمانہ میں اس کے حامی اور اس کے مظالم میں برابر کے شریک تھے اور آج صدام کے مظالم میں شریک ہیں کوئی توقع نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۴، ص۵۰)

تفرقہ ڈالنا طائف کانفرنس کا مقصد

ہمارے شیعہ بھائی اور ہمارے سنی بھائی ہوشیار رہیں۔ اگر آپ کے درمیان کچھ لوگ آ کر آپ کے بھائیوں کے بارے میں کچھ کہیں۔ آپ سے شیعوں کے بارے میں اور اہل سنت کے بارے میں دوسروں سے کچھ کہیں تو یہ جان لیں کہ یہ کانفرنس کی سازش ہے یعنی یہ وہی ہدف و مقصد ہے ان میں سے بعض بدعنوان ترین حکمراں اور حکومتیں جس کے در پے ہیں۔ بیدار و ہوشیار رہ کر اس شیطانی

سازش کو ناکام کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۳۱)

طائف کانفرنس میں اسلامی حکمرانوں کی غفلت

اسلام سے عقیدت اور اس کی حمایت کا دم بھرنے والے اسلام کے نام پر طائف میں اکٹھا ہوئے ہیں جہاں سے اسلام پھیلا ہے، جسے حجاز کہتے ہیں لیکن انہوں نے کیا کہا اور کیا کیا؟ کیا ان معصوم بچوں کا نام بھی زبان پر لائے جو صیہونیزم کے ہاتھوں یتیم ہو گئے؟ کیا لبنان کا نام لیا؟ کیا ان تمام اسلامی ممالک کا نام بھی لیا جو بڑی طاقتوں اور ان سے وابستہ افراد کے زیر تسلط ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۳۶)

طائف کانفرنس اور دنیا کے مسائل

وہ حکمراں جو طائف کانفرنس میں شرکت کیلئے ایسے ملک میں اکٹھے ہوئے ہیں جس میں رسول اللہ، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، آپؐ نے اس ملک میں تبلیغ کی اس کانفرنس میں اسلام کے بارے میں کچھ کہا گیا؟ مسلمانوں اور ان سے متعلق مسائل کے سلسلے میں کہا گیا؟ کیا حدیث شریف[1] کی رو سے انہیں مسلمان مانا جاسکتا ہے؟ کیا انہوں نے یہ جانتے ہوئے کہ اسلامی ممالک بڑی طاقتوں کے زیر تسلط ہیں ہے اور ان کی وجہ سے مسلمان بے گھر ہوئے ہیں موت کے گھات اتار دیئے گئے ہیں، معصوم بچے یتیم ہوگئے ہیں، ان کے بارے میں کچھ کیا؟ کیا لبنان اور فلسطین پر اسرائیل کے جارحانہ مظالم کے بارے میں کچھ بولے؟ کیا انہوں نے عراق کے اس حملے کے بارے میں طائف کانفرنس

۱۔ ﴿مَنْ أَصْبَحَ وَلَمْ يَهْتَمَّ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ﴾ جو شخص صبح اٹھے اور مسلمانوں سے متعلق غور وفکر نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ اصول کافی، ج ۳، ص ۲۳۸۔

میں کچھ کہا جو اس اسلامی ملک ایران پر کیا جبکہ ایران کے سوا اس کا کوئی جرم نہیں کہ اس نے شیطان وظالم کا تختہ پلٹ کر اسلام لانا چاہا، کفر کی جگہ اسلام نافذ کرنا چاہا۔ کیا طائف کانفرنس میں مذکورہ موضوعات سے متعلق کچھ گفتگو ہوئی یا صرف دعویٰ ہے؟! ان کا مسلمان ہونا اور اسلام بھی کھوکھلا دعویٰ ہے اور یہ دعویٰ تمام ممالک کے حکمرانوں میں رائج وعام ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۳۷)

طائف کانفرنس کے مقابلہ میں خاموش نہ بیٹھنا

طائف کانفرنس کے سلسلے میں مسلمانوں کو خاموش نہیں بیٹھنا چاہیے۔ آپ ہرگز یہ نہ سوچیں کہ دو قومیں ایک دوسرے کے مقابلے میں ہیں۔ جس طرح اس حکومت سے ایرانی عوام نفرت کرتے ہیں ہے، عراقی عوام اس سے کہیں زیادہ متنفر ہیں، چونکہ عراقی عوام نے بہت سے علماء کو کھویا ہے، بہت سے جوانوں سے ہاتھ دھویا ہے، بہت سے ضعیفوں، جوانوں اور بچوں کو تڑپ تڑپ کر مرتے دیکھا ہے۔ یہ سب مصیبتیں اس فاسق وفاجر وظالم کی وجہ سے ہے... طائف میں منعقدہ کانفرنس نے ہمارے مظلوموں، فلسطینی مظلوموں اور لبنانی مظلوموں کے حق میں کیا کیا؟ مسلمانوں کیلئے کیا کام کیا ہے؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۶۳)

طائف کانفرنس میں سازشیں

تم ایسا سونچنا بھی نہیں کہ جس ملت نے اتنی مشکلات کو برداشت کر کے اسلامی جمہوریہ کو اس مقام تک پہنچایا ہے وہ تمہیں ہر وہ کام کرنے دے گی جس کا تم ارادہ رکھتے ہو اور اس جمہوریت کو تباہ وبرباد کردو گے اور طائف کی سازش کی طرح جو سازشیں تمہیں پڑھائی سکھائی جارہی ہیں وہ ملک کے اندر کرسکو گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۲۸۹)

فہد کی تجویز کیمپ ڈیویڈ سے بدتر

آج سب سے زیادہ خطرناک امور میں سے کیمپ ڈیویڈ سمجھوتہ اور فہد کی تجویز ہے کیونکہ اس سے اسرائیل اور اس کے مظالم کو تقویت ملتی ہے۔ ہم سب بالخصوص سعودی عرب کی حکومت اسلام و قرآن کریم اور آئندہ نسلوں کے سامنے جواب دہ ہیں۔ مجھے اس دن کا خوف ہے کہ خدانخواستہ ظالم امریکہ کی حمایت و مدد سے اسرائیل اپنے تمام اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے اور جب مسلمان اور اسلامی حکومتیں متوجہ ہوں تو پھر ان سے کچھ نہ ہو سکے۔ میں اسرائیل کی خودمختاری اور اس کو تسلیم کئے جانے کو مسلمانوں کیلئے ایک المیہ اور اسلامی حکومتوں کیلئے ایک دھماکہ سمجھتا ہوں اور اس کی مخالفت کو عظیم اسلامی فریضہ سمجھتا ہوں۔ ان نام نہاد مسلمانوں کے ہاتھوں اسلام کے خلاف رچائی جانے والی سازشوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۹۳)

مصر کا اسلامی کانفرنس تنظیم میں واپس لایا جانا

یہ تعجب خیز بات نہیں کہ امریکہ اور اس کے پٹھو مصر کو دوبارہ اعراب کے زمرے میں شامل کرنے کیلئے ہر طرف ہاتھ پیر مار رہے ہیں۔ قابل افسوس اور عرب ممالک کے حکمرانوں کی عجیب حالت ہے کہ اتنی طولانی کوششوں، اعلانات و بیانات اور خفیہ و کھلم کھلا رفت و آمد اور ملاقاتوں، عرب اور غیر عرب ممالک کے اعلیٰ حکام، صدور اور بادشاہوں کے مذاکرات میں جن امور کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی شاید جو لوگ انہیں نہیں پہچانتے تھے وہ اس بات کے منتظر تھے ان مذاکرات میں اسلام، مسلمانوں اور مظلوم ملتوں پر بڑی طاقتوں کی جانب سے ڈھائی گئی مشکلات کے بارے میں گفتگو اور بات چیت ہوگی اور ملتوں کی حالت کو سنوارنے کیلئے کوئی لائحہ عمل پیش کیا جائے گا اور ان کے عالمی مشکلات کا کوئی راہ حل تلاش کیا جائے گا۔ اتنے اہتمام کے ساتھ اکٹھا ہوئے، نشست و برخاست کی اور اسلام و مسلمین کی تمام مشکلات کا یہ قرار دیا کہ اسرائیل کے حلیف مصر کو عرب ممالک کے زمرے

میں واپس لایا جائے! اس دن مصر کو صیہونیزم کے ساتھ معاہدہ کرنے پر خارج کردیا تھا لیکن آج اسرائیل کو تسلیم کرنے اور اس کی پوزیشن کے استحکام کی خاطر مصر کو واپس لے آئے ہیں! اس دن مصر کو اس جرم کی بنا پر خارج کردیا تھا کہ اس نے عرب ممالک کی چاہت کو پشت دکھائی تھی لیکن آج اسے اس وجہ سے شامل کرلیا کہ اس نے امریکہ کی دست بوسی کی ہے۔ کل مصر کو اس وجہ سے خارج کردیا تھا اس نے فلسطین کے ارمانوں کے ساتھ خیانت کی تھی لیکن آج جب سبھی نے اس خیانت کو مل کر انجام دینے پر دستخط کردیئے تو اسے واپس لے آئے۔ اس سے زیادہ افسوس ناک اور شرمناک بات یہ ہے کہ مصر نے بڑی بے اعتنائی کے ساتھ کسی شرط کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ قاہرہ کے ایک بلند پایہ مقام نے کہا: عرب حکمرانوں کو اپنی غلطی کا اقرار کرلینا چاہیے! لبنان وافغانستان اور دوسری عرب اقوام کے مسائل اتنی بڑی مشکل نہ تھے جس کیلئے اسلامی ممالک کے حکمراں اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے! غیر عرب وعرب کی مظلوم ومحترم اقوام اور مسلمان اس ذلت کو کیسے برداشت کریں کہ ایسے افرادان کے سربراہ اور حاکم ہوں۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا ہے کہ اسلامی ملت اٹھ کھڑی ہو اور اپنے حکمرانوں اور سربراہوں کو یا تو شرف اسلام کے مقابل خاضع کردے یا پھر ایران کی طرح ان کے ساتھ سلوک کریں؟ کیا اسلامی حکومتیں اب بھی سو رہی ہیں اور یہ نہیں دیکھ رہی ہیں کہ ملتوں کی صورتحال پہلے جیسی نہیں رہی؟ کیا وہ یہ نہیں سمجھنا چاہتیں کہ آنکھ وکان کھل گئے ہیں اور مشرقی یا مغربی قسم کی فریب کاریاں ناکام ہوگئی ہیں؟ کیا انہیں معلوم نہیں اور وہ یہ نہیں دیکھ رہی ہیں کہ اسلامی انقلاب برآمد ہو چکا ہے یا ہو رہا ہے اور خداوند متعال کی نصرت ومدد سے عنقریب پوری دنیا میں پرچم اسلام، مسلمان ملتوں، بلکہ اسلامی عدالت کے تشنہ مظلوموں کے ہاتھوں سے سربلند ہوگا؟ تو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ حکومتیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں اور کازابلنکا میں جس عظیم گناہ اور غلطی کے مرتکب ہو کر اسلام ومسلمان بالخصوص عربوں کے شرف وکمال کو پامال کیا اور اپنے لیے تاریخی ذلت وخواری کا سامان کیا، اس سب سے توبہ کرلیں اور قادر وغالب خدا کی طرف واپس آجائیں کہیں ایسا نہ

ہو کہ اس کے قہر کی آگ ہر خشک وتر کو جلا کر راکھ کر دے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۳۳۰)

خطے کے ممالک اور اسرائیل کا تسلیم کیا جانا

ایرانی حکومت، ایرانی عوام، بلکہ اسلام اور دنیا کے مفادات کی طرف متوجہ اور مسائل عالم سے باخبر، فرض شناس مسلمان اور تاریخ کے یہ مظلوم خطے اور دوسرے اسلامی ممالک کے حکمرانوں کے بعض اعمال سے، ناراض وناخوش ہیں اور ان کے اعمال کو اسلام واسلامی ممالک کے وشؤون کے منافی مانتے ہیں اور کانفرنسوں کی شکل میں انجام دی جانے والی ان ممالک کے حکمرانوں کی تمام کوششوں کی مذمت کرتے ہیں جن کا ہدف صرف یہ ہے کہ غاصب اسرائیل کو تسلیم کرلیا جائے، علاقے اور اسلامی ممالک میں امریکہ کو کھلی چھوٹ دی جائے، مسلمانوں کے عظیم وگراں قیمت ذخائر کو چٹ کر جانے میں ان کو مدد دی جائے، لبنان کے مظلوم مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی جنگ میں امداد دی جائے، صدامیوں کے وہ مظالم جو انہوں نے جنگ کی شکل میں ایران کے خلاف شروع کئے ہیں ان میں اس کو تعاون دیا جائے، چونکہ وہ بھی اسرائیل کی غاصب حکومت کے استحکام میں مدد کر رہا ہے۔ ہم مراکش میں ہونے والی [فاس] کانفرنس کی اس کی جگہ اور مطالب اعتبار سے مذمت کرتے ہیں، چونکہ آپ نے اس جگہ کا انتخاب کیا ہے اور ایسے شخص کو کانفرنس کا صدر بنایا ہے جس نے مراکش کی عوام کو اس وقت خاک وخون میں غلطاں کیا۔ جس وقت کیمپ ڈیویڈ یا فہد کی تجویز کو قبول کرانے کی کوشش کی جارہی تھی اور مراکش کی عوام کے اعتراض کی گونج تمام شہروں میں سنائی دے رہی تھی، آپ کے میزبان کا بازو کہنی تک پھر دوبارہ مظلوم مسلمانوں کے خون سے رنگین ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۳۴۱)

حوزات علمیہ

علمی مدارس کو لیس کرنا

علمی مدارس، قدیم وجدید یونیورسٹیوں اور اسلام کی عظیم ملت کا جوان طبقہ متوقع تاریک زمانے کیلئے آمادہ وتیار رہے اسلام کو اس سے کہیں زیادہ دفاع کی ضرورت ہے۔ یہ دنیا اپنی تمام تر فریب کاریوں ومکاریوں کے باوجود ہم آپ سب کا ساتھ چھوڑ دے گی۔ تو کتنا اچھا ہے کہ یہ مختصر عمریں اور کم اوقات اسلام و مسلمین کی خدمت اور اسلامی ممالک کو سامراجی طاقتوں کے مسلسل ظلم واستبداد سے چھٹکارا دلانے میں بسر ہوں۔ آپ مجاہدتوں اور بری خواہشات سے دوری اختیار کرتے ہوئے حب دنیا کو دل سے باہر نکال دیں تا کہ آسمان کے نورانی احکام کی خدمت کے لائق بن سکیں۔ میں دنیا کے جس خطے میں رہوں گا تمام اسلامی ملتوں بالخصوص ایران کے بے کس اور مظلوم عوام کیلئے دعا گو رہوں گا۔ مجھے پوری امید ہے کہ خداوند متعال اپنی اس خاص عنایت کے ذریعہ دشمنوں اور ظالموں کو زیر کر دے گا جو وہ دینی مدارس کے اوپر رکھتا ہے اور اسلامی ممالک کو شر پسند عناصر سے محفوظ رکھے گا۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۵۸)

دینی مدارس کی حفاظت

عراقی حکام کو ٹیلی گراف کے ذریعہ میں نے اپنے خیال، نظریئے اور مصلحت سے آگاہ کیا[۱]

۱۔ عراق کی اس پالیسی کی طرف اشارہ ہے جس کے تحت عراق میں مقیم ایرانیوں کو ذلت واہانت کے ساتھ اور بغیر کسی اطلاع کے سڑکوں پر سے پکڑ پکڑ کر ٹرکوں میں سوار کر کے سرحد پار بھیجا جا رہا تھا۔

لیکن انہوں نہ صرف یہ کہ اس کا مثبت جواب نہیں دیا، بلکہ اس کے خلاف زبردست ردعمل بھی ظاہر کیا جس کی وجہ سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اب یہاں رہنا ہمارے لیے ضروری نہیں ہے۔ میں ایگزٹ کی مہر لگوانے کیلیئے کل اپنا پاسپورٹ بھیجوں گا۔ میں جہاں بھی رہوں گا اپنے بھائیوں سے ویسے ہی عقیدت ومحبت رکھوں گا جیسے یہاں پر رکھتا ہوں۔ افغانی، ہندوستانی، عراقی... برادران جو یہاں ہیں یا جہاں کہیں ہیں ہمارا ان سے رابطہ جس طرح یہاں پر تھا ویسے ہی رہے گا۔ ایرانی بھی اپنے مقصد خیریت کے ساتھ پہنچ جائیں اور دینی مدارس میں مشغول ہو جائیں، انشاء اللہ۔ اگر قم میں نہ رک سکے تو مشہد میں، بہرکیف، حوزات ومدارس کی حفاظت کریں۔ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے نکل گئے اور پھر مسلمانوں کے مکہ واپس ہونے کا احتمال نہیں دے رہے تھے خدا تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ آپ حضرات کہ جن کو زبردستی یہاں سے نکالا جا رہا ہے جبکہ اس میں شک نہیں کہ آپ لوگ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے جوار میں رہنے اور حوزہ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ مجھے خدا سے امید ہے کہ انشاء اللہ اس جگہ کی حفاظت کرے گا۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۴۰۵)

حوزہ نجف کی اہمیت

اگر چہ اس وقت ایرانیوں کی ایک بڑی تعداد حکومتوں کے باہمی اختلاف کی بھینٹ چڑھ گئی ہے اور اس کو بڑی بے دردی کے ساتھ اس ملک سے باہر نکالا جا رہا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے اس میں بڑی مصلحتیں درکار ہوں جن کا ہمیں علم نہیں۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ جس طرح خدا نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فاتح اور غالب بنا کر مکہ واپس لوٹایا اسی طرح آپ لوگوں کو بھی ان دینی تعلیمی مراکز میں واپس پلٹائے گا اور وہ دن لائے گا کہ نجف پہلے سے بھی زیادہ مستحکم ومضبوط ہو جائے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ ابھی یا کچھ دنوں بعد حوزہ علمیہ دوبارہ اپنی پہلی حالت پر واپس لوٹ آئے۔ آپ لوگوں نے اگر

اپنے دینی اور علمی فرائض پر عمل کیا تو پھر دوبارہ نجف واپس لوٹ آئیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۴۱۰)

علمی حوزات کا مستحکم و پائیدار رہنا

بہر حال کسی بھی حالت میں حوزہ کو زوال نہیں ہوگا۔ حوزہ اپنی جگہ پر باقی رہے گا۔ معنوی اور الٰہی پہلوؤں سے قطع نظر طبیعی وفطری معیارات کے اعتبار سے بھی دینی تعلیمی مراکز کا زوال پذیر ہونا ناممکن ہے۔ چونکہ حوزات تمام مسلمانوں خاص طور سے اہل تشیع کی توجہ کا مرکز ہیں اور انہیں عوام کی حمایت حاصل ہے اور جس چیز کے عوام حامی و مددگار ہوں حکومتیں اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ اس سے ٹکرانے کی جرأت نہیں رکھتیں۔ حکومتوں کی عمر بہت مختصر ہوتی ہے اس لیے بہت جلدی ختم ہو جاتی ہیں۔ عظیم اقوام نجف کی حامی ہیں اسی لیے وہ محفوظ رہے گا۔ اس وقت ہمارے حوزات میں افغانی، پاکستانی، ہندوستانی، عراقی اور دوسرے عرب ممالک کے طلاب علم دین کے حصول میں مشغول ہیں اور موجودہ حکومت میں کہ جس کو حکومت کا نام دینا ہی غلط ہے، ملتوں سے ٹکرانے کی ہمت ہی نہیں ہے۔ اگر چہ اس میں عوام سے ٹکرانے کی جرأت نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲، ص ۴۱۱)

حوزہ علمیہ قم کی بیداری

یہ ہمارا اور آپ کا مقابلہ کر رہی ہے لیکن خدا واقف ہے کہ میں حوزات کیلئے بہت پریشان ہوں۔ میں حوزہ نجف کیلئے بہت مضطرب ہوں۔ حوزہ نجف کی حیثیت اور وقار ختم ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک اس کی حیثیت متزلزل ہو رہی ہے جس کی وجہ سے میں پریشان ہوں۔ افراد اہم نہیں ہیں۔ مجھے حوزے کے بارے میں تشویش ہے ہزار یا اس سے بھی زائد مدت کا ایک قدیم حوزہ

اپنی حیثیت کھو رہا ہے۔ آپ ان تمام باتوں اور گفتگوؤں کو شروع سے آخر تک ملاحظہ فرمائیں جو ایران میں ہو رہی ہیں، تمام اشتہاروں اور پوسٹروں کو پڑھیں چاہے متدین گروہوں کی جانب سے ہوں چاہے روشن خیال پارٹیوں کی طرف سے ہو یا اہل علم کی طرف سے، کسی میں بھی نجف کا نام تک نہیں ہے، نجف کو بھلا دیا گیا ہے۔ خدارا آپ اس نجف کی حفاظت کیلئے آگے بڑھیں۔ حوزہ علمیہ قم ایک زندہ حوزہ ہے۔ وہ قربانیاں پیش کر رہا ہے اور مار بھی رہا ہے۔ یہ حوزہ دباؤ کے باوجود بھی اب تک زندہ ہے۔ نہ صرف زندہ، بلکہ ظلم کے خلاف ڈٹا ہوا ہے۔ طلاب قم، قمی حضرات، قم کے عوام اپنے موقف پر ڈٹی ہوئے ہیں۔ ظلم کا شکار ہونے کے باوجود بھی ثبات قدمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ طلاب قم قربانیاں پیش کرنے کے باوجود ظلم کے مقابل ڈٹے ہوئے ہیں، لہذا زندہ ہیں۔ اسی لیے لوگوں کے اذہان میں صرف اور صرف قم بس گیا ہے لیکن میں نجف کیلئے فکر مند ہوں۔ میں قمی ضرور ہوں لیکن نجف کیلئے پریشان ہوں۔ ہم کو تمام حوزات سے قلبی لگاؤ ہے نجف ہزار سال یا اس سے بھی زیادہ قدیم حوزہ ہے، ہم اس سے مانوس ہیں۔ خدارا اسے برباد نہ ہونے دیں۔ اس حوزہ کو ذہنوں سے دور نہ ہونے دیں۔

(صحیفہ امام، ج۳، ص۳۹۳)

حوزہ علمیہ، ملک کا مستحکم و مضبوط قلعہ

حال ہی میں یکے بعد دیگرے پیش آنے والے واقعات باعث افسوس ہیں۔ یہ توقع نہ تھی کہ آپ[1] جیسی علمی اور اسلامی شخصیت کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا۔ بہرحال عراق کے حکام سے سرحدی علاقوں پر ایسے رویئے کی امید نہیں تھی جو اچھی ہمسائگی کے منافی ہے۔ ایرانی عوام اپنے

۱۔ امام خمینیؒ کی مراد آیت اللہ سید محمد باقر الصدر ہیں جن کو عراقی حکومت نے ان کی عالم بہن بنت الہدیٰ کے ہمراہ گرفتار کرنے کے بعد اپریل ۱۹۸۰ء (فروردین ۱۳۵۹ھ ش) میں شہید کر دیا۔

اسلامی انقلاب کے ذریعے تمام اسلامی ممالک سے اغیار کے نفوذ کو ختم کرنے اوران ممالک کی خود مختاری وآزادی انہیں واپس دلانے کی امید وآرزو رکھتے ہیں۔ انہیں امید ہے کہ جس طرح عوام ایران کے عظیم اسلامی انقلاب کے حامی ہیں حکومتیں بھی اسی طرح اس کی حامی ہوں گی۔ اسلام ومسلمین کی خدمت کرنے والا النجف اشرف کا حوزہ علمیہ تاریخی اعتبار سے ہمیشہ عراق اور تمام اسلامی ممالک کی خود مختاری کا محافظ رہا ہے۔ لہذا اس بات کی امید نہیں ہے کہ اس کی اہانت ہو اور اس کی عظیم حیثیت کو نقصان پہنچایا جائے۔ میں ملک کے مفادات وآبرو کی حفاظت کرنے والے اس مستحکم ومضبوط قلعے کی حفاظت کیلئے حکومت عراق کو نصیحت کرتا ہوں، یہ وہی نصیحت ہے جسے میں نے ماضی میں معزول وخائن شاہ اور ایرانی حکومت سے کی تھی۔ میں خدا کی بارگاہ میں عظمت اسلام اور اسلامی ممالک کی خود مختاری کا خواہاں ہوں۔

(صحیفہ امام، ج۸، ص۱۵۰)

مسلمانوں کی جنرل اسمبلی

اسلامی ممالک کی فیڈریشن

سوال: [کیا آپ خطے میں اسلامی حکومتوں فیڈریشن کی تشکیل کے خواہاں ہیں؟]

جواب: ضرورت پڑنے کی صورت میں اس کا امکان پایا جاتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۱۴۲)

اسلامی اتحاد کی طاقت

اگر یہ لوگ متحد ہو جائیں تو ایسی طاقت کے حامل ہو جائیں گے کہ دوسری کوئی طاقت ان سے

ٹکرانے کی ہمت نہیں کرے گی، البتہ اس کیلئے کامل ایمان کی شرط ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۸)

مسلمانوں کو آپس میں متحد ہونا چاہیے

اہم بات یہ ہے کہ عوام اور اسلامی حکومتوں کے درمیان غلط فہمی نہ ہو اور اسلامی وحدت ہمیشہ محفوظ رہے۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ یہ سب باتیں میں اس لیے کر رہا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ کی کوششوں کے بارے میں غلط فہمی دور ہو جائے دو ملتوں اور دو حکومتوں کے درمیان تفاہم و یکجہتی قائم ہو جائے۔ بیگانے لوگ حکومتوں اور ملتوں کے درمیان جن غلط بیانیوں کا سہارا لے کر اختلاف ڈالنا چاہتے ہیں۔ ان تہمتوں اور غلط بیانیوں کو ناکام بنا دیں۔ ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ تمام مسلمان دشمنوں کے مقابل آپس میں متحد رہیں، جیسا کہ اسلام نے حکم بھی دیا ہے ایک جماعت بن کر رہیں، جیسا کہ اسلام چاہتا ہے۔ سب سے اہم مطالبہ یہ ہے کہ غلط فہمی دور ہو جائے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۱۹)

الٰہی انجمن

پورا ایران اور تمام اسلامی ممالک، اسلامی انجمن ہے۔ ایک الٰہی انجمن ہے۔ ہم سب کو اسلام کیلئے متحد ہونا چاہیے۔ ایک دوسرے کے قریب آ جائیں۔ ان انجمنوں میں سے ہر ایک اسلام کی اس عظیم انجمن کا شعبہ ہے جس کے سرپرست امام زمانہؑ ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۵۸)

حکومتیں، عوام کے تفاہم کی مخالف

جب تک ہمارے درمیان اختلاف رہے گا، بڑی طاقتیں فائدہ اٹھاتی رہیں گی۔ اگر مسلمان متحد ہو جائیں، حکومتوں کے درمیان اتحاد قائم ہو جائے تو عوام بھی متحد ہو جائیں گے۔ عوام ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں، حکومتیں انہیں آپس میں متحد نہیں رہنے دیتیں۔ اگر اسلامی ممالک کی حکومتوں کے اختلاف کی یہ مشکل ختم کردی جائے تو اسلام و مسلمین کی طاقت سے بڑھ کر کوئی طاقت نہیں ہوگی، چونکہ ان کے پاس بے شمار ذخائر ہیں اور ان کی آبادی بھی ایک ارب سے زیادہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۱، ص۹۵)

متحد ہو جائیے

خدا آپ سب کو بلکہ تمام مسلمانوں کو آپس میں ﴿یَدٌ واحِدَة﴾ بن کر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۸۱)

اتحاد، الٰہی فریضہ

اہم شرط، حق کے سلسلے میں ثابت قدم رہنا ہے۔ ہمیں اپنے حق کے سلسلے میں ثابت قدم ہونا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ باطل تو اپنے باطل پر متحد ہو لیکن ہم اپنے حق پر اختلاف کا شکار! ہم اہل حق ہونے کے دعویدار ہیں۔ تمام مسلمان اہل حق ہیں۔ قرآن ان کی کتاب ہے، کعبہ ان کا قبلہ ہے۔ جو اسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور حق کے معتقد ہیں انہیں اپنے اس حق پر متحد ہو کر ان لوگوں کو کامیاب نہیں ہونے دینا چاہیے جو اپنے باطل پر متحد ہونا چاہتے ہیں۔ ہم سب کا فریضہ یہ ہے کہ اپنے حق کے سلسلے میں متحد رہیں، چاہے ایک ملک کے باشندے ہوں، چاہے تمام اسلامی ممالک کے باشندے۔ مجھے امید ہے کہ عوام تیزی سے حق کی جانب بڑھ کر جلد از جلد متحد ہو جائیں گے تا کہ باطل کو فوراً پسپائی پر

مجبور کردیں۔ خدا آپ کو اور ہم سب کو حق کے راستے میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا کرے۔ تمام مسلمان اور دنیا کے تمام کمزور لوگ کامیاب ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۶۴)

اتحاد بین المسلمین

تمام عقلا اور علمائے اسلام نے صدر اسلام سے لے کر اب تک یہی کوشش کی ہے کہ تمام مسلمان متحد ہو جائیں اور غیر مسلموں کے مقابل ﴿یَــدٌ واحِدَة﴾ رہیں۔ دنیا کے ہر مسلمان کو دوسرے تمام مسلمانوں سے مل کر رہنا چاہیے۔ قرآن نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام نے تاکید کی ہے۔ اسلام کے بیدار علما نے اسی ہدف کے حصول کی غرض سے مسلمانوں کو پرچم اسلام کے زیر سایہ وحدت کی دعوت دینے کی کوشش کی ہے۔

ہم بھی کئی سالوں سے مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم قدم، ہم کلام اور اکٹھا کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۳۷)

عظیم اسلامی حکومت

اگر تمام مسلمان متحد ہو جائیں تو ایک بڑی حکومت قائم ہو جائے گی ہر ایک کی اپنی جگہ اور اپنے مقام پر حکومت ہوگی اور سب پرچم اسلام کے سائے میں ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۸۱)

اسلامی امتوں کا اتحاد

اسلامی حکومتوں اور ملتوں کو آپس میں متحد، برادر اور برابر ہو کر رہنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۲۲۷)

مسلمانوں کے اتحاد کی طاقت

دشمن نے کچھ عرصے سے اختلافات کو زیادہ ہوا دی اور ان کا خیال بھی یہی تھا، کیونکہ ان کے ماہرین نے درک کر لیا تھا کہ اگر مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد آپس میں متحد ہو گئی تو کوئی بھی طاقت اسی کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور کوئی بھی طاقت اس پر حکومت و غلبہ کر ہی نہیں سکتی۔ لہذا انہوں نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے گروہوں کے درمیان تفرقہ اندازی کا راستہ اپنایا۔ آپ جہاں کہیں بھی جائیں یہاں تک کہ ایک شہر میں جائیں تو تفرقہ ضرور پائیں گے۔ اگر چہ اب کم ہے لیکن پھر بھی ہے پہلے تو ہر شہر، ہر محلے میں مختلف طبقات اور پارٹیوں کے لوگ آپس میں اختلاف رکھتے تھے... اس سے آگے بڑھتے تو دیکھتے کہ انہوں نے پورے شہر اور بڑے شہروں میں خود علماء کے درمیان بھی اور لوگوں کے درمیان بھی اختلاف پھیلا رکھا تھا۔ وہ لوگوں کے درمیان ایک پارٹی بنا دیتے تھے جو اختلافات کا موجب ہوتی۔ الغرض، ان مقصد یہ تھا کہ یہ گروہ آپس میں متحد نہ ہو سکیں۔ افسوس کہ یہ بیماری بڑے علماء اور روشن خیال افراد میں بھی پھیل گئی تھی۔ بجائے اس کے کہ وہ اس قسم کے اختلاف کو روکتے خود بھی اس میں گرفتار ہو گئے تھے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۴۸۲)

اسلام کے عظیم مفادات پر توجہ دینا

خانہ خدا کے حاجی اس عام اجتماع اور انسانی جم غفیر میں ظالموں اور ستمگروں سے برائت کی آواز اپنی پوری طاقت لگا کر بلند کریں اور نہایت گرم جوشی کے ساتھ ایک دوسرے کی طرف برادری کا ہاتھ

بڑھائیں۔ اسلام اور مظلوم مسلمانوں کے عظیم مفادات کو فرقہ پرستی اور قوم پرستی کی بھینٹ نہ چڑھائیں اور جتنا بھی ہو سکے اپنے مسلمان بھائیوں کو توحید کی طرف دعوت دیں اور زمانہ جاہلیت کی اس دشمنی اور تعصّبات کو ختم کر دیں جو عالمی لٹیروں اور ان کے پٹھوؤں کے مفاد میں ہیں۔ یہ عمل خدا کی نصرت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وعدۂ الٰہی آپ کے شامل حال ہوگا اور اگر خدانخواستہ لوگوں نے عالمی لٹیروں کے نوکروں بالخصوص رشوت خور، تفرقہ انداز ملاؤں کی پیروی کی تو جان لیں کہ وہ بہت بڑے گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ خداوند متعال کا غضب ان کے شامل حال ہوگا۔ بڑی طاقتوں کے زیر تسلط رہیں گے؛ جس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۹۴)

چوتھی فصل:

نظریۂ اسلام کے اصول

- اسلام (آئیڈیالوجی)
- قرآن
- علماء اور اسلامی مراجع

اسلام (آئیڈیالوجی)

اتحاد بین المسلمین، اسلام کا مقصد

ہم ہر حال میں اسلام، اسلامی مما لک اور اسلامی مما لک کی خودمختاری و آزادی کیلئے تیار ہیں۔ ہمارا ہدف اور پروگرام وہی ہے جو اسلام کا ہدف اور پروگرام ہے اور وہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد ہے۔ اسلامی مما لک کے درمیان وحدت ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں بھائی چارہ قائم کرنا اور صیہونیزم کے مقابل، اسرائیل کے مقابل، ظالم و جابر حکومتوں کے مقابل اور ان لوگوں کے مقابل دنیا کی تمام اسلامی حکومتوں کا اتحادی بننا ہے جو اس غریب ملت کے ذخائر کو مفت میں لے جا رہے ہیں جبکہ بدنصیب و بے سہارا ملت فقر و بے روزگاری اور بے چارگی کی آگ میں جل رہی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ا، ص ۳۳۶)

بے بنیاد مخالفتوں سے بچیں

اس وقت آپ روشن خیال جوانوں اور دانشوروں پر لازم ہے کہ حالات سے عبرت حاصل کر کے اپنے اتحاد کو مزید قوی کریں اور بے بنیاد مخالفتوں سے بچیں۔ دوسروں کے بے بنیاد مذاہب کو

نظر انداز کرتے ہوئے ترقی وکمال دینے والے دین اسلام کو اپنائیں۔حق کی حمایت اور باطل کو نابود کرنے کی راہ میں ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیں۔لوگوں کو اسلام کے پاک اہداف سے روشناس کریں اور بیگانوں کے سرکردہ لوگوں کی خیانتوں اور مظالم وجرائم کا پردہ فاش کریں۔خداوند متعال سے طلب نصرت کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۱۷۲)

لٹیروں کے مفادات کے سدراہ ہونا

تقریباً حالیہ دو یا تین سو سال سے دشمنوں کی یہ مسلسل کوشش رہی ہے کہ اپنے راستے کی رکاوٹوں کو برطرف کردیں۔وہ لوگ اسلام کو ایک رکاوٹ مانتے ہیں۔کئی سالوں سے اس بند کو توڑنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، چونکہ ان کی نگاہ میں اسلام ان کے مفادات کے سامنے سب سے بڑی رکاوٹ ہے جو بیگانوں کو اپنی مرضی کے مطابق فائدہ اٹھانے نہیں دے رہا ہے۔اسی لیے ان کے پروپیگنڈہ کرنے والوں اور ماہرین نے اسلام کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کیا۔اسلام کو اس طرح بیان نہیں کیا جس طرح وہ ہے اسلام کو بھی دوسرے تمام ادیان کی طرح نشہ آور بتایا! انہوں نے دین کو نشہ آور گردانا ہے کہ یہ خود معاشرہ کیلئے ایک افیون ہے۔اسلام اور دوسرے تمام ادیان سے متعلق تاکہ یہ لوگوں جو چیز لوٹ لیں ان کی صدائے احتجاج بلند نہ ہو۔انہوں نے اسلام کے بارے میں اس طرح کا پروپیگنڈہ کیا ہے، یعنی ان ہی منافع خوار اور تیل کے لٹیروں کی پروپیگنڈہ مشنری پچھلے کچھ سالوں سے برابر (ہمارے عوام کے کانوں میں) اس بات کی تلقین کر رہی ہے۔نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ان جوانوں کو اسلام سے دور کر دیا جو اسلام کی حقیقت سے بے خبر تھے۔وہ جوان جن کی اکثریت جانتی ہی نہیں کہ قرآن کیا ہے؟ قرآن میں کیا کہا گیا ہے؟ پیغام قرآن کیا ہے؟ روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے بارے میں قرآن نے کیا کہا ہے؟ انہیں کچھ معلوم ہی نہیں۔صرف انہی لوگوں کی باتیں ان کی سماعتوں سے ٹکرائیں جو اسلام کو ایک دوسرے طریقہ سے پیش کرنے پر اکسائے گئے۔ان

جوانوں کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ حقیقت کیا ہے، اصل مقصد کیا ہے، کہاں سے کونسی بات کہی جارہی ہے؟ صرف سنی سنائی باتوں پر یقین کرلیا اور دھوکہ کھا گئے۔

(صحیفہ امام، ج ۴، ص ۹۷)

غیر مسلموں کے تسلط کی روک تھام

ان لوگوں نے قرآن کا مطالعہ کیا ہے۔ اسلام کا بھی مطالعہ کر کے یہ سمجھ گئے ہیں کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے کہ اگر مسلمان اس سے متمسک ہو گئے تو ان لوگوں کے منہ پر زوردار طمانچہ لگائیں گے جو مسلمانوں پر تسلط حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن میں ارشاد ربّ العزت ہے: کسی بھی حال میں خدا نے غیر مسلم کا مسلم پر تسلط قرار نہیں دیا ہے، لہذا ایسا کچھ کسی بھی حال میں نہیں ہونا چاہیے۔ انہیں کسی قسم کا تسلط، نفوذ اور راستہ نہیں ملنا چاہیے: ﴿لَنْ يَجْعَلِ اللهُ لِلْكافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلاً﴾ مشرکین کو کسی بھی حال میں موقع نہیں ملنا چاہیے۔ ان باطل طاقتوں کو کسی بھی اعتبار سے مسلمانوں پر غلبہ نہیں پانا چاہیے۔

ان لوگوں نے مطالعہ کر کے قرآن، اسلام اور احکام اسلام کی سے واقفیت حاصل کر لی ہے اور جان گئے ہیں کہ اگر ان پیغامات کو مسلمانوں نے جان لیا، قرآن سے متمسک ہو گئے اور قرآن و اسلام سے وابستہ ہو گئے تو وہ اس لوٹ مار اور تسلط پسندی کا خاتمہ کر دیں گے۔ تو اب وہ کیا کریں کہ یہ تسلط پسندی جوں کی توں باقی رہ سکے اور یہ فتنہ وفساد بھی جاری رہے؟ اس کا بہترین راستہ یہ ہے کہ اس ملت کو اسلام سے ہی دور کر دیں۔ جس وقت یورپ والوں نے مشرقی ممالک میں قدم رکھا اور محسوس کیا کہ یہ ممالک تر نوالہ ہیں تو وہ اس کو نگل جانے کیلئے مطالعے کیا۔ یہ مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ اگر وہ دوسرے ادیان کی بات کرتے ہیں تو وہ صرف اس لیے ہے کہ اسلام کے بارے میں بات کر سکیں ورنہ دوسرے ادیان سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ ان کا ایسا کرنا اس بات کا مقدمہ ہے کہ اسلام مسلمانوں کی نظر میں اس منزلت وعظمت کو کھو بیٹھے جو پہلے سے موجود ہے۔ مسلمانوں کو اسلام سے جدا

کر دیں۔ ان کے ذہنوں میں یہ بٹھا دیں کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو معاشرہ کو سلانے کیلئے آیا تا کہ طاقتور افراد اس کو لوٹ سکیں۔ ان کی منطق یہ ہے۔ درحقیقت یہ منطق نہیں، بلکہ ان کی بات اور اس پروپیگنڈے سے ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو اسلام سے الگ کر دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۴، ص ۳۱۷)

مسلمانوں کی طاقت اور اسلام

تم کہتے ہو کہ اسلام معاشرہ کی افیم ہے تو یہ خود لوگوں کو بہکانے کیلئے ہے اور جو چیزیں لوگوں کو بہکانے کیلئے ہیں وہ افیم ہیں نہ یہ کہ وہ حقیقت کہ جس نے آ کر اپنے زمانے میں غریبوں کی ایک جماعت کی مدد سے مملکت حجاز کو فتح کر لیا ہو اور حجاز کے گوشے گوشے تک عدل وانصاف کا بول بالا کر دیا ہو۔

یہ خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زمانہ ہے۔ طاقت حاصل کرنے کے بعد اسی پہلی صدی اور اسی صدی کے پہلے ہی تیس پینتیس سال میں اسلام نے ایران اور روم دونوں بادشاہتوں کو شکست دی! ایران کو بھی فتح کر لیا اور روم کو بھی۔ کیا یہ افیم ہے؟! کیا یہ اسلام، کسریٰ کے ساتھ ساز باز کرنے اور لوگوں سے یہ کہنے کیلئے آیا ہے کہ تم کسریٰ کا اتباع کرو؟! کیا وہ اس لیے آیا ہے تا کہ سلطان روم سے اچھے روابط قائم کر کے روم والوں کو ان کے ساتھ اچھے تعلقات بنائے رکھنے کی تعلیم دے؟! یا اس نے آ کر دو معروف بادشاہتوں کو شکست دی ان پر فتح پائی تا کہ عالم میں عدل وانصاف قائم ہو سکے اور جن غرباء کو وہ نگلے جا رہے تھے انہیں نجات دلا سکے؟!

جو شخص آج موجودہ صورتحال میں اخباروں میں یہ لکھ رہا ہے کہ افیون ہے تو ماضی میں کچھ غفلتیں تھیں لیکن الحمدللہ آج ہمارے عوام اور جوانوں نے قرآن پڑھ لیا ہے اور اس کے مطالب سے باخبر ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو جیسے ہی ایک بات کو سنتے ہیں فوراً قبول کر لیتے ہیں یہ وہ ہیں جو ہر آواز کے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں چاہے وہ کہیں سے آئی ہو۔ جبکہ انسان کو چاہیے کہ اگر

ایک نظام یا کسی مسئلے کے بارے میں کوئی بات سنے تو جا کر اس کا مطالعہ کرے اور اس بات کا پتہ لگائے کہ یہ آدمی صحیح کہہ رہا ہے یا نہیں؟ جس نے یہ لکھا ہے کہ اسلام معاشرہ کیلئے افیم ہے...تو کیا واقعی اسلام معاشرہ کیلئے افیم ہے؟! یہ اسلام کے سلسلہ میں بیان کیا گیا۔ لیکن آیئے دیکھیں کہ اسلام اپنے زمانے میں یعنی جس وقت پیش کیا گیا، پیغمبر تھے، قرآن تھا، پیغمبر اور قرآن تھے پھر اس کے بعد کے زمانے میں اسلام کی جنگیں ہوئیں تھرڈ کلاس کے طبقے کی جنگیں بادشاہتوں سے ہوئیں۔ اسلام نے اس قلیل تعداد، چند ہزار افراد پر مشتمل اس قلیل تعداد کو طاقت عطا کی جس نے روم کی بادشاہت پر فتح حاصل کر لی۔ ایران کی بادشاہت کو شکست دے دی۔ ایران کی بادشاہت کا حال یہ تھا کہ جب وہ جنگوں کیلئے لشکر کو آمادہ کرتی تو ان کے پاس زبردست گھوڑے ہوتے تھے، گھوڑے کی زین سونے کی ہوتی تھی اور نجانے کیا کیا وسائل ان کے پاس ہوتے تھے جبکہ اسلام کا مختصر لشکر سر و پا برہنہ اور پا پیادہ ہوتا۔ چند لوگوں میں سے کسی ایک کے پاس اونٹ ہوتا تھا کسی کے پاس شمشیر ہوتی تھی۔ چند لوگوں کے پاس ایک مشترکہ گھوڑا ہوتا تھا۔ سارے لشکر کے پاس دس گھوڑے مشکل سے نظر آتے تھے۔ ضرورت کے مطابق نہ تو ان کے پاس اونٹ ہوتا تھا اور نہ ہی گھوڑا آذوقہ بھی بہت مختصر ہوتا تھا لیکن اسلام نے انہیں طاقت عطا کی تھی۔ یعنی اسلامی تعلیمات اور اسلام کو پیش کرنے والے کی ذات نے مسلمانوں کو ایسی طاقت عطا کر دی تھی کہ جو لوگ کل تک کچھ بھی نہ تھے سوائے چند عدد فقیر و محتاج کے آج شمشیر بر کف ہو گئے اور تمام دنیا پر حکمرانی کرنے والی دو بادشاہتوں کہ جن میں سے ایک روم اور دوسری ایران کی بادشاہت تھی، کو عرب کے ان ہی دس ہزار، بیس ہزار گدا و نادار لوگوں نے شکست فاش سے ہمکنار کر دیا جبکہ ان میں سے بہت کے پاس نہ تو شمشیر تھی اور نہ ہی اور دوسرے جنگی ساز و سامان، خالی ہاتھ ضرور تھے لیکن روحی طاقت ان میں موجود تھی۔ ہماری طرح ضعیف النفس یا ضعیف القلب نہ تھے۔ ان سب کو اسلام نے روحی طاقت دے رکھی تھی۔ یہی مختصر لشکر اس الٰہی طاقت کے ساتھ جو انہیں عطا کی گئی تھی اسلام کا سہارا لے کر اور اسی کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا اور ان دو بادشاہتوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو گیا۔ اسلام کو ابھی تیس سال بھی نہ ہوئے تھے

کہ ایران کو فتح کرلیا گیا، روم پر فتح حاصل کرلی گئی۔ اسلام کی حکومت افریقہ کے اس پار بلکہ اسپین تک قائم ہوگئی۔ یہ اور بات ہے کہ بعد میں مسلمانوں نے نااہلی کا مظاہرہ کیا۔

(صحیفہ امام، ج۴، ص۳۲۱)

اسلام کی انقلابی آئیڈیالوجی کا سہارا

سوال: [مشرق وسطیٰ کی تقدیر پر ایرانی عوام کی کامیابی مستقبل میں کیا اثر ڈالے گی؟]

جواب: ایران کے مسلمان عوام کی کامیابی دنیا کی تمام مظلوم ملتوں بالخصوص مشرق وسطیٰ کے عوام کیلئے یقیناً بہترین نمونہ عمل قرار پائے گی کہ ایک ملت نے کس طرح اسلام کی انقلابی آئیڈیالوجی کا سہارا لیتے ہوئے بڑی طاقتوں پر کامیابی حاصل کی ہے۔

(صحیفہ امام، ج۴، ص۳۳۳)

معنوی طاقت، کامیابی کی وجہ

یہ اسلام کی طاقت تھی جو مسلمانوں کو آگے لے جارہی تھی اب ہم مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کی پیش رفت کیلئے اسلام کی طاقت کا سہارا لیں۔

اسلامی طاقت کا سہارا لے کر کافر قوتوں کا مقابلہ کریں اور مفسدین کے اثر ورسوخ کو اپنے ممالک سے ختم کریں... انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم بھی یہ ہے کہ آپ معنوی طاقت کا سہارا لے کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ موجود معنوی طاقتیں اور معنوی قدرت کی صورت میں جو خدا کے ملائکہ تھے ان ہی کی بدولت مسلمانوں نے نصف قرن سے بھی کم زمانے میں تمام دنیا پر غلبہ حاصل کرلیا۔

(صحیفہ امام، ج۷، ص۶۶)

اسلام، اولین طاقت

اگر تمام اسلامی حکومتیں اور اقوام ذاتی مفادات کو فراموش کر کے ایک ساتھ اسلام کیلئے کام کرنے لگیں اور پرچم ﴿ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللہ ﴾ کے نیچے آجائیں تو دنیا میں پہلی طاقت بن کر ابھریں گی، کیونکہ اسلام کی معنویت ان کی حامی و مددگار ہے اور خداوند متعال ان کا پشت پناہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۲۴)

اسلام کی کچلنے کی طاقت

اسلام نے کچلنے پر مبنی اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ اسلام کی اس طاقت نے ظالموں کے اثر ورسوخ اور ظلم کا خاتمہ کر دیا۔ اسلام ہی کی وجہ سے خائنوں کو نکال باہر کیا گیا۔ بیگانوں اور غیروں نے بھی اسلام کی طاقت محسوس کر لیا۔ اسی لیے اس کی تعمیری طاقت کو کمزور کرنے کے درپے ہیں۔ ہم اسلام کی کچلنے کی طاقت کے نتیجے میں یہاں تک پہنچے ہیں۔ اب ہمیں اس کے تعمیری پہلو کو عوام کے تعاون اور خداوند متعال کی پشت پناہی سے شروع بھی کرنا اور منزل تکمیل تک پہنچانا چاہیے۔ دشمن یہ نہیں چاہتے ہیں کہ اسلام کا تعمیری پہلو دنیا میں جلوہ گر ہو اور دوسرے مکاتب کو دفن کر دے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۵۶)

اسلام، سب کیلئے

ہم کسی ملت کا برا نہیں چاہتے۔ اسلام تمام ملل واقوام، لوگوں کیلئے آیا ہے، ارشاد ہوا: ﴿ یَـآ أَیُّهَا النَّـاس ﴾ اسلام سب کیلئے ہے۔ بشر کا خیر خواہ ہے۔ ہم بھی اسلام کے تابع ہیں۔ ہم بھی انسانیت کے ہمدرد ہیں۔ جو شخص ہمارے ساتھ انسانی سلوک کے ساتھ پیش آئے گا، ہم اس کے دوست ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۵۶)

امن کا دین

اگر یہ تبدیلی آ جائے اور تمام لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو جائیں سبھی لوگ اس مرکز ''اسلام'' پر اکٹھے ہو جائیں تو اتنی عظیم تعداد کے ہوتے ہوئے، ان نعمتوں اور امکانات کے ہوتے ہوئے تیل اور دوسرے ہتھیاروں کے ہوتے ہوئے، دنیا پر حکومت کریں گے۔ لیکن افسوس کہ دشمن ایسا ہونے نہیں دیتے۔

بہر حال، تبدیلی ضروری ہے، سبھی کو کوشش کرنا چاہیے۔ آپ سب کو اس تبدیلی کیلئے کوشش کرنا چاہیے اور اپنے عوام کو ایک ہوشیار بنائیں... ہماری تحریک کامیاب ہے۔ ہماری تحریک پیش رفت کرے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ خداوند متعال تمام مسلمانوں کو بیدار کرے گا تا کہ سب آپس میں متحد ہو جائیں، بھائی بن جائیں۔ اختلاف کو ختم کر دیں، حکومتیں اختلافات کو ختم کر دیں۔ تمام ملتیں متحد ہو جائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۱۱)

اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا

اسلام کی تعلیمات سے تمسک کرنا چاہیے اور جس طرح اسلام نے حکم دیا ہے کہ تمام مومنین جہاں کہیں بھی ہیں آپس میں بھائی ہیں اور خدا کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہیں اور متفرق نہ ہوں۔ اس نے حکم دیا ہے کہ آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ کمزور ہو جاؤ گے۔ مسلمان اسی وقت بڑی طاقتیں کے ظلم اور باطل حکومتوں کے جبر وتشدد سے بچ سکتے ہیں جب خدا کے مذکورہ حکم پر عمل کریں گے۔ صدر اسلام سے قیامت تک کیلئے الٰہی دعوت ہے اس دعوت پر لبیک کہیں۔ اگر لبیک نہ کہی اور بار بار دوسروں سے یہ کہیں کہ جناب آیئے آپ فلاں کام کو انجام دیجئے تو یاد رہے کہ جب تک اس پیغام پر عمل نہ ہوگا ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم جب ہی کچھ کر سکتے ہیں کہ ہمارا طرز فکر اسلامی ہو، قرآن

اور اسلام پر عمل کریں، صدر اسلام کی تعلیمات پر عمل کریں۔

(صحیفہ امام، ج۱۳،ص ۹۱)

اسلام، آزادی دلانے والا مذہب

اسلام صدیوں تک مظلوم رہا، کیونکہ جو چیز اسلام چاہتا تھا وہ پردے میں تھی اور وہ چیز جو اسلام کے منصوبے کو کبھی بھی عملی جامہ نہ پہنایا گیا اور نہ ہی بیان کیا گیا۔ لوگوں کو اسلام سے بے خبر رکھا گیا اور تاریخی جابروں وظالموں نے اسلام کو پردہ میں ہی رکھنے کی کوشش کی اور اس دین کو نہیں پیش کیا جو خود مختاری و آزادی دلانے والا دین ہے۔ غریبوں اور محتاجوں کا ہمدرد اور ظالموں کیلئے برہنہ شمشیر ہے۔ ہم اپنے اس زمانے میں امید کرتے ہیں کہ ہم اور ہمارے عزیز جوان، علماء اور تمام اسلامی مبلغین، اس پردہ کو اٹھانے میں کامیاب ہو جائیں جسے دشمنان اسلام نے اسلام پر ڈال رکھا ہے اور حقائق اسلام کو پس پردہ ڈال دیا ہے۔ اسلام کی طاقت ایک ایسا مسئلہ تھا جس کا حکومتیں اور دشمنان اسلام انکار کرتے رہے ہیں۔ ہر وہ حکومت جو برسر اقتدار آئی چاہے وہ اسلام کی مخالف تھی یا مخالف نہیں تھی اس نے جان بوجھ کر یا جہل و نادانی کی بنیاد پر اسلام کو ایک حجاب میں رکھا۔

(صحیفہ امام، ج۱۶،ص ۴۷)

اسلام، ہمارا وطن

اسلام ہمارا وطن ہے۔ ہم اسلامی احکام کے تابع و فرمانبردار ہیں۔ اسلام ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم ایک اسلامی ملک پر چڑھائی کر کے اسے اپنا ماتحت بنالیں اور ہم بھی کبھی ایسا نہیں چاہیں گے۔ اس کا تصور بھی نہیں کریں گے۔ آپ لوگ کس بنیاد پر برابر یہ شور مچا رہے ہیں کہ ایران ہمارے لیے خطرہ ہے؟

(صحیفہ امام، ج۱۶،ص ۳۹۲)

اسلام، امن کا دین

اسلامی تعلیمات کا مقصد عالمی سطح پر امن طور پر مل جل کر زندگی بسر کرنا ہے۔ امید ہے یہ مقصد حضرت مہدی آخر الزمان علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل کے ذریعے حاصل ہو جائے گا۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۹۵)

مسلمانوں کا دفاع

دنیا کے کسی گوشے سے اگر کوئی ہمیں مدد کیلئے پکارتے ہوئے کہے کہ "یا للمسلمین" تو ہم سے جتنا بھی ہو سکے گا ہم ان کی آواز پر لبیک کہنا اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔ ہم یہ دعوا نہیں کرتے کہ ہم ہر جگہ نصرت کر سکتے ہیں۔ ہاں! اتنا ضرور ہے کہ مسلمانوں کے حق کا جتنا دفاع کر سکتے ہیں اس میں کوتاہی نہیں کریں گے۔ مسلمان کا مطلب ایرانی نہیں ہے، وہ شخص مسلمان نہیں، بلکہ منحرف ہے جو کسی مسلمان کی مدد کیلئے آگے نہ بڑھے اس کیلئے فکر مند نہ ہو۔ آپ متوجہ نہیں ہیں، یہ اسلام سے انحراف و روگردانی ہے۔ یہ مقاصد اسلام سے بے اعتنائی ہے۔ اسلام صرف ایران کیلئے نہیں آیا۔ اسلام پوری دنیا کیلئے آیا ہے۔ بعثت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کیلئے ہے۔ لہذا سبھی کو تابع و مطیع ہونا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۲۳۰)

مسلمانوں پر اتمام حجت

میں ایک بار پھر اس بات کی تاکید کر رہا ہوں کہ آج دنیا اسلام کے نورانی احکام اور حقائق کی پیاسی ہے۔ تمام علماء پر الٰہی حجت تمام ہو گئی ہے، کیونکہ جب اسلامی ممالک کے جوان اپنے دینی مقدسات کے دفاع کیلئے شہادت کی حد تک جانے کیلئے تیار ہو گئے ہیں اور وہ ظالموں، غاصبوں کو باہر نکالنے کیلئے حوادث و بلا کے دریا میں کود گئے ہیں انہوں نے جیلوں اور تشدد کو برداشت کرنے کیلئے کمر کس لی ہے۔ دوسرے ممالک اور حزب اللہ لبنان کے شجاع، مجاہد و عزیز مسلمانوں کی طرح

جدوجہد کا علم بلند کیا ہے اور غاصبوں کے خلاف جہاد کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں تو پھر اس سے بڑھ کر کیا حجت ہوسکتی ہے اور ان لوگوں کے پاس اپنی خاموشی بے جا تقیہ، گھر میں بیٹھنے اور ٹال مٹول سے کام لینے کیلئے کیا بہانہ رہ گیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰،ص ۳۳۷)

قرآن

اسلامی اصالتوں پر توجہ

آپ مسلمان جوانوں کی ذمہ داری ہے کہ سیاسی، اقتصادی، اجتماعی اور دوسرے میدانوں میں حقائق اسلام کی تحقیق کے دوران اسلامی بنیادوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان فضائل کو بھی فراموش نہ کریں جو اسلام کو دوسرے تمام ادیان سے جدا کرتے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کر قرآن کریم اور اسلام کے نجات دلانے والے دین کو دوسرے ان غلط اور گمراہ کرنے والے مذاہب جیسا جاننے لگیں کہ جن کو انسانی فکر نے جنم دیا ہے۔

اگر اسلامی حکومتوں اور مسلم اقوام نے مشرق و مغرب کے جھوٹے وعدوں پر اعتماد کرنے کے بجائے اسلام پر بھروسہ کیا ہوتا اور قرآن کریم کی آزادی دلانے والی اور نورانی تعلیم کو اپنا نصب العین قرار دیا ہوتا اور اس پر گامزن رہتے تو آج سوویت یونین کے شیطانی حربوں، سازشی چالوں کا شکار اور امریکہ کے فانٹوم سے مرعوب اور صیہونی غاصبوں اور جابروں کے اسیر نہ ہوتے۔

قرآن کریم سے اسلامی حکومتوں کی دوری نے ملت اسلام کو اس ذلت و بدبختی میں گرفتار کر دیا ہے۔ اسلامی ممالک اور مسلمان اقوام کی تقدیر و قسمت کو استعمار کے دائیں بازو اور بائیں بازو کی

سازش بھری پالیسی کے بھینٹ چڑھا دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص ۴۳۷)

اسلامی اخوت کی برقراری

مجھے امید ہے کہ اسلامی حکومتوں کے درمیان بھائی چارہ، اسلامی اخوت اس طرح قائم ہو گی جس طرح قرآن نے حکم دیا ہے اور اگر یہ اسلامی اخوت تمام اسلامی ممالک کے مابین قائم ہو گئی تو ایسی عظیم طاقت بن جائیں گے جن سے دنیا کی کوئی طاقت ٹکر لینے کی جرأت نہیں کر سکے گی۔

(صحیفہ امام، ج۸، ص ۸۸)

حکم خدا کے سامنے سر تسلیم خم ہونا

اگر مسلمانوں کی ایک ارب آبادی نے، افسوس کہ مسلمانوں کی یہ ایک ارب آبادی دوسروں کے ماتحت ہے، ایک ارب مسلمان ڈھائی کروڑ لوگوں کے ماتحت! خدا کے اس حکم ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ﴾[1] کے سامنے سر جھکا دیا ہوتا اور صرف اسی حکم کی اطاعت کی ہوتی، اگر یہ بھائی چارہ عام ہو گیا ہوتا، اگر یہ بھائی چارہ تمام ملت کے تمام طبقات میں ہوتا تو کبھی بھی ہم ان مصیبتوں کا شکار نہ ہوتے۔

(صحیفہ امام، ج۱۱، ص ۴۹۱)

مسلمانوں کی باہمی اخوت

آپ مسلمانوں کو اسی طرح بھائی بن کر رہنا چاہیے جس طرح قرآن نے آپ کو ایک دوسرے کا

۱۔ ''مومنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں'' سورۂ حجرات/۱۰۔

بھائی قرار دیا ہے۔ آپ لوگوں ایک دوسرے کی خوشی وغم میں شریک ہونا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۴۹۱)

قرآن کا وحدت کی طرف دعوت دینا

اے مسلمانو! جس قبیلہ سے تمہارا تعلق ہے اور جس فرقہ کے پیروکار ہو باہمی اختلافات سے دستبردار ہو جاؤ۔ قرآن کریم اور خداوند متعال کے اس حکم ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُوا﴾ کے سامنے سر تسلیم خم ہو جاؤ۔ خداوند عالم نے عزت اپنے لیے، اپنے عظیم الشان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کیلئے قرار دی ہے۔ جن ظالم و جابر حکومتوں نے آپ کے وجود کو دشمنان اسلام کے حوالے کر دیا ہے ان کے خلاف آواز بلند کرو اور اپنے ممالک کو ان ذلیل وخبیث خیانت کاروں سے نجات دلاؤ خدا تمہارے ساتھ ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۴۳)

قرآن اور اس کے احکام کا تحفظ

اے دجلہ وفرات کے غیرتمند باشندو! اے راہ حق کے مجاہدو! اٹھ کھڑے ہو اور اسلام کا دفاع کرو۔ قرآن اور اس کے احکام کی حفاظت کرو، کیونکہ اسلام اور قرآن کریم کا دفاع ہر مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۵۵)

قرآن کی غلط تفسیر

بعض منحرف لوگ جو اسلام پر ایمان بھی نہیں رکھتے ہیں۔ حقیقت اسلام سے عاری دعویٰ کر کے اسلام کو عرب سے مخصوص کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اخباری ذرائع کے حوالے سے ایک دو دن

پہلے ہم کو اطلاع دی گئی کہ صدام حسین نے اپنی غیر قانونی نشست میں اول فول اور بے سر وپیر گفتگو کی ہے، مثال کے طور پر یہ کہ ''فارس (کے باشندے) مسلمان نہیں ہیں، چونکہ قرآن عربی (زبان میں) ہے، پیغمبرؐ عرب تھے، اسلام عرب والوں کا ہے''! اس منحرف اور اسلام سے بے خبر شخص جس کا تعلق ان اعراب سے ہے جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا: ﴿أَشَدُّ كُفْراً وَنِفَاقاً وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللهُ﴾[1] اس جیسے لوگ حدود خدا اور احکام خدا کو نہ جاننے کے زیادہ حقدار ہیں۔ یہ شخص اسلام پر ایمان بھی نہیں رکھتا (کیونکہ) اس شخص کے کہنے کے مطابق آپ لوگ مکہ مکرمہ مشرف ہونے کے باوجود مسلمان نہیں۔ مشرق و مغرب سے تعلق رکھنے والے دنیا کے تمام مسلمان، مسلمان نہیں ہیں! فارس والے مسلمان نہیں ہے، ترکی مسلمان نہیں ہے، بلوچی مسلمان نہیں ہے، پاکستانی مسلمان نہیں ہیں، ہندوستان کے مسلمان، مسلمان نہیں ہیں، انڈونیشائی مسلمان نہیں ہیں، عرب کے لوگ ہی صرف مسلمان ہیں!! جیسے عفلق، صدام، عراق کی بعث پارٹی۔ یہ ایک ایسے انسان کا نظریہ ہے جو اسلام سے بالکل بے خبر ہے، قرآن کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ ورنہ تمام مسلمانوں کے نزدیک یہ مسلمات میں سے ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء علیہم السلام ہیں۔ وہ مشرق و مغرب میں رہنے والے انسانوں کیلئے مبعوث ہوئے۔ قرآن صراحت سے کہتا ہے کہ اسلام کا تعلق تمام گروہوں سے ہے۔ لہذا جس کی اس تک رسائی ہو اس پر واجب ہے کہ اس پر ایمان لائے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول روایتوں کے مطابق اسلام سب کیلئے ہے۔ غلط ہی سہی لیکن اگر اسے اب تک اس شخص کو مسلمان سمجھتے رہے تو وہ اپنے اس جملے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے، کیونکہ اس نے مسلمات مسلمین، قرآن کریم اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بیان دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۳۸)

۱۔ ''اعراب (دیہی علاقوں میں رہنے والے) کفر و نفاق میں دوسروں سے زیادہ سخت اور احکام خدا سے جہل و نادانی کے زیادہ حقدار ہیں'' سورۂ توبہ/۹۷۔

اسلامی جمہوریہ ایران کا ہدف

اسلامی جمہوریہ قرآنی تعلیمات اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیانات کو تمام ممالک میں جاری وساری کرنا چاہتا ہے۔ایران تو اس کا مقدمہ ہے۔وہ تمام ممالک کو یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ اسلام کی بنیاد برادری، برابری اور وحدت پر استوار ہے۔تمام مسلمان دوسروں کے مقابلے میں ﴿یَدٌ واحِدَة﴾ ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۳،ص۴۴۵)

زندگی کے تمام امور میں قرآن کو جگہ دینا

آج اسلام مظلوم اور قرآن مہجور ہے۔لوگ احکام قرآن سے دور ہیں۔باوجودیکہ اذان کہتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں لیکن اسلام کے اکثر سیاسی احکام کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔قرآن مہجوریت سے باہر نہیں نکل پا رہا ہے جبکہ قرائت قرآن اور انسان کی زندگی کے تمام نشیب وفراز میں قرآن کو جگہ دینا اشد ضروری ہے لیکن کافی نہیں ہے، چونکہ قرآن کو ہماری زندگی کے ہر لحات، حرکات وسکنات میں موجود ہونا چاہیے۔قرآن جہاں یہ کہتا ہے:﴿ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُوا ﴾وہیں یہ بھی فرماتا ہے:﴿ وَلاَ تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُم ﴾[1] واقعی اگر ایسے ترقی یافتہ سیاسی احکام پر عمل کیا جائے تو دنیا کی سیادت وبرتری ورہبری آپ کے ہاتھ میں ہوگی لیکن افسوس کہ قرآن کو ہم سب نے بھلا دیا اور ان مسائل پر کوئی توجہ نہیں دی۔لہذا اب سے قرآن کو زندگی کے تمام شعبوں میں آنا چاہیے۔قرآن کی تلاوت ہونی چاہیے۔قرآن اور ذکر الٰہی ہر جگہ ہونا چاہیے۔انسان کی پوری اسلامی زندگی میں قرآن کو جگہ ملنی چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶،ص۳۸)

۱۔ ''ہرگز اپنے درمیان اختلاف نہ رکھو ورنہ کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری طاقت بکھر کر ختم ہو جائے گی'' سورۂ انفال/۴۶۔

قرآن کی کسمپرسی

آپ ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ اسلام اور مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ قرآن اور اسلام مہجور و مظلوم ہیں۔ قرآن اور اسلام کی سب سے بڑی مظلومیت و مہجوریت یہ ہے کہ قرآن اور اسلام کے اہم ترین مسائل یا تو بالکل فراموش کر دیئے گئے ہیں یا بہت سی اسلامی حکومتوں نے اس کے خلاف قیام کیا۔ قرآن کے اہم ترین سیاسی مسائل میں سے وحدت کی طرف دعوت دینا اور اختلاف سے روکنا ہے۔ (قرآن مجید میں مختلف انداز میں) مسلمانوں اور ان کے حکمرانوں کے درمیان اختلاف سے روکنے کی وجہ کو بھی قرآن نے اس انداز میں بیان کیا: ﴿ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ﴾ ہمیں تحقیق کرنا چاہیے کہ یہ جو کہ اسلام کے ان دو اہم ترین سیاسی اصولوں کی مسلمانوں کے درمیان کیا حیثیت ہے؟ کیا مسلمانوں نے ان دو اصولوں پر توجہ دی ہے یا نہیں؟ کیا ان دو اصولوں کا اتباع کیا ہے کہ اگر ان کی پیروی کرتے تو مسلمانوں کی تمام مشکلیں حل ہو جاتیں اور ان کی پیروی نہ کریں گے تو ضعیف و کمزور ہو جائیں گے یہاں تک ان کی پہچان بھی ختم ہو جائے گی اور دور دور تک ان کا کہیں نام و نشان نہ رہ جائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۴)

احکام قرآن کے سامنے سر تسلیم خم ہونا

اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت اور عوام دونوں اسلام و قرآن کے مقدس احکام کے سامنے سر تسلیم خم ہیں اور قرآن مجید کے حکم کے پیش نظر خود کو مختلف تمدنوں کی حامل دوسرے ممالک کی اسلامی ملتوں کا ایمانی بھائی جانتے ہیں۔ تمام ملتوں اور حکومتوں کے درمیان پرامن زندگی کے طالب ہیں اور جب تک کوئی حکومت ان کے ملک پر حملہ آور نہ ہو اور احکام اسلام کی پابند ہو اسے اپنا بھائی جانتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۴۷)

علماء
اور اسلامی مراجع

علماء کا اتحاد، مخالفوں کی شکست کا سبب

میں تمام مسلمانوں خاص طور سے علمائے اعلام اور مراجع عظام (اطال اللہ بقائہم) کی خدمت میں دست اخلاص بڑھاتے ہوئے تمام لوگوں سے احکام اسلام کی حفاظت اور اسلامی ممالک کی خودمختاری کیلئے مدد کا طالب ہوں۔ مجھے اطمینان ہے کہ مسلمانوں خاص طور سے علمائے اعلام کے اتحاد سے بیگانوں اور مخالفوں کی صفوں کا شیرازہ بکھر جائے گا پھر وہ کبھی اسلامی ممالک پر حملہ کرنے کا خیال بھی ذہنوں نہ لائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱، ص۱۸۲)

علماء، اسلامی ممالک کے محافظ

علمائے اسلام کا اسلامی ممالک اور ان کے قوانین سے کبھی نہ ٹوٹنے والا الٰہی تعلق ہے۔ ہم خدا کی طرف سے اسلامی ممالک اور ان کی خودمختاری پر مامور ہیں۔ مملکت کی خودمختاری اور اسلام کے سلسلے میں ممکنہ خطروں کے مقابلے میں خاموشی اختیار کرنے اور نصیحت ترک کر دینے کو جرم، عظیم گناہ اور ننگ و عار پر مبنی موت کا استقبال جانتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱، ص۳۳۷)

علماء، اسلام کے محافظ

افسوس کہ آج جبکہ اغیار اسلامی ممالک میں اپنے پروپیگنڈے کے اور دوسرے اڈے بنانے میں مصروف ہیں اور اپنے قدم جمائے جارہے ہیں اور پرنٹ میڈیا وغیرہ کے ذریعے غیر انسانی پروپیگنڈہ کر کے اسلام کے ترقی یافتہ احکام کو نگاہوں میں حقیر اور غیر اہم ظاہر کرنے میں مصروف ہیں۔ اسلامی ممالک کے خودمختاری اور عظمت اسلام کی حفاظت کا واحد محافظ دینی اور علمی حوزات ہیں اور بیگانوں کے تسلط کو ناکام بنانے والا تنہا مرکز ہیں، پر بھی ہر اعتبار سے دباؤ ڈالے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں علمائے اعلام، مبلغین کرام اور افاضل عظام کی ذمہ داری ہے کہ وہ استقامت وثابت قدمی کا ثبوت دیتے ہوئے اسلام اور دینی حوزات کا دفاع کریں اور اپنی تبلیغ و بیان کے ذریعہ اسلام کو اس طرح پیش کریں جس طرح وہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص۵۹)

علماء کے ہاتھوں اسرائیل کے جرائم کا اعلان

علمائے اعلام اور مبلغین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسرائیل کے جرائم کو مسجدوں، دینی محفلوں میں لوگوں سے بیان کریں۔ علمائے اعلام اور ایران کے شریف عوام کو اس سلسلے میں خاموش نہیں رہنا چاہیے، بلکہ جس طرح بھی ممکن ہو شاہ کو بھی مسلمانوں کی صف میں آنے پر مجبور کریں۔

(صحیفہ امام، ج۳، ص۷)

سماجی سرگرمیوں سے علماء کو الگ کر دینا

آپ حضرات دیکھ رہے ہیں کہ شروع سے ہی دشمنوں کی کوشش تھی کہ آپ حضرات کو عوام کی نگاہوں سے گرادیں یا کم از کم آپ کو قانون ساز ادارے اور قانون نافذ کرنے والے محکموں میں داخل نہ ہونے دیں۔ یہ بالکل ویسے ہی ہے جیسے مغرب والے کلیسا کے بارے میں کہتے تھے: کلیسا کو

اپنے حدود میں رہنا چاہیے اور مذہبی باتوں سے سروکار رکھنا چاہیے اور حکومت چلانے کا کام ہمارے حوالہ کریں، ہم اسے چلائیں گے۔ جن شیطانوں نے عوام سے متعلق تمام مسائل پر تحقیق کی ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اگر علماء میدان سیاست میں آ گئے تو وہ عوام کی عظیم پشت پناہی حاصل کر کے ان کے تمام ارادوں کو مٹی میں ملا دیں گے تو اب وہ کیا کریں؟ ظاہر ہے کہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ عام طریقے سے یہ کہیں علماء کو سیاست سے کیا مطلب؟ عالم کا کام یہ ہے کہ وہ عبا کو دوش پر رکھ کر اول وقت نماز ظہر پڑھائے پھر منبر پر جا کر لوگوں کے سامنے کچھ مسائل بیان کرے۔ البتہ ایسے مسائل جن کا تعلق سیاست اور لوگوں کی مشکلات سے نہ ہو۔ علماء صرف وہی مسائل بیان کرتے تھے جو رائج تھے اور عام طور پر بیان کئے جاتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فقہ کے اکثر باب عملی طور پر فراموشی وغفلت کی بھینٹ چڑھ گئے تھے۔ کتابوں میں لکھے ضرور جاتے تھے لیکن ان کو ترک کر دیا گیا تھا۔ حد تو یہ ہے کہ قرآن کی اکثر وبیشتر آیتیں بھی اسی المیہ کا شکار تھیں۔ قرآن کریم پڑھتے تھے، بوسہ دیتے تھے پھر اسے ایک طرف رکھ دیتے تھے۔ ہم لوگ ان تمام آیات کو بھلا بیٹھے تھے جن کا تعلق معاشرے، سیاست اور جنگ سے تھا یعنی ان لوگوں نے ہمیں بھلا دینے پر مجبور کر دیا تھا۔

ایک عالم کی سب سے بڑی شان یہ تھی کہ یہ جناب سیاست سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔ اگر ایک عالم کی عقل سیاست تک رسائی حاصل نہ کر سکی تو بس یہی اس کی عظمت تھی! قربان جاؤں! جناب کتنے اچھے ہیں۔ یہ کسی مسئلے میں مداخلت ہی نہیں کرتے ہیں۔ کتنے اچھے عالم ہیں کہ جب ظہر کا وقت آتا ہے تو نماز پڑھا کر اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ ہم علماء کی زندگی کو اسی ڈگر پر چلنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ یہ شیطان لوگ جن کا ہدف لوگوں کو نظر انداز کرنا تھا۔ انہوں نے ہم سب کو اس فکر کے ساتھ جینے پر مجبور کر دیا تھا کہ (فرض کریں) اگر کسی عالم کا یہ خیال ہو کہ سیاست کے میدان میں اترے اور لوگوں کی مشکلات کو حل کرے تو اس کے بارے میں کہتے تھے: یہ جناب سیاسی ہیں! اور جیسے ہی اسے ''سیاسی'' ہونے کا نام دیا ویسے ہی اس کا سماجی امور سے جدا ہونا ضروری ہو جاتا تھا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۱۰)

حکومتوں کو ملتوں کے ساتھ اتحاد کی دعوت

اسلامی ممالک کے محترم خطبا اور علمائے اعلام حکومتوں کو باہری بڑی طاقتوں سے اپنے روابط اور وابستگی کو ختم کرتے ہوئے اپنے عوام سے اتحاد دعوت دیں۔ جبھی جا کر انہیں کامیابی مل سکتی ہے، نیز عوام کو وحدت کی دعوت دیں اور قوم پرستی چونکہ دین اسلام کے خلاف ہے، لہذا اس سے پرہیز کریں اور اپنے ایمانی بھائیوں کے ساتھ بھائی چارے کا ماحول بنائیں چاہے وہ جس ملک اور جس قوم و قبیلے سے متعلق ہوں، کیونکہ عظیم اسلام نے انہیں بھائی سے خطاب کیا ہے اور جس دن حکومتوں اور عوام کی ہمت اور خداوند متعال کی تائید سے یہ ایمانی بھائی چارہ قائم ہو جائے گا تو آپ دیکھیں گے مسلمان دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن جائیں گے۔ بہر حال ہمیں اس دن کا انتظار ہے جب پروردگار عالم کی مشیت کے ساتھ یہ برادری اور برابری حاصل ہوگی۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۴۳۸)

پانچویں فصل:

اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات

- اردن
- سعودی عرب
- افغانستان
- کویت
- پاکستان
- لبنان
- ترکی
- لیبیا
- عراق
- مراکش
- مصر
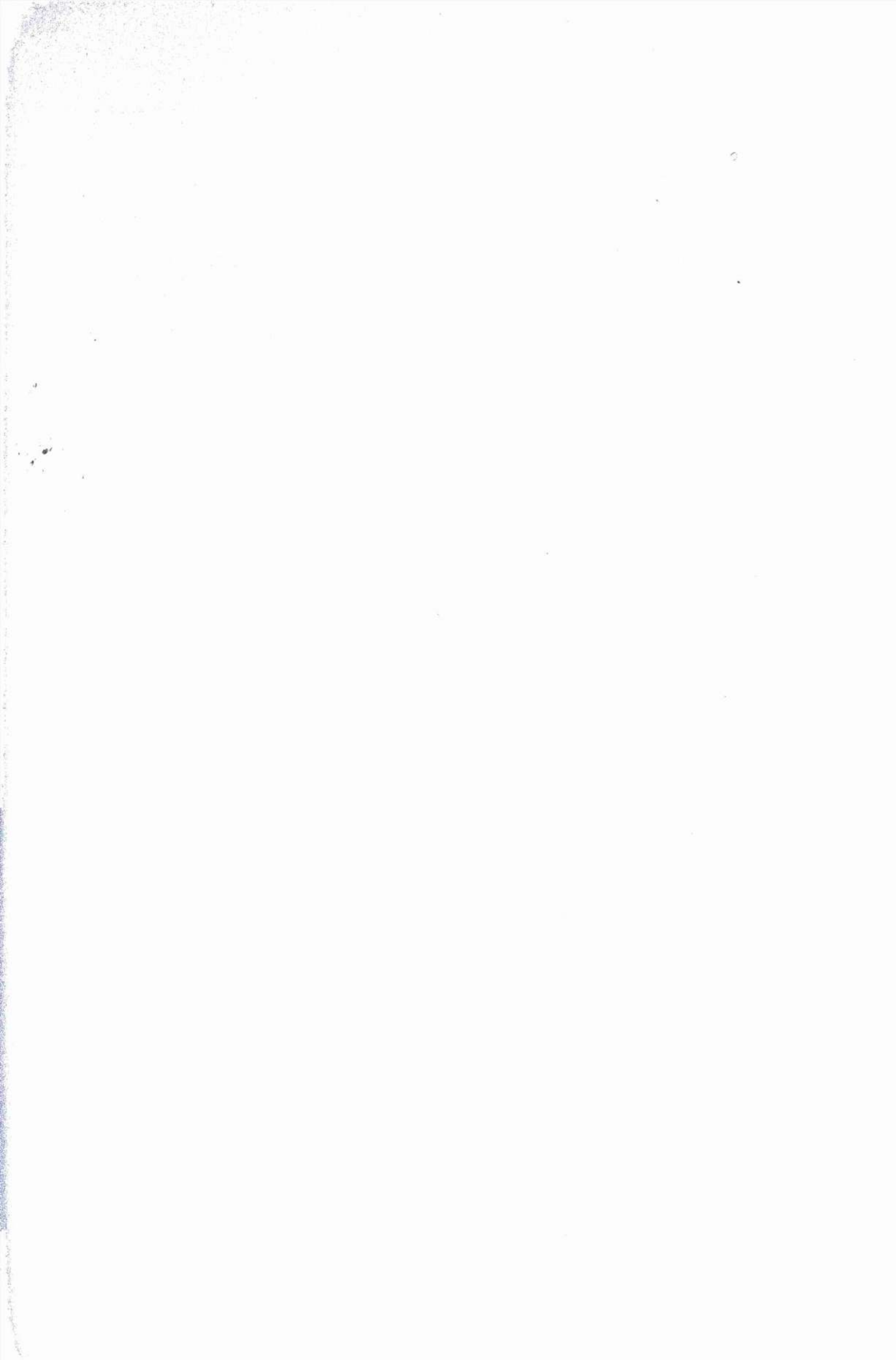
اردن

شاہ حسین سے ملنے سے انکار

سوال: [یہاں پر یہ خبر پھیلی ہوئی ہے کہ شاہ حسین آپ اور شاہ ایران کے درمیان ثالثی کیلئے پیرس آ رہے ہیں۔تو کیا اگر وہ پیرس آئے تو آپ انہیں ملاقات کا موقع دیں گے؟]

جواب: ہرگز! میں اس سے ملاقات نہیں کروں گا۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۱۸۰)

اردن کے شاہ حسین اور جنگی خودکشی

مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ باوجودیکہ دنیا حالات کو دیکھ رہی ہے پھر بھی ''اردن کے شاہ حسین'' خود کو اس سے منسلک کرنا چاہتے ہیں۔اپنے ہی ہاتھوں اپنی خودکشی کرنا چاہتے ہیں۔ظاہر ہے کہ یہ سب ان کی نا اہلی کی وجہ سے ہے اور یہ اس لیے ہے کہ ان جیسے لوگ اسلام سے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے انہیں نہ تو اسلام کی طاقت کا اندازہ ہے نہ ہی ایرانی لوگوں اور اس عہد و پیمان کا علم جسے ایرانیوں نے اسلام سے کیا ہے۔ان کا خیال ہے کہ یہ لوگ بھی ان ہی کی طرح ہیں اور اپنے ہم وطنوں کی طرح ہیں جبکہ اس سے بے خبر ہیں کہ ایران کے برخلاف اگر یہ ایک دن تک کیلئے اپنے ہی شہروں اپنے ہی

علاقوں میں طاقت کا استعمال ختم کردیں تو لوگ انہیں ہی ختم کردیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۱۲)

جنگ کے سلسلے میں اردن اور عراق کی یکجہتی

آپ لوگوں نے ثابت کردیا ہے کہ صدام اور صدام کے بھائی حسین، اردن کے شاہ حسین جیسے لوگوں میں ہمت نہیں ہے جو لوگ نیزہ اور اسلحے کی طاقت پر حکومت کرتے ہیں اور اسلحہ کے زور پر محاذ پر لڑنے کیلئے فورس بھیجتے ہیں وہ ہرگز اس ملت سے ٹکرانے کی ہمت و جرأت نہیں کرسکتے جو اپنی شجاعت اور اسلام سے کئے گئے اپنے عہد و پیمان کے بھروسے اور خندہ پیشانی کے ساتھ موت کی طرف قدم بڑھاتی ہے، شہادت کا بڑھ کر خیر مقدم کرتی ہے اور اسے گلے لگالیتی ہے۔صدام نے اپنی حماقتوں کی وجہ سے خود کو خود ہی سے ہلاک کرلیا اور اب شاہ حسین کا نمبر ہے۔ یہ لوگ اپنے ہی ملکوں میں اپنے عوام میں رسوا و ذلیل ہیں۔ بعض باخبر اور آگاہ لوگوں کے کہنے کے مطابق جس ہمت وارادہ اور آمادگی کا شاہ حسین نے دعویٰ کیا ہے درحقیقت وہ آمادگی نہیں ہے، کیونکہ اس کے سوا اور کوئی تیار نہیں ہے (اور ہاں!) وہ بھی کبھی محاذ جنگ پر نہیں جائے گا، کیونکہ وہ اس سے کہیں زیادہ ڈرپوک ہے کہ محاذ جنگ پر جائے۔ وہ اپنے ہی گھر میں بیٹھ کر اسلحہ کے زور پر آمادگی کے نام سے ایک گروہ کو بھیجتا ہے تاکہ ہلاک ہوجائیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۱۴)

شاہ ایران اور شاہ حسین کی ایک جیسی تقدیر

صدام سے کہیں زیادہ بےخبر اور بدتر اردن کا شاہ حسین ہے جو اپنے ظالم و جابر بھائی کے تجربے کے بعد بھی خواب غفلت سے بیدار نہ ہوا اور اسلام و قرآن کریم سے جنگ کی ٹھان لی اور اپنی ملت وفوج کے ساتھ خیانت اور ظلم کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہونے کیلئے تیار ہوگیا۔ جبکہ اس بات

سے غافل ہے کہ ملت اردن مسلمان ہونے کے علاوہ کبھی بھی اسلام کے ساتھ جنگ نہیں کرے گی اور خود کو کبھی بھی اس فہرست میں شامل نہیں کرے گی۔ اس کا انجام اس دھوکہ کھائے ہوئے گمراہ شاہ جیسا ہوگا جس کو بڑی شیطانی طاقت اور چھوٹی بڑی طاقتوں کی حمایت حاصل تھی اور اگر خدا نے چاہا تو صدام کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا۔ انہیں ابھی ایک منظم و متحد ملت کہ جس میں مرد و عورت، چھوٹے بڑے سبھی شامل ہوں اس کے قیام کا اندازہ نہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ جو ملت خدا کیلئے اور اس کے آسمانی احکام کیلئے، مظلوموں اور محروموں کی نجات کیلئے قیام کرتی ہے خداوند قادر کی نصرت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ میں اپنے اسلامی اور انسانی فرض کے تحت اسے نصیحت کرتا ہوں کہ بڑے شیطان کے جھوٹے وعدوں کا دھوکہ نہ کھائے اور خداوند قہار کے لشکر سے نہ ٹکرائے۔ اپنی اس غیر اسلامی احمقانہ چال کے بجائے اپنی فوج کو بیت المقدس کی آزادی کیلئے آمادہ کرے، جس میں اس کا اپنا فائدہ ہے اور ملت عرب واسلام کا فائدہ ہے ورنہ آگ سے کھیلنے اور طاقت اسلام سے ٹکرانے کا انجام نہایت دردناک ہوتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۴۲)

اسرائیل کو تسلیم کرنے کی کوشش

اگر اردن اور مصر کی حکومتوں میں ذرا بھی جرأت وہمت ہوتی تو عربی وانسانی شرف کا خیال کرتے ہوئے اپنے کو ظالم وغاصب صیہونیزم کی قید سے آزاد کراتیں نہ یہ کہ اسرائیل کے تسلیم کئے جانے کی کوشش کرتیں اور نہ ہی قیدی بنا دینے والے کیمپ ڈیویڈ معاہدے کے ذریعے اپنی ذلت واسارت کی بنیادوں کو مضبوط نہ کرتیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۲۶۶)

شاہ اردن چھپری والا دلال

اردن کا شاہ حسین چھپری والا یہ دلال جب تک علاقے کی حکومتوں کو شیطان اعظم کے جال میں نہ پھنسا دے گا چین سے نہیں بیٹھے گا۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص ۹۸)

اردن کا شاہ حسین مسلمان حکومتوں کا دشمن

اسلامی ملتوں اور دنیا کے مستضعفین کو اس بات پر فخر ہے کہ ان کے دشمن مجرم پیشہ اردن کا شاہ حسین اور غاصب اسرائیل کے ہم نوالہ حسن وحسنی مبارک ہیں جو اسرائیل اور امریکہ کی نوکری وخدمت کیلئے اپنی ملتوں کے ساتھ کسی بھی خیانت سے گریز نہیں کرتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۲۱، ص ۳۹۸)

افغانستان

عوام کے ساتھ ہمدردی

میں جہاں کہیں بھی رہوں ہمارا تعلق آپ حضرات اور اپنے بھائیوں کے ساتھ اسی طرح رہے گا جس طرح یہاں پر ہے۔ جو لوگ یہاں رہیں گے، افغانی، ہندی اور جہاں کہیں پر ہیں ہم ان سے اسی طرح رابطہ رکھیں گے جس طرح یہاں پر تھا۔

(صحیفہ امام، ج۲، ص ۲۰۵)

افغانستان سے شاہ کی مخالفت کو آگے بڑھانا

سوال: [فرانس کے اخباروں میں شائع ہوا ہے کہ آپ بہت جلد پیرس کے نزدیک جس علاقے میں مجبوراً جلاوطن ہیں اس کو چھوڑ کر شاہ کے خلاف اپنی تحریک کو افغانستان سے آگے بڑھائیں گے تو جگہ کی تبدیلی سے آپ کے مدنظر کیا مقصد ہے؟]

جواب: ابھی میں نے فرانس کو چھوڑنے کا ارادہ نہیں کیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۴، ص۳۶۰)

افغانستان کے ساتھ دوستانہ روابط

افغانستان ایک ایسا ملک ہے جو ہمارے پڑوس میں ہے اور مسلمان ہے۔ افغانستان کے عوام کے ساتھ ہمارے دوستانہ روابط ہیں۔ وہ ہمارے بھائی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۳۸۶)

افغانستان میں سوویت یونین کی مداخلت

آپ جس ملک پر بھی نظر دوڑائیں گے، دیکھیں گے کہ امریکہ اور سوویت یونین کی مداخلت کی وجہ سے قتل عام ہو رہا ہے۔ اس وقت افغانستان میں سوویت یونین کی مداخلت کی وجہ سے لوگوں کو بے گناہ مارا جا رہا ہے۔ بہت سی جگہوں پر قتل عام ہو رہا ہے۔ لبنان میں بھی امریکہ کی مداخلت کی وجہ سے بے گناہ لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۸، ص۹۵)

افغانستان کے مسائل کا حل

افغانستان ایک اسلامی ملک ہے اور ہم چاہتے ہیں اس کے اسلامی مسائل حل ہوں اس میں

سوویت یونین کی مداخلت کے امور ایران پر بھی اثر انداز ہوگی۔ ہم سوویت یونین مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ افغانستان کے امور میں مداخلت نہ کرے۔

(صحیفہ امام، ج۸، ص۱۱۳)

افغانوں پر کمیونسٹوں کا دباؤ

[امام خمینیؒ نے افغان عوام کی تحریک وانقلاب کے اسلامی ہونے پر زور دیتے ہوئے اور سوویت یونین کے اس خیال کو غلط بتاتے ہوئے کہ ''اس ملک میں انقلاب مخالف تحریک چل رہی ہے'' فرمایا:] اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو افغانستان کے حالات کے بارے میں علم نہیں ہے۔ میں صراحت کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ جو لوگ ایران اور افغانستان میں کمیونسٹوں کے نام پر اعمال انجام دے رہے ہیں وہ سوویت یونین کے مفاد میں نہیں ہیں میرا خیال یہ ہے کہ ایران میں موجود کمیونسٹوں کا رابطہ امریکہ سے زیادہ ہے۔ افغانستان میں حکومت کمیونسٹوں کے نام پر لوگوں پر زیادہ دباؤ ڈال رہی ہے اور اب تک کی اطلاع کے مطابق افغانستان میں پچاس ہزار لوگ مارے جا چکے ہیں اور علمائے اسلام کو قید کر لیا گیا ہے۔ اگر ''ترہ کی''[۱] نے اپنے اس راستے پر گامزن رہا تو اس کا بھی وہی حشر ہوگا جو محمد رضا کا ہوا تھا۔

(صحیفہ امام، ج۸، ص۱۱۴)

ایران، افغانستان کیلئے نمونہ عمل

افغان عوام کو ایران سے درس حاصل کرنا چاہیے اور لوگوں کا قتل عام کرنے والے مفسدین پر

۱۔ نور محمد ترہ کی (۱۹۱۳۔۱۹۷۹ء) نے کہ جو ''خلق افغانستان ڈیموکریسی پارٹی'' کا بانی تھا، ۲۷ اپریل ۱۹۷۸ء میں محمد کے خلاف بغاوت کر کے اقتدار کو اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا اور ایک سال چار مہینے کے بعد ایک دوسری بغاوت میں ''حفیظ اللہ امین'' کے ہاتھوں قتل کر دیا گیا۔

غالب آنا چاہیے۔ افغان فوج کو عوام سے مل جانا چاہیے۔ یہی اسلام کا حکم ہے۔ جس طرح ہمارے ادارے عوام سے مل گئے اسی طرح حکومت افغانستان کے اداروں کو عوام سے مل جانا چاہیے۔ وہاں کی پولیس عوام سے مل جائے اور اس بدعنوان کو نکال باہر کریں۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۲۸۴)

افغانستان کی مشکلات

آپ اس وقت افغانستان کی حالت دیکھیں۔ افغانستان میں لوگ چند مہینوں سے مسلسل مشکلات کا شکار ہیں (خدا انہیں اس مشکل سے نجات دے)، چونکہ یہ فاسق ان کا مخالف ہونے کی وجہ سے انہیں ہوائی جہاز، ٹینک اور گولیوں سے بھون رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۹، ص۴۱۱)

افغانستان میں بغاوت

آپ افغانستان میں ہوئی چند روز قبل بغاوت کو ملاحظہ فرمائیں۔ سوویت یونین کی فوج کا سہارا لے کر ایک ایسے شخص نے یہ بغاوت کی ہے اس نے اعلان کیا ہے کہ میں کمیونسٹ ہوں یہ کمیونسٹ راہنماؤں میں سے ایک ہے۔ اس کی کامیابی یقینی نہیں ہے۔ ملت افغانستان ایک انقلابی ملت ہے۔ وہاں جو مسلسل یکے بعد دیگرے بغاوتیں ہوئیں وہ بیگانوں کے ذریعہ کی جانے والی فوجی بغاوتیں تھیں، تمام بغاوتیں اسی طرح کی تھیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۱، ص۵۱۶)

افغانستان طاقتوں کے قبضے میں

آپ اس وقت ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ افغانستان میں کہ جس سے اس وقت ہم مبتلا ہیں، برابر

بغاوتیں ہو رہی ہیں لیکن یہ ایسی بغاوتیں ہیں جن میں ایک طاقتور دوسرے بڑے طاقتور کے ذریعے برسر اقتدار آ رہا ہے۔ پھر وہ چلا جاتا ہے اور ایک دوسرا طاقتور برسر اقتدار آ جاتا ہے۔ جبکہ وہاں کے عوام ذرہ برابر بھی ان حالات پر راضی وخوش نہیں ہے۔ عوام کو ان حالات سے کوئی سروکار بھی نہیں۔ افغانستان میں اس وقت جو شورش برپا ہے جس کو سوویت یونین کی حمایت حاصل ہے یہ بغاوت درحقیقت سوویت یونین کی بغاوت ہے نہ کہ اس شخص کی بغاوت، اس شخص کے برسر اقتدار آنے سے پہلے سوویت یونین کی فوج نے افغانستان میں گھس کر حکومت کو گرادیا نہ یہ کہ حکومت نے اسے بلایا تھا۔ وہ حکومت کی غرض سے افغانستان میں آ گئے اور پورے افغانستان کو اپنا ماتحت بنا کر قبضہ کر بیٹھے۔ اس کی حکومت ایک بدعنوان وغلط حکومت تھی۔ انہوں نے اس حکومت کو گرا کر اس سے بھی بدتر حکومت قائم کی۔ لوگوں کے نہ چاہتے ہوئے اب بھی افغانستان ان ہی کے قبضہ میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مفکرین اور وہ حکومتیں جن کا تعلق سوویت یونین سے نہیں ہے وہ سب اس عمل کی مذمت کرتے ہیں۔

ان کے اس اقدام کے کچھ گھنٹے بعد اسی رات سوویت یونین کا سفیر یہاں آیا اور رات بھر یہیں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے ملاقات کی۔ اس نے کہا: میں ایک پیغام لایا ہوں یہ کہہ کر اس نے پیغام بیان کیا اس پیغام میں وہی تمام باتیں تھیں کہ باہر کے لوگ افغانستان کو کمزور کرنا اور حکومت پر قبضہ جمانا چاہتے تھے، عوام کے مخالف تھے اور حکومت افغانستان نے سوویت یونین سے اسی کام کو انجام دینے کا مطالبہ کیا اور سوویت یونین بھی کام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے حالانکہ سوویت یونین اس حکومت کو گرا چکی تھی۔ میں نے اس سے پوچھا: آپ کے نزدیک باہری لوگوں سے مراد کون ہیں؟ کون باہری لوگ آئے تھے؟ اس نے مبہم الفاظ میں کہا: مثلاً پاکستان۔ یہ سننے کے بعد میں نے اسے ایسے حقائق سے آگاہ کیا جو ہمارے مسائل کی بھی بنیاد ہیں۔ میں نے کہا: اگر تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ طاقت کے ذریعے تم ایک ملت کو اپنا ماتحت بنا سکتے ہو اور اپنی پوزیشن مضبوط کر سکتے ہو تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔ طاقت عوام کو کچل سکتی ہے ان کا قتل عام کر سکتی ہے لیکن اپنی پوزیشن مستحکم نہیں کر سکتی ہے۔ عوام اگر کسی چیز کو ناپسند کرتے ہوں تو ان کی مرضی کے خلاف کوئی کام انجام نہیں دیا جا سکتا۔ اگر حکومتیں دو ہوں

عوام مسلمان ہو اور حکومت کمیونسٹ تو یہ نہیں ہوسکتا اور آپ بھی اس طرح کی امید نہ رکھیں۔ ایک ایسی ملت کے ہوتے ہوئے جو اسلامی نظام پر باقی ہو اگر کوئی حکومت اس پر ایک دوسرا نظام جیسے کمیونسٹ حکمفرما کرنا چاہے تو یہ نہیں ہوسکتا۔ تم افغانستان جائیں لوگوں کا قتل عام کروگے جیسا کہ کر بھی رہے ہو۔ لوگوں پر ظلم کروگے لیکن تمہاری پوزیشن مستحکم نہیں ہوگی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳)

غاصبین کی مذمت

ہم ایک بار پھر مظلوم اور مسلمان افغان بھائیوں کیلئے اپنی بے دریغ حمایت کا اعلان کرتے ہیں اور غاصبوں کی شدت سے مذمت کرتے ہیں۔ ہم مسلمان ہیں مغرب و مشرق کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں۔ ہم فقط مظلوم کا دفاع کرتے ہیں اور ظالم کی مذمت کرتے ہیں، یہ ایک اسلامی فریضہ ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۳۸)

جارحوں کا مقابلہ

ہم افغانستان کی دلیر اور مسلمان ملت کی مکمل طور پر حمایت کرتے ہیں۔ جارحین کے خلاف برسر پیکار ہونے والی ملت کو معلوم ہونا چاہیے کہ خدا اس کے ساتھ ہے۔ لہذا ظفریابی کیلئے ایمان راسخ کے ساتھ لڑیں اور اپنی صفوں کو زیادہ سے زیادہ مستحکم کریں اور یہ جان لیں کہ کامیابی نزدیک ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۴۸)

افغانستان پر قبضے کی مذمت

میں ایک بار پھر افغانستان پر مشرقی قابضوں اور لٹیروں کے وحشیانہ قبضے کی سختی کے ساتھ مذمت

کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ افغانستان کے باشندے اور مسلمان جلد از جلد حقیقی خودمختاری اور کامیابی کو حاصل کریں اور مزدور طبقے کے ان نام نہاد حامیوں کے مظالم سے نجات پائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۰۳)

افغانستان میں سوویت یونین کی غلطی

جس دن سفیر روس نے آکر مجھے بتایا کہ حکومت افغانستان نے روس سے فوج بھیجنے کی درخواست کی ہے اسی دن میں نے اس سے کہا کہ یہ روس کی بہت بڑی غلطی ہوگی۔ روس افغانستان پر قبضہ تو کر سکتا ہے لیکن ہمیشہ رہ نہیں سکتا۔ اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ افغانستان پر قبضہ کر کے اسے سنبھال لیں گے تو آپ کا یہ خیال غلط ہے۔ ملت افغانستان مسلمان ہے۔ حکومت افغانستان کے خلاف محاذ آرائی کئے ہوئے ہیں۔ اگر آپ یا کوئی بھی طاقت اس پر قبضہ کر لے پھر بھی وہاں کے لوگوں پر قابو نہیں پا سکتی، بلکہ شکست کھا جائے گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۱۵)

سوویت یونین کی شکست

یہ لوگ اب بھی نہیں سمجھے کہ سوویت یونین اپنی تمام تر طاقت، اسلحوں اور جدید جنگی ساز و سامان کے باوجود افغانستان میں شکست کھا چکا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۸)

افغانستان کے حالات سے باخبر رہنے کی ضرورت

اگر آپ کو افغانستان کے بارے میں نہیں معلوم ہے تو ان افغان علماء اور بھائیوں سے معلوم کریں جو ایران میں مقیم ہیں۔ ان سے پوچھیں کہ افغانستان پہ کیا گزر رہی ہے۔ اے مسلمانو! اسلام

کی فریاد کو پہنچو۔

(صحیفہ امام، ج۱۷، ص۱۵۶)

سوویت یونین کی مذمت

اگر کسی ملک میں خدائی لشکر وجود میں آجائے تو کسی میں اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہیں ہوگی، کیونکہ دوسروں کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ ہے۔

آپ افغانستان کو ملاحظہ فرمائیں۔کمیونسٹ عوام کے مخالف تھے۔میں حکومت کی بات نہیں کررہا ہوں وہاں کے کمیونسٹ عوام کے خلاف تھے کہ جن کا تعلق اسلام سے تھا اور اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے ان لوگوں نے ایک سال سے زیادہ استقامت و پایداری کا ایسا ثبوت دیا کہ سوویت یونین کو اپنے کئے پر شرمندہ ہونا پڑا۔روس کی فوج سے بھاگے ہوئے ایک شخص کا بیان تھا کہ اب تک روسی فوج کے تیس ہزار جوان افغانستان میں مارے جا چکے ہیں۔وہ لوگ جانتے ہیں کہ جس ملک کے عوام ایک چیز کے خواہاں ہوں تو اس کے خلاف نہیں کیا جاسکتا۔حالانکہ حکومت بھی ان کمیونسٹوں کی حامی تھی اور خبیث پارٹی بھی ان کی موافق تھی اور بدبخت حزب بھی ان کی تھی۔

(صحیفہ امام، ج۱۷، ص۱۵۶)

افغانستان پر قبضہ

کیا یہ صحیح ہے کہ افغانستان کے مسلمانوں کو روس سخت ترین دباؤ میں رکھے اور اسلامی ملک افغانستان پر قبضہ جمالیں اور آپ خاموش رہیں؟!۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۴۸۳)

افغانستان میں سوویت یونین کا تشدد

آپ ایسے سال میں اس مبارک سفر پر جارہے ہیں کہ جب علاقے واطراف میں بڑی طاقتیں تشدد اور لوٹ مار میں مصروف ہیں۔ ادھر سوویت یونین افغانستان پر مقدور بھر ظلم ڈھا رہا ہے۔ افغانستان کی مظلوم ملت پر قہر برسا رہا ہے خدا کا شکر ہے کہ افغانی عوام اس بڑی طاقت کے مقابلے میں مردانگی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۵۰)

بزدلانہ حملہ

روس جیسی بڑی طاقت، قوی فوج، غاصب حکومت، خائن حزب کے بزدلانہ حملے کو ایمان کی طاقت اور خدا پر توکل اور خوداعتمادی اس طرح ناکام بنادیا کہ روس اپنے ظالمانہ اور سفاکانہ حملے کی وجہ سے پریشانی اور پشیمانی کا شکار ہے اور اس فکر میں لگا ہوا ہے کہ کس طرح افغانستان سے اپنی ذلت ورسوائی کے بغیر نکلے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۹۳)

افغانستان میں المیہ

روس کے زیر قبضہ افغانستان ہر دن المیہ رونما ہو رہا ہے۔ البتہ ملت افغانستان بھی اس کے مقابلے میں ڈٹی ہوئی ہے جس نے شاید اسے پشیمان ونادم بھی کر دیا ہو۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۱۰۷)

سوویت یونین پر عرصہ تنگ کرنا

آخر کار روس سمجھ گیا کہ وہ افغانستان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا باوجودیکہ افغانستان میں اقتدار ایسے

لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو روس کے ساتھ ہیں، کمیونسٹ وہاں پر ہیں، لیکن وہاں پر موجود مسلمانوں نے اس طرح روسیوں پر عرصہ تنگ کر دیا ہے کہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کس طرح اس مخمصے سے نجات حاصل کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۲۴۳)

اغیار کے زیر نگیں نہ ہونا

افسوس کہ میں نے سوویت یونین کو افغانستان کے بارے میں جو انتباہ دیا تھا اس نے اسے سنجیدگی سے نہیں لیا اور اس اسلامی ملک پر حملہ کر دیا۔ میں نے متعدد بار کہا ہے اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ افغانستان کے عوام کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ وہ اپنی قسمت کا فیصلہ خود کر کے اپنی حقیقی خودمختاری و آزادی حاصل کر لیں گے۔ انہیں کرملین اور امریکہ کی سرپرستی کی ضرورت نہیں ہے۔ مسلمان اپنے ملک سے غیر ملکی فوجیوں کے انخلاء کے بعد کسی دوسرے کے زیر نگیں نہیں ہوں گے اور اگر امریکہ ان کے ملک میں مداخلت اور قبضہ کے قصد سے داخل ہوا تو وہ اس کے پیر توڑ دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۱۷)

پاکستان

امریکہ کے خلاف قیام

یہ خوشی کی بات ہے کہ پاکستان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ابھی جب میں نے اخبار کی سرخی کو دیکھا تو دیکھا لکھا ہوا ہے کہ سارا پاکستان امریکہ کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ظاہراً لکھا ہوا تھا کہ یونیورسٹی

تین دن کیلئے بند ہوگئی ہے اور یہ ہماری مظلوم ملت کیلئے خوشخبری ہے کہ وہ تنہا نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۰۵)

پاکستان کی فوج کو قیام کی دعوت

بھائیو! آپ ہمارا اسلام اپنی فوج اور ضیاء الحق کو پہنچادیں اور ہماری طرف سے ان سے کہہ دیں کہ آپ کے بھائیوں کو کفر کا مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے، آپ قیام کریں۔ پاکستان کی فوج اپنے بھائیوں پر ڈھائے جانے والے ظلم وستم کے مقابل میں ایک ایسا قیام کرے جیسا ہم نے کیا ہے، ان کا مقابلہ کفر سے ہے اور یہ آپ کی تقدیر پر بھی موثر ہوگا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۱۰۸)

پاکستانی شیعوں کے مذہبی امور پر توجہ دینا

الحمد للہ ربّ العالمین

والصّلاۃ علیٰ محمّد و آلہ الطاھرین

ولعنۃ اللہ علیٰ أعدائھم أجمعین

امابعد:

جناب سید الاعلام، حجت الاسلام الحاج سید حسن طاہری خرم آبادی (دامت افاضاتہ)

آپ نے اپنی زندگی کا زیادہ عرصہ سرزمین قم پر دینی علوم کے حصول اور تدریس میں گزارا ہے اور اب پاکستان کے باشندوں کے مذہبی مسائل پر توجہ دینے اور دیکھ بھال کرنے کیلئے پاکستان جارہے ہیں، میں نے آپ کو اپنا نمائندہ قرار دیا ہے تاکہ انشاء اللہ ولی فقیہ سے متعلق چیزوں میں نمایندگی کرتے ہوئے علمی حوزات کی مشکلوں کو ختم کرنے اور طلاب کی سرپرستی کے سلسلے میں اقدامات انجام دیں۔

اگر کسی مقام پر نیا مدرسہ بنانے کی ضرورت ہو تو بنائیں۔ طلاب کی تربیت اور دینی علوم سے وابستہ مدارس کے احیاء کی پوری کوشش کریں اور آپ ضروری بجٹ کی تکمیل و فراہمی کیلئے سہم امام علیہ السلام اور سہم سادات وزکات و کفارہ جیسے تمام شرعی وجوہات کو لے کر مذکورہ مصارف میں خرچ کر سکتے ہیں۔

امید ہے کہ علاقہ کے علمائے اعلام اور مبلغین، دوسرے لوگ پاکستان میں موجود اسلامی جمہوریہ ایران کے حکام کاموں کی ترقی میں آپ کے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے اور آپ کی ہدایات سے بہرہ مند ہوں گے اور تمام کاموں میں آپ سے مشورہ لیں گے۔

اور میں آپ کو ان باتوں کی نصیحت کرتا ہوں جن کی نصیحت صالح سلف نے کی ہے اور وہ ہے تقویٰ اختیار کرنا، خواہشات نفس سے بچنا، دامن احتیاط کو ترک نہ کرنا اور جس طرح میں آپ کو دعاؤں میں فراموش نہیں کرتا ہوں اسی طرح آپ بھی ہم کو اپنی دعاؤں میں نہ بھلائیں گے، انشاء اللہ۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۲۰)

عارف حسینی، اسلام کے باوفا ساتھی

بخدمت پاکستانی علمائے اعلام، حجج اسلام اور عظیم عوام ایدھم اللہ تعالیٰ

جناب حجت الاسلام سید عارف حسین حسینی[1] اسلام کے اس باوفا ساتھی، محروموں اور مستضعفین کے محافظ، سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے حقیقی فرزند کی شہادت کے سلسلے میں آپ لوگوں کے تعزیتی پیغامات اور ٹیلی گراف ہم تک پہنچے۔ اگرچہ اس عظیم سانحے نے تمام مسلمانوں بالخصوص اسلام

۱۔ شہید عارف حسین حسینی ۱۹۴۲ عیسوی میں پاکستان کے شہر پشاور میں پیدا ہوئے۔ وہ پاکستان کے مجاہد وانقلابی علماء میں سے تھے اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے قائد تھے۔ وہ ۱۹۸۷ عیسوی میں شہید کر دیئے گئے۔

کے وفادار و فرض شناس علماء کے قلوب کو رنجیدہ کر دیا لیکن یہ سانحہ ہماری دنیا کی مظلوم ملتوں بالخصوص پاکستان کی وہ عظیم ملت جس نے سامراجی مظالم سہے ہیں اور اپنی آزادی وخود مختاری کو شہادت و جہاد اور معرکہ آرائی کے ذریعہ حاصل کیا ہے، ان سب کی امیدوں سے دور نہ تھا۔

اسلامی سماجوں کے دردمند افراد جنہوں نے محروموں اور غریب لوگوں سے خون کے ساتھ عہد و پیمان کیا ہے وہ یہ جان لیں کہ یہ سفر کی ابتدا ہے اور استحصال کرنے والوں کے بند توڑنے اور حقیقی اسلام تک پہنچنے کیلئے ابھی طویل راستہ باقی ہے۔ علامہ عارف حسین حسینی جیسوں کیلئے اس سے بڑھ کر اور بشارت کیا ہو سکتی ہے کہ وہ خدا کی عبادت کے محراب سے ﴿ اُرْجِعِــــــي اِلــىٰ رَبِّـك ﴾ (پلٹ آ اپنے ربّ کی طرف) کا نظارہ کریں اور شہد شہادت سے وصال یار کا جام پئیں اور عدالت کے ہزاروں پیاسوں کے سرچشمہ نور تک پہنچنے کے گواہ ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۲۰)

پاکستان کو ایران کی حمایت

حجت الاسلام جناب سید عارف حسین حسینی کی شہادت کے موقع پر میں فرض شناس مسلمان علماء اور اس شہید کے اہل خانہ اور پاکستان کے مسلمان عوام کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہوئے اس ملک میں موجود اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو یہ یقین واطمینان دلاتا ہوں کہ ایران آپ کے ساتھ ہے اور ایک مضبوط محاذ اور امین دوست کی حیثیت سے آپ کے اسلامی اعتبار، عزت وخود مختاری و شرافت کا دفاع کرتا رہے گا۔

میں نے اپنے ایک عزیز فرزند کو کھو دیا ہے۔ خداوند عالم ہم سب کو مصائب برداشت کرنے اور شہیدوں کے سرفراز و پر افتخار راستہ کو آگے بڑھانے کی پہلے سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور ظالموں کے مکر و سازش کو ان ہی کی طرف پلٹا دے اور اسلام کی عظیم ملت کو جہاد و شہادت کی راہ میں

ثابت قدم رکھے۔

(صحیفہ امام، ج۲۱، ص۱۲۱)

ایرانی اور پاکستانی عوام کے درمیان گہرے تعلقات

پاکستان کی شریف اور مسلمان ملت واقعی ایک انقلابی اور اسلامی اقدار کی پابند ملت ہے، ان کے ہمارے ساتھ گہرے انقلابی، عقیدتی اور ثقافتی تعلقات ہیں۔اسے اس شہید کے افکار کو زندہ رکھنا چاہیے۔شیطان کی اولاد کو خالص محمدیؐ اسلام کی ترویج کے سدراہ نہیں ہونے دینا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج۲۱، ص۱۲۰)

ترکی

اتاترک اور ترکی میں دین کا قلع قمع

اتاترک[1] کہتا ہے کہ ملک میں دین کو سرکاری حیثیت حاصل نہیں ہے اور سبھی جانتے ہیں کہ اس نے دینداروں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور لوگوں پر کیسے کیسے ظلم وستم ڈھائے۔ترکی میں کیسے کیسے عفت کے منافی اعمال انجام دیئے اور دین خدا کی کیسی مخالفتیں کیں۔ یا اس کا ماننا ہے کہ پہلوی کی پیروی کرنی چاہیے اور آپ سب نے دیکھا کہ اس نے کیا کیا۔ دین اسلام کے زوال کیلئے اتنی کوششیں کیں کہ اگر اس کے قرآن کی صریحی مخالفتوں کو کوئی شمار کرنا چاہے تو شاید ایک

۱۔ مصطفیٰ کمال پاشا (۱۲۹۹۔۱۳۵۷ھ ق) کا لقب ''اتاترک'' تھا۔اس نے انگلینڈ کے حکم پر سلطنت عثمانیہ سے سرکشی کی اور آئینی سلطنت عثمانیہ کو جمہوریت سے بدل دیا اور اس ملک کا نام ترکی رکھدیا۔

کتاب بن جائے۔

(کشف الاسرار، ص ۱۱۰)

ترکی میں مغربیت

میرا خیال ہے کہ میں نے (ترکی میں) اتاترک کے مجسمہ کو دیکھا ہے، اس کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ کھڑا ہوا ہے اور اپنے ہاتھ کو اس طرح کئے ہوئے ہے اور اسی مجسمے کا رخ مغرب کی طرف ہے یعنی سب کچھ وہاں سے ہے۔

(صحیفہ امام، ج۹ ص ۳۷۷)

فوجی حکومت اور ملت سے جدائی

ہماری سرحد سے متصل ترکی کا حال یہ ہے کہ اس کے اکثر شہروں میں کئی مہینوں سے کرفیو نافذ ہے اور اس میں مزید توسیع کردی گئی ہے، کیونکہ عوام حکومت کے ساتھ نہیں ہیں۔ کیوں؟ چونکہ عوام مسلمان ہیں اور حکومت اسلامی آئین پر عمل نہیں کرتی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۴۰)

ترک کردوں کے بارے میں خاموشی

یہ اہم امور میں سے ایک ہے البتہ میں اس کے تمام پہلوؤں پر گفتگو کے بجائے صرف ایک پہلو پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور وہ کردوں کے قتل عام کیلئے عراق میں ترکی کا گھس جانا ہے۔ میں جس بات کو بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے ایرانی کرد، عراقی کرد اور ترک کرد سبھی کرد ہیں، بس فرق اتنا ہے کہ ایرانی کردوں کی اکثریت اسلامی جمہوریہ کی حامی ہے ان میں سے صرف چند فسادی گروہ اس کے مخالف ہیں۔ اس وقت پورے کردستان میں موجود تمام ائمہ جمعہ، علماء، لوگ سب کے سب اسلامی جمہوریہ

کے حامی ہیں اور دو گروہ اس کے مخالف ہیں: ایک گروہ کمیونسٹوں کا ہے اور دوسرا کمیونسٹ سے بھی بدتر افراد کا... آخر کیا وجہ ہے کہ دنیا کے تمام ذرائع ابلاغ ایرانی کردوں کے سلسلہ میں اتنا حساس ہیں جتنا خود کرد بھی حساس نہیں ہیں۔ خود کرد کہتے ہیں: ہم ان فتنہ وفساد کرنے والے کردوں کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ لیکن دنیا کے تمام ذرائع ابلاغ ہمیشہ ایران کی مذمت کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک کردوں کے قتل عام کیلئے عراق میں ترکی کا گھس جانا اور یہ کہ ترکی کو اس سلسلے میں عراق کی شہ حاصل ہے (بشرطیکہ یہ سچ ہو) کوئی خاص بات نہیں ہے۔ وہ اس لیے گھس آئے ہیں تا کہ ان کا ملک محفوظ رہے مسئلہ یہ ہے کہ ایرانی کرد کیوں اگر ان کے بقول وہ الگ ہونا چاہتے ہیں تو ایران کے کرد زیادہ فسادی ہیں تو پھر ساری دنیا کیوں اپنی توجہ کا مرکز ایران کو بنائے ہوئے ہے اور یہ شور مچائے ہوئے ہے کہ ایران کردوں کے ساتھ ایسا کر رہا ہے ویسا کر رہا ہے، کتنا قتل وغارت کر رہا ہے! یہ مفسدین جو بیرون ملک بیٹھے ہوئے ہیں ایرانی کردوں سے ہمدردی کا دم بھرتے ہیں آخر کیوں عراقی اور ترک کردوں کے بارے میں اس طرح کی باتیں نہیں کرتے؟! اور اگر ان کیلئے لب کشائی کرتے بھی ہیں تو بس یونہی ایک لفظ کہہ کر آگے بڑھ جاتے ہیں۔ جن مصیبتوں اور مشکلات سے بشر دوچار ہے وہ ایسی ہی مشکلات ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۴۷۴)

عراق

حملے کا محرک اور اس کے آثار

صدام اسلامی خلافت کی فکر میں

ہم اب ایک ایسے دن یہاں اکٹھے ہوئے ہیں کہ جب صدام حکومت، صدام کی غاصب حکومت

نے دنیا کی تمام حکومتوں کے درمیان بغیر معقول عذر کے، اطلاع دیئے بغیر اور پہلے سے کچھ ہوئے بغیر، دریا، ہوا اور زمین سے ایران پر حملہ کر دیا۔ وہ ملک کو اپنے قبضہ میں لینا چاہتا تھا۔ مسلمانوں کی خلافت اور سربراہی کو ایک ایسا شخص حاصل کرنا چاہتا تھا جو اسلام کا معتقد ہی نہیں۔ افسوس کہ قرآن کریم کے اس حکم کے باوجود کہ ''اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں اختلاف ہو جائے تو آپ ان کے درمیان صلح کرا دیں اور اگر ان میں سے ایک سرکشی پر اتر آئے تو اس سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک وہ احکام خدا کے سامنے سر تسلیم خم نہ ہو جائے''۔ کس اسلامی ملک نے تحقیق کی اور تشخیص دی کہ جارح و سرکش کون ہے، کس نے کس پر حملہ کیا تا کہ سبھی حکم خدا کے مطابق اس سے جنگ کریں؟ کس اسلامی ملک پر یہ حقیقت مخفی ہے کہ صدام نے ہمارے خلاف جارحیت کی ہے؟ ظلم اور حملہ کیا ہے؟ کیوں اسلامی ممالک اس آیت ﴿فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ﴾ پر عمل نہیں کرتے؟ افسوس کہ بعض اسلامی ممالک یعنی وہ ممالک جن کی حکومتیں اسلام کے نام پر حکومت کر رہی ہیں یہ جاننے اور دیکھنے کے باوجود کہ اس نے سرکشی کی ہے اور ایک اسلامی ملک پر بغیر سبب، بغیر کسی وجہ کے حملہ کیا ہے پھر بھی اس کی حمایت کا اعلان کر رہے ہیں بعض تو اس کی حمایت کر رہے ہیں۔ آخر ہم اسلامی مشکلات کو دنیا کے کس خطے میں بیان کریں اور ان کا حل تلاش کریں؟ دنیا کے مسلمان اپنی مشکلات کو کہاں جا کر حل کریں؟ کیا عالمی تنظیموں میں جو کہ بڑی حکومتوں کی پروردہ ہیں یا ان تنظیموں میں جو اسلام کے نام پر وجود میں آئی ہیں لیکن ان میں اسلام کا نام ونشان تک نہیں؟ آخر حکومت ایران اپنا شکوہ کس سے بیان کرے؟ وہ عوام جن پر بغیر سبب، بغیر وجہ کے حملہ کر دیا گیا ہو وہ اپنی فریاد کس کو سنائیں؟ کس ملک سے اس کے بارے میں گفتگو کریں؟ تمام اسلامی ممالک پر بحکم قرآن حکومت عراق سے اس وقت تک جنگ کرنا واجب ہے جب تک وہ ذکر خدا اور حکم خدا کی مطیع نہ ہو جائے۔

صدام یہ گمان کر رہا تھا کہ اس کا سامنا ایسے ملک سے ہے جو کمزور ہو گیا ہے اور تمام حکومتیں اس کی طرف پشت کر چکی ہیں یا اس پر اقتصادی دباؤ ڈال چکی ہیں اور ہمارے پاس نہ فوج ہے اور نہ ہی

پولیس، نہ جہاد و جنگ کا ساز و سامان۔ وہ اسی خواب غفلت ہیں یہ بھی سوچ بیٹھا کہ کچھ گھنٹے میں تہران کو بھی فتح کر لے گا۔ وہ خدا سے غافل تھا اسے نہیں معلوم تھا کہ ہم ایک ایسی ملت ہیں جو آپس میں متحد ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۷۵)

عراق کا ایران پر حملہ

اس وقت ایران میں جنگ جاری ہے، یہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے ہم پر حملہ کیا ہے اور اگر ہم نے ان پر حملہ کیا ہوتا تو آج ہم عراق میں ہوتے۔

صدام نے تمام عالمی قوانین کو پائمال کرتے ہوئے بغیر کسی وجہ اور اختلاف کے ایران پر حملہ کر دیا وہ اور ابھی ایسے اسلحوں کے ساتھ کہ ماہرین کی اطلاع کے مطابق ایسا اسلحہ اب تک اسرائیل نے بھی استعمال نہیں کیا ہے۔ اس نے ہمارے بہت سے بزرگوں، بوڑھوں، جوانوں اور بچوں کو موت کی نیند سلا دیا اور ہمارے بہت سے ذخائر کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ البتہ جو شخص بھی اس طرح کا ظلم کرتا ہے ہمارے شہروں اور گاؤں کو اپنے قبضہ میں لے لے تو اس کی آرزو یہ ہوتی ہے کہ صلح ہو جائے۔ اس نے ہمارا سب کچھ کھالیا، لے گیا اور ظلم کیا ہے، ہم نے بغیر کسی وجہ نقصان اٹھایا۔ لہذا اتنی آسانی سے اس سے صلح کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۸۲)

صدام، ملت عراق کی تباہی کا سبب

صدام اور بعث پارٹی کی ظالم حکومت نے اچانک بغیر کسی وجہ کے سمندر، فضا، زمین سے ایران پر حملہ کر دیا ہے اور حکومت کے متوجہ ہونے سے پہلے ہی ایران کے بعض شہروں اور بعض زمینوں پر قبضہ کر لیا اور جب ایران کو پتہ چلا تو اسے مزید آگے بڑھنے سے روک دیا۔ الحمد للہ کہ ایران نے دشمن پر

ایسی کاری ضرب لگائی ہے اور اس کے فوجیوں کو ایسا سبق سکھایا ہے کہ اسے پہلے کی طرح سنبھلنے میں کئی سال درکار ہوں گے۔ اس کے بزدلانہ حملے نے عراق کو تباہی کے دہانے پر لا کر کھڑا کر دیا اور اسی طرف رواں دواں ہے۔ جن سرمایوں کو ترویج اسلام کی راہ میں خرچ ہونا چاہیے تھا انہیں جنگ کی راہ میں لگا دیا۔ ہم نے تو نہ جنگ شروع کی تھی اور نہ ہی کبھی ایسا کریں گے لیکن اگر کوئی ہم پر ظلم کرے گا تو اس کا منہ توڑ جواب ضرور دیں گے اور چونکہ جنگ کی ابتدا انہوں نے کی ہے جس میں ہمارے ملک میں یہ حالات پیش آئے۔ اگر ہم نے پہلے حملہ کیا ہوتا تو پہلے ہم ان کے کسی دیہات پر قابض ہوتے پھر وہ آ کر ہمیں پسپا کرتے۔ خبیث اور جھوٹے صدام نے جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ ''ہم نے مدتوں حکومت ایران سے گفتگو کی، آئے گئے، افہام وتفہیم کرنا چاہا لیکن حکومت ایران نے قبول نہیں کیا اسی لیے اس پر حملے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا'' انہوں نے ہماری سرحدوں پولیس چوکیوں پر حملہ کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ نجانے کتنی پولیس چوکیوں کو برباد کر دیا ہے۔ اس جیسی اول فول باتیں۔ جب تک عراق نے ایران پر حملہ نہیں کیا تھا تب تک ایرانی حکومت ایک بالشت بھی ان کے ملک میں داخل نہیں ہوئی اور وہ اس میں داخل بھی نہیں ہونا چاہتی ہے۔ ان کی کسی پولیس چوکی کو خراب نہیں کیا۔ لیکن جب انہوں نے حملہ کر دیا اور دور تک مار کرنے والی توپوں اور زمین سے زمین پر مار کرنے والے میزائلوں سے ایرانی عوام کے گھروں کو خراب کر دیا۔ عورتوں اور بچوں کا قتل عام کیا۔ ہر طرح جارحیت کی تو ظاہر ہے کہ ہر مسلمان اور ہر انسان پر دفاع کرنا واجب ہے۔ لہذا ہم نے بھی حکم خدا کے مطابق اپنا اور اسلام کا دفاع کیا صرف اپنے ملک کا ہی دفاع نہیں کیا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۳۴۰)

عراقی قیدیوں کے ساتھ ایران کا سلوک

یہ لوگ جو اسلامی حکومت کے قیدی ہیں ان کے پاس اسلحہ نہیں ہے، ان کے ساتھ انسانی اور اچھا سلوک ہونا چاہیے تھا جو کہ ہو رہا ہے۔ لیکن عراق میں عراقی ذرائع ابلاغ جس طرح ہر روز جھوٹ کا

سہارا لیتا ہے اس سلسلے میں بھی انہوں نے جھوٹ سے کام لیا ہے۔انہوں نے اڑا رکھا ہے کہ ایران اسیروں کے ساتھ ایسا سلوک ویسا سلوک کرتا ہے۔جبکہ یہ سب جھوٹ ہے۔ ہمارا ملک ان کے ساتھ انسانی، اسلامی اور اچھی طرح کا برتاؤ کرتا ہے۔ان کی مہمان نوازی کرتا ہے۔ جو بھی چاہے، جہاں سے چاہے آ کر دیکھ سکتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا رویہ اپنایا جا رہا ہے۔البتہ غلط بیانی سے زیادہ کام لیا جا رہا ہے۔لہذا ہمیں ہر اس کام سے پرہیز کرنا چاہیے جن کے ذریعہ دشمنوں کو بہانہ مل سکے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۵۱۲)

تباہ شدہ عراق کے جرم کے ثبوت

ایران اور عراق کے عوام ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ دونوں ملک کی عوام، حکومت عراق کے دشمن ہیں۔اگر آپ اسلام کو نعروں سے بالا جانتے ہیں تو آیئے دیکھئے کہ ہمارے شہروں، جوانوں، ہماری عورتوں اور ہمارے بچوں پر کیا گزری ہے۔ ہمارے تباہ و برباد شہر اس وقت اس کے جرم کے ثبوت ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۶۲)

صدام اور یورپ کی حمایت کا اثبات

صدام نے اس ظلم و بربریت سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ امریکہ کا کتنا وفادار ہے اور وہ عرب کا کتنا وفادار ہے! آپ نے بھی ثابت کر دیا کہ یہ شخص کتنا ظالم وسفاک ہے۔یہ ایسا سفاک ہے جو اپنے آقاؤں کے ارادوں کو کامیاب بنانے کیلئے ایران و عراق دونوں ملکوں کے عوام کو تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۱۴)

اسلام دشمنوں کی خدمت

عراق کی کافر بعثی فوج نے جو بڑی طاقتوں خاص طور سے عالمی لٹیرے امریکہ کے اشارے پر حملہ کرنے کی گستاخی کی اور یہ حملہ بشریت و اسلام کے دشمنوں کی خدمت کے ہدف سے کیا گیا۔ اسی سے ہی اندازہ لگایا جا رہا تھا کہ یہ حملہ ناکام ہوگا اور خداوند متعال کے دشمنوں کیلئے ذلت ونفرت اور بدبختی کا باعث بنے گا اور اسلام اور مسلمانوں کو عظمت وسربلندی نصیب ہوگی۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۴۹)

عراق کی بعث پارٹی کیلئے درس عبرت

صدام نے پورے جنگی وسائل اور بعض عناصر کی خیانت کے سہارے اچانک زمین و ہوا اور سمندر سے ایران پر حملہ بول دیا اور ہمارے ملک کے ایک بڑے حصے پر اچانک قبضہ کرلیا۔ مومن وخدا پرست فوجیوں اور فداکار جوانوں نے اطلاع پاتے ہی ان کے مزید آگے بڑھنے کا راستہ بند کر دیا۔ پورے عراق کی فوجی چھاؤنیوں پر فضائیہ نے عقاب کی مانند تیز اڑان بھر کر زبردست جوابی حملے کیے۔ اگر وہ اسلامی عہد وپیمان کے پابند نہ ہوتے اور ان کو بے گناہوں کی ہلاکت اور عراقی بھائیوں کے مکانوں کے تباہ وبرباد ہونے کا خوف نہ ہوتا (اور اب بھی اسی احساس نے ان کو روک رکھا ہے) تو اس کافر بعث پارٹی کو ایسا عبرت ناک سبق سکھاتے کہ علاقائی اور دوسری بعض گمراہ اور سر پھری حکومتیں اس ملت سے جنگ کرنے کا تصور بھی نہ کرتیں جو شہادت کو آسمانی تحفہ سمجھتی ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۶۵)

عراق میں داخل ہونا دفاع ہے یا جارحیت؟

عراقی حکومت یعنی عراق کی غاصب حکومت یعنی عراق کی ظالم حکومت یعنی ایسی حکومت جس سے عراقی عوام بیزار ومتنفر ہیں، عوام کو اسلحے کے زور پر دبائے ہوئے ہے۔ آپ ذرا ملاحظہ کریں کہ

اس باطل وگمراہ حکومت نے اس بہانے سے اس ملک پر حملہ کیا کہ تم ایرانی لوگ مجوسی ہو، فارس ہو اور وہ عرب اور وہ خود سردار قادسیہ ہے!

ہم اور ہمارے ملک نے ایک دوسرے ملک پر حملہ کرنے کا نہ تو کبھی سوچا ہے اور نہ ہی ایسا کوئی ارادہ ہے۔ لیکن جب ہم پر حملہ کر دیا گیا تو دفاع کرنا ایک ایسا امر ہے جو شرعاً بھی واجب ہے اور عقلاً بھی۔ ہم دفاعی پوزیشن میں ہیں اور آج بھی یہی صورتحال ہے۔ بیس مہینے سے زیادہ عراقی فوج ایران میں رہی اور حساس حالات میں ایران پر قابض ہوئی اور ایسے مظالم ڈھائے کہ تاریخ کو انہیں اپنے صفحات پر قلمبند کرنا چاہیے۔ ان ممالک کا تو تذکرہ ہی نہ ہوا جو اسلام کے دعویدار ہیں۔ انسانی حقوق جیسی تنظیموں کی تعداد وغیرہ کے بارے میں کوئی گفتگو ہی نہیں ہوئی اور اگر کبھی کوئی بات نکلی تو ایران کی مذمت کی گئی! آج اگر ہم اپنے ملک اور اپنی مظلوم ملت کے دفاع کیلئے عراق میں گھسے بھی ہیں تو صرف اس لیے کہ ہر دن انہیں آبادان واہواز اور دوسری جگہوں پر حملہ نہ کرنے دیں۔ ان علاقوں پر توپوں اور میزائلوں سے حملے نہ کریں۔ ہم انہیں اس پوزیشن میں چاہتے ہیں کہ دوبارہ اس کی جرأت نہ کرسکیں۔ ہم صرف دفاع کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی تمام اخبارات وجرائد، ریڈیو وغیرہ یا تو ہماری مذمت کرتے ہیں یا پھر ایران کو علاقہ اور ہمسایہ ممالک کیلئے خطرہ بتا کر ہمسایہ ممالک کو ہمارے خلاف اکساتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۹۰)

ایران کا عراق میں داخل ہونا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ

ہم عراق میں اس لئے داخل نہیں ہوئے تھے کہ ہم عراق یا بصرہ پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ بصرہ اور شام ہمارا وطن نہیں ہے۔ ہمارا وطن اسلام ہے۔ ہم احکام اسلام کے تابع ہیں۔ اسلام ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہم ایک مسلمان ملک کو اپنے قبضہ لے لیں، ہم ایسا کبھی چاہیں گے بھی نہیں۔ ایسا تصور بھی کبھی ذہن میں نہیں آنے دیں گے۔ آپ جو برابر یہ شور مچا رہے ہیں کہ ایران ہمارے

لیے خطرہ ہے تو اس کا محرک کیا ہے؟!

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۹۲)

ایران کا جنگ پسند نہ ہونا

ہم نہیں چاہتے کہ کسی سے جنگ کریں۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم عراق سے نہیں لڑ رہے تھے۔ عراق کی ملت ہماری ہی ملت ہے۔ ہم عراق سے بے پناہ انس ولگاؤ رکھتے ہیں، کیونکہ تشیع کا مرکز عراق میں ہے، عراق میں امیر المومنین علیہ السلام کا مرکز عراق ہے۔ حسین بن علی علیہما السلام کا مرکز ہے۔ تمام ائمہ علیہم السلام کا مرکز ہے۔ وہاں کے تمام لوگ مسلمان ہیں۔ اسی لیے ہم عراق کو پسند کرتے ہیں۔ جس طرح ہم ایران کو اسلام ہونے کی وجہ سے چاہتے ہیں اسی طرح ایک اسلامی ملک اور اولیائے خدا علیہم السلام کا مرکز ہونے کی وجہ سے ہم عراق کو بھی چاہتے ہیں۔ ہم نے کبھی بھی عراق کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچانا چاہا ہے اور اب تک جو مجھے رپورٹیں ملی ہیں ان میں تقریباً یہی رہا ہے کہ عراق کے عوام پر کوئی ظلم نہیں ہوا ہے۔ لیکن آخر ہم اس جیسے ظالم و جابر کے ساتھ کیا سلوک کریں جو عراق کو بھی تباہ کر رہا ہے اور اپنے خیال میں ایران کو بھی؟ آخر ہم ایسے شخص کے ساتھ کیا سلوک کریں جو شروع سے یہی نعرہ بلند کر رہا ہے کہ ہم ان لوگوں سے جنگ کر رہے ہیں جو زرتشتی ہیں، مجوسی ہیں! جن کا نعرہ ''اللہ اکبر'' ہے۔ جتنی بھی عراق میں بنیادیں ہیں، عراق میں جس قدر بھی عمارتیں، اسلامی عمارتیں ہیں اگر سب نہ سہی تو اکثر اسلامی عمارتیں ایرانیوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ ایرانیوں نے ہی ان عمارتوں کو بنوایا ہے تو پھر یہ کیسے ایران کو زرتشتی کا نام دے کر، پارسی اور فارس کے رہنے والے ہیں کہہ کر حملہ کر بیٹھا! کیا فارس کا ہونا عیب ہے؟! اس نے تمام ایرانیوں کو مجوسی کا نام دے کر پہلے حملہ کر دیا پھر بعد میں سمجھا کہ یہ تو غلط ہوا، اسلام نے ''اللہ اکبر'' کے ساتھ اس کو شکست دے رہا ہے، اب تک دیتا رہا ہے۔ اگر یہ نہ سدھرا، حق کے سامنے سر تسلیم خم نہ ہوا تو آئندہ بھی شکست دے گا! ہم غیر اسلامی بات کا مطالبہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہم تو حق کے طلبگار ہیں۔ ہمیں حق سے سروکار ہے۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک ظالم نے ہماری

سرزمین پر داخل ہو کر یہ مظالم ڈھائے ہیں۔ اتنے لوگوں کا قتل عام کیا ہے۔ اتنے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ اتنے سارے لوگوں کو بے گھر کر دیا ہے۔ اتنے عراقیوں کو بے گھر کر دیا ہے۔ کتنے عراقی وہاں سے بھاگ کر ہمارے ملک میں پناہ گزیں ہوئے ہیں اور آج بھی مقیم ہیں۔ یہ آدمی آگے بڑھے، یہ حکومت اور دوسرے افراد سبھی آئیں اور لوگ کے ساتھ ایک جگہ اکٹھے ہوں، عقلمند لوگوں کی میٹنگ بلائیں وہ دیکھیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ چونکہ اس نے پہل کی ہے وہ مجرم ہے۔ ہم نے سوائے دفاع کے اب تک کچھ نہیں کیا ہے۔ لہذا اس ظلم کی تلافی ہونی چاہیے۔ اگر ہم ان مظالم سے صرف نظر کر لیں تو ہم خود بھی ظالم ہوں گے۔ ظلم کی حمایت خود ایک طرح کا ظلم ہے۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ ایسا ہونا چاہیے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے ملک سے نکل جائیں اور ہمارے ملک پر ظلم نہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۴۸۱)

جنگ میں ایران کی دفاعی پوزیشن

جنگ ہم نے شروع نہیں کی ہے۔ ہم تو اب بھی دفاعی پوزیشن میں ہیں۔ آبادان پر روزانہ حملے ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اور دوسری جگہوں کا بھی یہی حال ہے۔ آپ حضرات اس سے واقف ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہمارا ملک چھوڑ کر چلے جائیں۔ ہم پر اور ہمارے عوام پر اس طرح ظلم کے پہاڑ نہ ڈھائیں۔ ہم صرف دفاع کر رہے ہیں، ہمارا دل شروع سے ہی جنگ پر راضی نہیں تھا۔ ہم امن چاہتے تھے۔ آپ سب ہمارے اور دشمن اسلام، صدام کے حالات سے واقف ہیں۔ صدام اور اس کے ساتھی شروع ہی سے دشمن اسلام تھے۔ میں جس وقت نجف میں تھا اسی وقت سے جانتا ہوں کہ یہ دشمن اسلام ہیں۔ آیت اللہ حکیم مرحوم نے انہی افراد کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ یہ لوگ مشرک ہیں، ملحد ہیں۔ کیا آپ اس بات کو قبول کریں گے کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ ایک میز پر بیٹھیں اور سمجھوتہ کریں؟! سمجھوتہ ہو جائے اور تم نے ان کاموں کو انجام دیا ہے اس لیے تم معافی مانگو اور ہم

بھی اعتراف کریں کہ ہم نے ان کاموں کو انجام دیا ہے۔ کیا کوئی اسلامی اور انسانی ضمیر اسے قبول کرے گا؟ وہ باتیں جو ہم بیان کررہے ہیں، حق ہیں۔ اگر دنیاوالے انصاف پسند ہوتے تو اسے ضرور قبول کرلیتے اور یہ بھی مان لیتے کہ ہم صرف حق چاہتے ہیں۔ ہمارا کوئی اور مطالبہ نہیں ہے۔ ہمیں تو صرف اپنی سرزمین واپس چاہیے۔ ہم نے جنگ کے آغاز ہی میں یہ اعلان کردیا تھا کہ ہم جنگجو نہیں ہیں۔ ہم تو صرف اپنا دفاع کررہے ہیں۔ دفاع بھی ایک ایسا مسلّم حق ہے جس کے مسلم اور غیر مسلم سبھی انسان کیلئے قائل ہیں۔ اس وقت ہم دفاعی حالت میں ہیں۔ اب تک ہمارے اتنے جوان شہید ہوگئے۔ ماؤں نے اس قدر شہید دیئے ہیں۔ باپوں نے اتنی تعداد میں شہید دیئے ہیں۔ جوانوں نے اپنا اتنا خون دیا ہے، صرف اس لیے تاکہ ان بڑی طاقتوں کا تسلط ایران پر سے ختم ہوجائے۔ الحمدللہ اب جبکہ ہم ایک ایسے مرحلہ میں پہنچ گئے ہیں کہ ان کے سارے حربے ناکام ہوگئے ہیں تو اب ہم پیچھے ہٹ جائیں تاکہ وہ اور گستاخ ہوجائیں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ایک قدم پیچھے ہٹائیں گے تو وہ سو قدم آگے بڑھائیں گے۔ لہذا ہمیں مضبوطی کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنا ہوگا تاکہ علاقہ میں فساد پھیلانے والا یہ شخص ذلیل ورسوا ہو اور وہ لوگ بھی دنیا میں ذلیل ونامراد ہوں جنہوں نے اس خبیث کو اس طرح لوگوں کے ساتھ بدسلوکی پر مجبور کیا تھا اور لوگ جان لیں کہ یہی وہ افراد ہیں جونجانے کس کس چیز کا خود کو حامی کہتے ہیں اور امن کا علم بلند کرتے ہیں اور یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ ہماری پوری طاقت اور کوشش اس بات کی تلاش میں ہے کہ امن قائم ہو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۴۷۷)

عراق اور اسرائیل کے طرز عمل میں مشابہت

آپ تو دیکھ ہی رہے ہوں گے کہ اس علاقہ کی فضا اور ماحول میں صدام اور اسرائیل کیا گیا، کر رہے ہیں۔ ان دونوں کا طرز عمل ایک جیسا ہے۔ صدام نے جنگ میں شکست کھائی لیکن جب بھی جنگ میں شکست سے دوچار ہوتا ہے تو بے گناہ لوگوں، مظلوموں لوگوں کے بچوں اور عورتوں پر ظلم کے

پہاڑ توڑتا ہے اور اب تک کے نقصانات میں یہ سب سے بڑا نقصان ہے جو اس نے اٹھایا ہے۔ لیکن اس نے اس کا بدلہ مظلوموں سے لیا۔ بہبہانی لوگوں پر، بلکہ جہاں جہاں پر وہ مسلط ہے ان سب کو اپنے ظلم کا شکار بناتا ہے۔ کچھ دنوں پہلے جن شہروں پر اس نے میزائل مارے، ہمیں اس کی امید تھی، کیونکہ اس طرح کی کارروائیاں وہ اس سے پہلے بھی کر چکا تھا۔ اسرائیل بھی بالکل اسی طرح ہے۔ وہ چند افراد جنہوں نے اسرائیل سے انتقام لینے کی غرض سے ان کی گندی پالیسیوں کے دفاتر کو بم سے اڑا دیا۔ مجھے نہیں معلوم وہ کون لوگ تھے لیکن اس عمل کے سرزد ہوتے ہی اسرائیل نے مظلوموں اور بے گناہوں پر ظلم ڈھائے اور ان کو بڑی تعداد میں قتل کر ڈالا۔ جب وہ یہاں سے شکست کھاتا ہے تو دور سے مظلوموں کو مارتا ہے۔ وہ وہاں پر بموں کا شکار ہوتا ہے، طمانچہ اور منہ کی کھاتا ہے۔ ان ہی مظلوموں کے ہاتھوں کہ نجانے کون لوگ ہیں اور اس وقت کس گروہ سے ان کا تعلق ہے اگرچہ وہ اپنے بارے میں کچھ بتاتے ہیں، لیکن واضح نہیں وہ کون لوگ ہیں طیاروں کو بھیج کر جہاں بھی یہ مظلوم ہیں وہاں انہیں اپنی سفاکیت کا شکار بناتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی کیفیت اور حالت ہے جن کے پاس طاقت ہوتی ہے لیکن عقل نہیں ہوتی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۲۰۸)

ایران و عراق کے عوام کا ایک دوسرے سے جدا نہ ہونا

ہم اسلام کیلئے فکر مند ہیں۔ ہم عراق کی قوم کو اپنی قوم سے جدا اور الگ نہیں مانتے۔ عراقی قوم وہی لوگ ہیں جس میں اب بھی ہمارے بہت سے علماء ہیں۔ ہمارے دوسرے لوگ بھی ہیں۔ لہذا ہم اور وہ لوگ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۸)

صدام کی غیر اسلامی حرکتیں

یہ منحرف لوگ ایران پر الزام لگاتے ہوئے کہتے ہیں کہ کیوں آپ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں! جبکہ ہم بعث پارٹی کو مسلم تو درکنار مخالف اسلام اور دشمن اسلام جانتے ہیں۔ عراق کے عوام ان کو جھیل رہے ہیں، اسی طرح ایران کے لوگ بھی۔ ہماری جنگ مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہے، اگرچہ اس نے مسلمانوں کو محاذ جنگ پر سپر بنا کر کھڑا کر دیا ہے لیکن ہماری جنگ مسلمانوں سے نہیں ہے اور اگر فرض بھی کر لیں کہ وہ مسلمان ہیں تو کیا آپ صدام کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ بڑا مسلمان مانتے ہیں؟ اہل سنت کے بعض درباری علماء، صدام اور اس جیسے لوگوں کو نہروان کے ان مقدس لوگوں سے زیادہ مقدس سمجھتے ہیں جن کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان تھے اور وہ نماز شب کے بھی پابند تھے؟

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۲۱۴)

ملت عراق کی فریاد اور دنیا کے مسلمانوں کا جواب

ہم ملت عراق کی مشکل حل کرنا چاہتے ہیں۔ اس ظالم اور دوسرے ظالموں کے ظلم تلے ملت عراق کے مظلوم کچلے جا رہے ہیں۔ لہذا ہم ان کی مشکل حل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا مسلمان کو مسلمان کی مصیبت میں کام نہیں آنا چاہیے؟ اسلام کے حدود ہیں۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان کی مشکل کیا ہے۔ یہ مسلمانوں کو مدد کیلئے پکار رہے ہیں، ہم ان کی آواز پر لبیک کہنا چاہتے ہیں۔ ملت عراق روز بروز اس خبیث کے پیر تلے روندی جا رہی ہے۔ ہم خدا کے سامنے جواب دہ ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۲۲۹)

عربوں اور علاقہ پر تسلط کی سازش

صدام بھی اس اسلامی ملک پر اپنے حملہ کے ذریعے عربوں، علاقے اور خلیج فارس کی بندرگاہوں

پر تسلط حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اگرچہ بہت سے لوگ اس حقیقت کو صراحت کے ساتھ بیان کرنے کی جرأت نہیں رکھتے۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۳۲)

بڑی طاقتوں کی جانب سے صدام کی حمایت

امریکہ اور روس کا فریب

میرا خیال ہے کہ امریکہ نے روس کو بھی داؤں دے دیا۔ روس اس وقت عراق کی مدد کر رہا ہے جبکہ عراق امریکہ نواز ہے نہ روس نواز! ایران کو نقصان پہنچانے اور امریکہ کیلئے راستہ کھولنے کیلئے تمام مدد کو روس سے لے رہا ہے نہ یہ کہ روس کیلئے راستہ کھول رہا ہے۔ امریکہ نے روس کو بے وقوف بنا دیا ہے۔ وہ اسلحہ دے رہے ہیں تاکہ عراق امریکہ کیلئے کام کریں۔ وہ اس خیال میں ہیں کہ یہ اسلحہ کی عطا روس کے فائدے میں ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۴۷)

عراق، امریکہ کا آلہ کار

ایران اس شیطان عظیم سے ہر طرح کا رابطہ منقطع کرنا چاہتا ہے، آج مسلط کردہ جنگوں میں مبتلا ہے۔ امریکہ نے عراق کو ہمارے جوانوں کا خون بہانے پر اکسایا ہے اور اپنے ماتحت تمام ملکوں کو اکسایا ہے کہ ہم پر اقتصادی دباؤ ڈال کر ہمیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیں۔ افسوس کہ ایشیاء کے اکثر ممالک نے بھی ہمارے خلاف اقدام کیا۔ مسلمان اقوام جان لیں کہ ایران ایک ایسا ملک ہے جو باضابطہ طور پر امریکہ سے برسرپیکار ہے۔ ہمارے شہداء، یہ جوان فوجی دلاور ایران اور اسلام کے

حوالہ سے امریکہ کے مقابلے میں دفاع کریں گے۔ یہاں پر یہ بات بھی کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کے مغربی علاقوں میں جو جھڑپیں جاری ہیں وہ امریکہ کی شروع کردہ ہیں اور ہمیں ہر روز امریکی پٹھوؤں اور خدا سے غافل گروہوں کے ساتھ جھڑپوں کا سامنا رہتا ہے اور اس کا تعلق ہمارے انقلاب کے اسلامی ہونے سے ہے کہ جس کی بنیاد حقیقی خودمختاری پر استوار ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۱۲)

امریکہ کا اسلامی حکومتوں کو فریب دینا

تمام مسلمانوں کو متوجہ ہونا چاہیے اور اپنی حکومتوں کو یہ سمجھائیں کہ وہ ان چالوں میں نہ آئیں جو امریکہ اب کے بعد یکے بعد دیگرے چلے گا، ان شیطانوں کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ یہ لوگ آپ لوگوں کو اپنا آلہ کار بنانا چاہتے ہیں تاکہ آپ کے ذخائر کو چٹ کر جائیں۔ امریکہ آپ لوگوں سے ناجائز مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آپ کو اپنے مفادات کے حصول کیلئے استعمال کرنا چاہتا ہے اور کر رہا ہے۔ آپ کیوں اپنے ذخائر کو امریکہ کے پلید اور گھناؤ مقاصد میں صرف کر رہے ہیں؟ اور کیوں اسلام اور مسلمانوں کے مقابلے میں آ گئے ہیں؟ آپ دیکھ رہے ہیں کہ مصر کی حکومت، مصر کی غاصب حکومت نے صراحت کے ساتھ اعلان کیا ہے کہ ہم اسلام کا نام لینے والے کو کچل دیں گے۔ امریکہ آپ کو غلام سمجھتا ہے اسی لیے جدھر سے چاہتا ہے تمہیں لے جاتا ہے۔ صدام کے پاس اگر عقل ہوتی اور امریکہ کہتا کہ ایران پر حملہ کرو تو وہ اس کے برخلاف کرتا، لیکن خداوند عالم نے ان لوگوں سے عقل چھین لی ہے جو اپنے اور اپنے ملک کے خلاف اور اپنی ملت کے خلاف عمل کرتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۴۰۵)

صدام کی خود پسندی اور اس کے منفی نتائج

پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ جس وقت میں نجف میں تھا تو اس وقت بھی اس صدام کو ایک خطرناک

انسان بتایا جاتا تھا۔اس کے اندر ایک ایسا عجیب وغریب جنون ہے وہ خود پسندی کی وجہ سے پوری دنیا کو خاک وخون میں غلطاں کرنے کیلئے تیار رہتا ہے۔ایسے افراد کو ہماری مخالفت اور ہم پر حملہ کرنے کیلئے اکسایا گیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶،ص ۲۵۰)

امریکہ اور اسرائیل سے عراق کے خفیہ تعلقات

[صدام] اس ساری رجز خوانی، قادسیہ کی سرداری کے کھوکھلے دعوے اپنے انقلابی ہونے کا شور مچانے اور اسرائیل سے کبھی ختم نہ ہونے والی دشمن کے دعوے کے باوجود آج اسرائیل کے دوست، اس کے ساتھ شریک اور امریکہ کی پٹھو حکومت کی پناہ لئے ہوئے ہے اور اسلام اور عرب کے دشمنوں کی جانب گدائی اور ذلت کا ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے تا کہ وہ پہلے اس مہلک مصیبت سے (جسے اپنے لئے آمادہ وتیار کیا ہے) اسے نجات دلائیں۔اس کے بعد اسلام کے بڑے دشمن اور ان کی زمینوں کے غاصب سے لوگوں کی توجہ ہٹا دیں اور حسنی مبارک کو عربوں میں واپس لاکر عربوں اور اسلام کیلئے شرمناک کیمپ ڈیویڈ معاہدے کو عملی جامہ پہنائیں۔ملت عرب کیلئے اور اس سے بڑھ کر، اسلام کیلئے ننگ وعار ''فہد کی پیشکش'' کو نافذ کرے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶،ص ۲۶۴)

بعثی حکومت کی کمزوری

تقریباً دو سال قبل جب صدام نے اسلامی ملک ایران پر حملہ کیا اور ایرانی عرب مسلمانوں کے شہروں کو تباہ وبرباد اور اس سرزمین کے بچوں اور بوڑھوں کو توپوں اور میزائلوں اور دوسرے اسلحوں سے موت کی نیند سلا دیا تو عالمی سطح پر لوٹ مار کرنے والی حکومتوں اور ان کے پٹھوؤں نے اس کی مذمت نہیں کی۔انسانی حقوق کی دعویدار تنظیموں وغیرہ نے بھی چپ سادھ لی۔لیکن آج جبکہ صدام اور

کافر بعث پارٹی کی نیم جان لاش بغداد میں آخری سانسیں لے رہی ہے تو عالمی لٹیروں کے ذرائع ابلاغ اوران سے وابستہ تمام افراد مسلسل رفت وآمد کے ذریعہ صلح کے خواہاں ہو گئے ہیں۔اسرائیل ومصر اوراردن سے مدد مانگنے لگے۔کبھی امریکہ ایران کو دھمکی دینے لگتا ہے۔

(صحیفہ امام،ج۱۶،ص۲۹۲)

صدام کے مظالم اور مغربی ذرائع ابلاغ کی توجیہہ

صدام نے ایلام،محروم لوگوں اور ایک محروم علاقے پر اس وقت بمباری کی جب وہ مظاہرہ کر رہے تھے!اب تک چالیس لوگوں کے بارے میں پتہ چلا ہے۔نہیں معلوم کتنے لوگ شہید ہو گئے۔یہ پتہ چلا ہے کہ دوسو لوگ زخمی ہوئے ہیں۔اگر ایران سے کم ظلم بھی کرتا تو اس وقت آپ دیکھتے کہ ذرائع ابلاغ نے کیا کیا ہوتا۔اتنے بڑے ظلم کو بھی یہ ذرائع ابلاغ غیر اہم ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''ایران دعویٰ کیا ہے کہ ایسا ہوا ہے''!اس کے فوراً بعد کہتے ہیں: ''صدام نے کہا ہے کہ یہ بصرہ کا جواب ہے''!ظاہر ہے صدام جھوٹ بولتا ہے اوراسے کوئی بہانہ بنانا ہے۔وہ ایک جھوٹ بول کر اس طرح کا ظلم بھی کرتا ہے۔بہر حال ہمیں اس طرح کے مظالم کی امید رکھنا چاہیے۔ہمیں تو یہ بھی حق نہیں کہ کہیں: ''کیوں ہوا'' کیونکہ کیوں کی وجہ تو معلوم ہے۔اس کی وجہ وہی قیام وانقلاب ہے جو آپ نے کیا ہے۔آپ اسلام چاہتے ہیں۔وہ کہتے ہیں: اسلام نہیں ہونا چاہیے۔

(صحیفہ امام،ج۱۶،ص۳۰۲)

علاقے کے خیر خواہ اور صلح پر اصرار

تعجب اس بات پر ہے کہ علاقے کے خیر خواہ اپنے خیال میں بعث پارٹی اور حکومت ایران کے درمیان صلح پر کمر بستہ ہو گئے ہیں اور اس سلسلہ میں کوشش کر رہے ہیں۔جبکہ وہ لوگ اس حقیقت سے غافل ہیں کہ تیز دانتوں والے اس چیتے سے صلح کمزوروں،اسلام اور مسلمین پر ایک طرح کا ظلم کرنا ہے

اور وہ لوگ یہ نہیں جانتے کہ یہ شخص جنگ میں شکست کھانے اور اپنی تمام چیزوں کو کھو دینے کے بعد اس طرح دیوانہ ہو گیا ہے کہ کسی بھی معاہدہ کا پابند نہیں ہے۔ ایران کے عوام بھی اس کے ہاتھوں اتنے زخم اٹھانے اور مصیبت سہنے کے بعد اس سے کبھی بھی صلح نہیں کریں گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۵۰۲)

صدام اور اسرائیل کا خطرہ

ظالم و جابر صدام کو اگر موقع ملے تو علاقے کیلئے اس کا خطرہ اسرائیل سے کم نہیں ہے اور اس وقت جبکہ خدا کی مدد سے ہمارے ایران کی مسلح فوج نے (خدا اسے سلامت رکھے) اس گندے جراثیم کو ہلاکت کے دہانے تک پہنچا دیا ہے اور اسے قادسیہ کے سردار سے ایک مفلوک الحال فرد میں تبدیل کر دیا ہے۔ ایسے حالات میں علاقے میں قیام امن کیلئے ضروری یہ ہے کہ علاقے کی حکومتیں اس کی مدد نہ کریں اور اس میں ان ہی کے دین و دنیا کی فلاح و بہبود ہے اور اگر اسے موقع مل گیا تو خلیج فارس اور دوسروں کی کسی بھی حکومت پر رحم نہیں کرے گا۔ آپ نے دیکھا اب جبکہ اس کو شرمناک شکست کا سامنا ہے اس نے اپنی ایک تقریر میں کہا: ''عربوں کو عراق کی قیادت مان لینی چاہیے''! آپ کو اس میں شک نہیں ہونا چاہیے کہ اگر اسے طاقت حاصل ہو گئی تو وہ قیادت پر ہی اکتفا نہیں کرے گا اور جن حکومتوں کے ذرائع ابلاغ نے ایران سے طمانچہ کھایا ہے، وہ اپنے مفادات کے پیش نظر اور ملتوں کو زیادہ سے زیادہ ایران سے متنفر کرنے کیلئے آپ لوگوں کو ایران سے ڈرالی ہیں۔ لیکن تمام حکومتیں جان لیں کہ اگر وہ لوگ اسلامی تعلیمات کے سامنے سر تسلیم خم ہوں تو ایران اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے ان کے ساتھ برادری اور مساوات کے ساتھ پیش آئے گا۔ لیکن کبھی بھی ان لوگوں سے صلح نہیں کرے گا جنہوں نے ہم پر مظالم ڈھائے ہیں اور بے پناہ نقصان پہنچایا ہے۔ عراق کے عزیز عوام ایران کی کامیابی کے منتظر ہیں تاکہ اس خطرناک بچھو کے ڈنک سے نجات پا سکیں۔ امید

ہے کہ خدا کی نصرت ومدد سے یہ انتظار زیادہ طولانی نہیں ہوگا﴿ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴾[1]

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۹۵)

صدام کا تختہ الٹنے والا ہے

صدام کا تختہ الٹنے والا ہے۔ نہ تو اسے امریکہ بچا سکتا ہے اور نہ ہی دوسرے۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ مسلمانوں کی سرزمین میں موجود اس کینسر اور اسرائیل اور یہاں بعث پارٹی کو خدا جڑ سے اکھاڑ پھینکے گا اور عراق کے عوام اپنی تقدیر کا فیصلہ خود اپنے ہاتھوں سے کریں گے اور ایرانی عوام بھی طاقت کے ساتھ انشاء اللہ آگے بڑھتے رہیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۳۷۰)

ایران کو جنگ بندی کی دعوت

جو لوگ کسی بھی بہانے سے صدام کیلئے مہلت لینا چاہتے ہیں انہوں نے اب یہ کہنا شروع کردیا ہے کہ رمضان میں جنگ بندی ہوجائے۔ (درحقیقت وہ کہنا چاہتے ہیں کہ) اس ظالم وجابر کو موقع دیں تاکہ وہ خود کو ماہ رمضان میں آمادہ وتیار کرلے اور رمضان کے بعد پہلے سے بھی سخت حملہ کرے۔ ایک ایسا ظالم وجابر جسے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ کسی پر بھی رحم نہیں کرتا۔ اپنے وطن والوں پر بھی رحم نہیں کرتا۔ ان کا مسلسل قتل کرتا اور انہیں دباؤ میں رکھتا ہے۔ برابر موقع کی تلاش میں ہے تاکہ سارے علاقے پر تسلط حاصل کرے۔ (ایسے شخص کے سلسلہ میں) امریکہ کے پیرو ممالک ہمیں دعوت دے رہے ہیں کہ ہم رمضان المبارک کے مہینے میں جنگ بندی کرلیں۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۲۵۰)

---

[1] سورۂ ہود /۸۱۔

جنگ بندی کے شرائط

صدام پر مقدمہ چلنا چاہیے

نجانے مسلمان (یعنی اسلامی ممالک ورنہ مسلمان تو ہمارے ساتھ ہیں) اسلامی ممالک کیوں بیچ میں نہیں آتے اور اس شخص کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا نہیں کرتے؟ وہ کس چیز سے ڈرتے ہیں؟ صدام پر مقدمہ چلنا چاہیے، جس طرح سے کارٹر پر مقدمہ چلنا چاہیے۔ وہ اپنے فائدہ کیلئے کام کرتا تھا اور یہ ملعون امریکہ کے فائدہ کیلئے کام کرتا ہے۔ وہ چند کلومیٹر خشک زمین کیلئے لشکر کشی نہیں کرتا لیکن یہ تمام مسلمانوں کو چاہے ادھر کے ہوں یا ادھر کے، جنگ وقتل پر مجبور کئے ہوئے ہو۔ کروڑوں عراقی دینار اور ایرانی تومانوں کا ان دونوں ممالک کو نقصان پہنچا رہا ہے اور جن اسلحوں کو ہمیں دشمن کے مقابلے میں، صیہونیزم اور امپریالیزم کے مقابلے میں استعمال کرنا چاہیے وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اٹھا رہے ہیں۔ یہ ایک ایسی بربریت ہے جو صدام نے انجام دی ہے۔ ہم اپنے مفادات کا دفاع کررہے ہیں، ہم اسلام کے محافظ ہیں۔ ہم اس شخص کو پہچانتے ہیں۔ ہم اس شخص کو عراق میں بھی پہچانتے تھے۔ اگر (خدانخواستہ) اس کو آزادی مل جائے تو یہ عفلق سے بھی بدتر ہوگا۔ عفلق اسلام کو اپنی ہر چیز کا مخالف جانتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۳، ص۲۸۰)

اسلامی حکومتوں کے تعاون سے ملت عراق کی آزادی

اگر (حکومت عراق) مسلمان بھی ہو تب بھی قیام امن کی خواہاں حکومتوں کو اس سے جنگ کرنا چاہئے تا کہ وہ حکم خدا کا مطیع ہو جائے۔ حکم خدا کی اطاعت صرف اس میں نہیں ہے کہ وہ ہمارے ملک سے نکل جائے، بلکہ ایران کا نقصان کو، اس کا مالی نقصان (جانی نقصان تو قابل تلافی نہیں ہے) پورا کرے اور اپنی فوج کو واپس بلائے اور عراق کی حکومت سے سبکدوش ہو جائے، اپنی غاصب حکومت کو ختم کرے، ملت عراق کو آزاد چھوڑ دے تا کہ وہ اپنی تقدیر کا فیصلہ خود کرے۔

مسئلہ ایک حکومت کا دوسری حکومت سے ٹکراؤ کا نہیں ہے، بلکہ ایک غیر مسلم عراقی بعث پارٹی کا ایک اسلامی حکومت پر حملہ کرنا ہے جو در حقیقت اسلام کے خلاف کفر کا قیام کرنا ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں پر اس سے جنگ کرنا واجب ہے۔ اگر مسلمان اپنی شرعی ذمہ داری ادا کریں تو ہم کبھی بھی دوسری حکومت میں نہ تو مداخلت کریں گے اور نہ ہی حملہ۔ حملہ ان کی طرف سے ہے جبکہ ملت اس پر راضی نہیں ہے۔ یہ حکومتیں آئیں اور ملت عراق کو آزاد کرائیں اور اس کی آزادی کی ضمانت فراہم کریں اور دیکھیں کہ ملت عراق اس حکومت کو قبول کرتی ہے یا نہیں؟

ابھی کچھ روز پہلے صدام نے عراق میں انتخابات کی تجویز پیش کی اور پارلیمنٹ میں پاس ہو گیا کہ جو شخص مخالفت کرے گا اسے پھانسی کی سزا دی جائے گی یہاں تک وہ علما جو اس کے مخالف تھے انہیں زبردستی لے جا کر ووٹ دینے پر مجبور کیا گیا!

صدام نے جس قدر مظالم اپنے ملک کے ساتھ کئے ہیں اور جس قدر اسلامی اور دینی لوگوں کا قتل عام کیا ہے۔ اتنا ظلم تو ہمارے ساتھ بھی نہیں کیا ہے۔ اس کے مظالم اپنی ملت وعوام پر مظالم سے کہیں زیادہ ہیں جو اس نے ہم پر کئے ہیں۔ لہذا ہم پر، آپ پر اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اسے اس کا تختہ الٹ کر ان مظالم کا ہرجانہ طلب کریں جو اس نے ایران وعراق پر کئے ہیں۔ ہم کسی سے لڑائی واختلاف نہیں کرتے لیکن عراق وایران کے نقصان کا معاوضہ چاہتے ہیں۔

ہم اسلام کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں لیکن عراق میں اس پارٹی کے ہوتے ہوئے اسلام خطرے

میں ہے۔ کفر کے خطرہ میں ہے۔ آپ اس سلسلے میں مہارت رکھنے والوں مثلاً حکومت ایران، ایران کی پارلیمنٹ اور ایرانی صدر سے گفتگو کریں۔ وہ بھی آپ سے یہی باتیں کہیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۲۸۲)

حکمیت کے شرائط

اس آگ کو بجھانے کیلئے حکمیت کریں، سرحدوں کو نظر میں رکھیں۔ دونوں طرف کو ملحوظ رکھیں۔ ملتوں کو مدنظر رکھیں۔ پھر ملت عراق کو دیکھیں کہ کیا اس حکومت کو قبول کرتی ہے یا نہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۱۶۶)

خودکشی، صدام کی نجات کا بہترین راستہ

میں صدام سے بھی کہہ رہا ہوں کہ میرے پاس تمہارے سلسلے میں ایک راستہ ہے اور وہ خودکشی ہے۔ جس طرح ہٹلر نے شکست کھانے کے بعد خودکشی کر لی تھی۔ تم اگر مرد ہو اور ہٹلر کی طرح ہو تو خودکشی کر لو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۱۱۱)

صلح کیلئے ایران کے اٹل شرائط

جس دن سے یہ جنگ شروع ہوئی ہے اس وقت سے لے کر اب تک، جس دن صدام خود کو قادسیہ کا سردار قرار دے رہا تھا اس وقت سے لے کر آج تک اس کا کوئی نام ونشان نہیں رہ گیا ہے، خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم مسلمانوں کے مسائل ایک ہیں۔ وہ بھی صرف اس لیے ہے چونکہ ہمارے بیان کئے گئے مسائل ایسے نہیں ہوتے تھے جنہیں ہم کسی پر مسلط کرنا چاہتے ہوں، بلکہ وہ ایسے ہوتے کہ جب انہیں دنیا کے تمام عقلا اور دنیا کے تمام جنگجوؤں کے سامنے پیش کیا جاتا تو وہ سب اسے مان

لیتے۔ ہم شروع سے ہی کہتے رہے ہیں کہ تم ہمارے گھر میں گھس آئے ہو ہمارے شہروں اور ہمارے ملک پر حملہ آور ہو کر دھوکہ سے ہمارے ملک میں داخل ہو گئے ہو اور یہ سب تباہی و بربادی مچا رکھی ہے۔ اتنے سارے جرم کیئے، قتل عام کیا۔ لہذا فوراً ہماری سرزمین سے باہر نکل جاؤ۔ ہماری شرطوں سے ایک شرط یہ ہے کہ ہماری سرزمین سے باہر نکل جاؤ۔ کون انسان اس زبردستی کی شرط کہہ سکتا ہے؟ ہمارے گھر میں چور گھس کر ہمارا سامان لوٹ کے کہتا ہے کہ ''اب آئیں صلح کر لیں'' اور یہ سب میرا ہی مال ہے اور اب یہی ہے۔ وہ چور تھے جو اس ملک میں گھس کر جو کچھ بھی ان شہروں میں تھا اٹھا لے گئے۔ لوگوں کے پاس جو کچھ بھی تھا اگر اسے لے جا سکے تو لاد کر لے گئے اور اگر کچھ نہیں لے جا سکے تو انہیں تباہ و برباد کر دیا اور ایسی تباہی مچائی کہ جس کا تصور دنیا میں کہیں نہیں ملتا۔ منگولوں نے جب ایران پر حملہ کیا تھا تو انہوں نے بھی کسی شہر کو قبضے میں لینے کے بعد ایسا نہیں کیا تھا کہ پورے شہر کو تباہ و برباد کر دیں لیکن ان لوگوں نے ہمارے شہروں کو اسی طرح تباہ و برباد کر دیا۔ ہم کہتے ہیں کہ تم ہمارے ملک میں زبردستی گھس آئے اور بے انتہا جرائم انجام دیئے پھر بھی تم کہتے ہو ''آئیں آپس میں صلح کر لیں'' تو کیا مان لیں کہ صوبہ خوزستان تمہارا یعنی جہاں تم نے قبضہ کر لیا وہ تمہارا ہو گیا، کبھی بھی ایسا نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی اس بات کو قبول نہیں کرے گا۔ لہذا ہمارے مطالبہ یہی ہے کہ تم لوگ بغیر کسی قید و شرط کے ہماری سرزمین سے باہر نکل جاؤ اور اگر نہیں گئے تو ہم تمہیں نکال کر رہیں گے۔ تمہارے لیے بھی یہی بہتر ہو گا کہ ان بے چارے جوانوں کو زبردستی لا کر بے مقصد موت کے منہ میں نہ ڈالو۔ تم بھی واپس چلے جاؤ۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے دنیا کے تمام صاحبان عقل قبول کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص آپ کے گھر میں آ کر تباہی مچائے تو آپ اس سے کہیں کہ: ''نکل جاؤ''۔ اگر تم سمجھوتہ چاہتے ہو تو پہلے ہماری سرزمین سے باہر نکلو۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۱۶)

نقصان کا ہرجانہ اور جارح

دوسرا مسئلہ وہ نقصانات ہیں جو ہمیں پہنچائے گئے ہیں۔ نقصان کی تلافی کا ایک مادی پہلو ہے اور ایک سیاسی ومعنوی پہلو۔ اگرچہ ہمیں بہت زیادہ مادی نقصان پہنچایا گیا ہے، انہوں نے کئی شہروں کو مکمل طور پر تباہ وبرباد کردیا ہے جو کچھ ہمارے پاس تھا اسے برباد کردیا۔ ہمارے وہ جوان جن کی ایک ایک فرد ان کے پورے لشکر پر بھاری تھی وہ بھی ہم سے چھین لے گئے۔ پھر بھی مادی اہمیت زیادہ نہیں ہے، معنوی پہلو کو زیادہ اہمیت حاصل ہے اور اس کی سیاسی حیثیت کو بھی، اگر یہ مان لیا جائے کہ ایک شخص آکر جتنا چاہے جرم کرے اور جو کچھ اس کے ہاتھ لگے اسے برباد کردے اس کے بعد کہے: ''اب صلح کر لیتے ہیں۔ میں (آپ کے ملک سے) نکل جاتا ہوں''۔ اگر ہم صلح کرلیں گے تو اس کے مظالم اور تباہی کا کیا ہوگا؟ اسے کیوں انجام دیا؟ اگر اس بات سے ہم صرف نظر لیں تو یہ ایک مادی مسئلے کو نظر انداز کرنا نہیں ہے بلکہ ایک معنوی مسئلے کا نظر انداز کیا جانا ہے۔ یعنی ایک ستمگر، ایک ظالم گروہ کو ہم نے حوصلہ دیا ہے کہ وہ پھر ظلم کرے۔ کل پھر اسی بساط کو پھیلا دیں اور کہیں: ایک بار پھر صلح کر لیتے ہیں! اس طرح روز جرم کرتے رہیں اور صلح کرتے رہیں! اس سلسلے کو بند کرنا ہوگا۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی اس طرح ظلم وبربریت ہے اسے روکنا چاہیے۔ اس طرح کے مظالم کو روکنے کی مختلف راہوں میں سے ایک راہ یہ ہے کہ جو نقصان پہنچایا گیا ہے اس کا ہرجانہ ادا کیا جائے۔ اس وقت جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم واپس چلے جائیں گے (جو کہ جھوٹا دعوا ہے) اور ہم مان بھی لیں، ٹھیک، بہت اچھا، اب چلے جائیں لیکن اسی وقت ماہرین آکر ہرجانے کا اندازہ لگائیں۔ ایک دوسرا گروہ بھی آئے اور تحقیق کر کے بتائے مجرم کون ہے؟ اگر آج ہم نے مجرم کو جانے دیا جبکہ آج ہمارے پاس طاقت ہے (تو وہ اور زیادہ جری ہوجائے گا)۔ جس زمانے میں صدام بلند بانگ دعوے کرتا تھا اس وقت بھی ہم یہی کہتے تھے۔ آج بھی جبکہ طاقت ہمارے پاس ہے اور صدام کی کوئی حیثیت نہیں رہ گئی

ہے ان ہی باتوں کو ہم دہرار ہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ مجرم کون ہے؟ معلوم ہونا چاہیے۔ اگر ہم مجرم ہیں تو دنیا جو چاہے ہمیں کہے اور اگر وہ مجرم ہیں تو اسی طرح فیصلہ ہو۔ عدالت کی بنیاد پر فیصلہ ہو۔ ہم عدالت وانصاف چاہتے ہیں۔ ہم شروع سے ہی جنگ کے مخالف تھے۔ ہم کبھی بھی جنگ کے خواہاں نہیں تھے۔ اگر عراق نے ہم پر حملہ نہ کیا ہوتا تو ہم دفاع نہیں کرتے۔ لیکن ہم نے اب تک صرف دفاع کیا ہے جنگ نہیں کی ہے ہمارے جوانوں، فوج کے کمانڈروں نے ہم سے ان کی سرحد میں گھسنے کیلئے اجازت طلب کی اور معلوم کیا ہے کہ ان کے ساتھ کیسا سلوک کریں ہم نے جواب میں کہا کہ: تم صرف دفاع کرو۔ ہم دفاع کرنا چاہتے ہیں، دفاع کرنا تو عقلی کام ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہے کہ اگر جانوروں پر بھی حملہ کیا جائے تو وہ اپنا دفاع کرتے ہیں۔ دفاع کرنا ایک فطری حق ہے۔ ہم نے اب تک دفاع کیا ہے، کسی وقت بھی جنگ نہیں کی ہے۔

ہم نے بارہا کہا ہے کہ ہم تمہاری طرح جنگجو نہیں ہیں۔ ہم صحیح کہہ رہے ہیں اور اس کا ہمارے پاس ثبوت بھی ہے کہ ہم نے دفاع کیا ہے۔ تم جو صلح کی بات کرر ہے ہو تمہارا مطالبہ صلح اب تک بالکل اسرائیل کے مطالبہ صلح کی طرح ہے۔ اسرائیل بھی اب کہہ رہا ہے: آیئے جنگ بندی کر لیتے ہیں کیا مطلب؟ لبنان کی سرزمین پر آ کر لبنانی شہروں پر قبضہ کرنے کے بعد اب کہتا ہے: اب آئیں جنگ بند کر دیتے ہیں!! واقعی جنگ بندی اور صلح تو اس دن ہوگی جب اسرائیل کو زوردار گھوسہ مار کر اپنے شہروں سے نکال باہر کریں، اس کے بعد کہیں: اچھا تو ٹھیک ہے اب جنگ بندی کرتے ہیں، مل بیٹھ کر غور کریں، مجرم کون ہے؟ اس وقت بھی یونہی صلح نہیں ہوگی۔ پہلے معلوم ہو کہ مجرم کون ہے؟ اسرائیل ہر ظلم کرنے کے بعد کہے کہ: اب ہمیں آپ سے کوئی سروکار نہیں۔ تم جاؤ اپنا کام کرو۔ جہاں ہم نے قبضہ کرلیا ہے وہ ہمارا ہے! کیا صلح کا مطلب یہی ہے؟! یہ تو بالکل صدامی صلح ہے۔ یہ وہی صلح ہے جسے اسرائیل بھی پیش کرر ہا ہے۔ یعنی ہم اپنا سب کچھ دے کر خاموش بیٹھ جائیں اور کہیں: بسم اللہ تشریف لائیں، آپس میں والہانہ انداز میں ملنے کے بعد کہیں کہ جہاں جہاں آپ نے قبضہ کرلیا ہے وہ سب

آپ کا ہو گیا۔ جو لوگ صلح اور جنگ بندی کا اظہار کر رہے ہیں وہی اس صلح کے تین گھنٹے بعد آبادان پر گولیاں برسا کر لوگوں کو جان سے مارنے لگیں گے جبکہ آبادان جنگجو نہیں ہے۔ آبادان کی آبادی اپنے معاشی کاموں میں مصروف ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلے ان لوگوں نے ایسا کیا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ ہم نے کب ایسا کیا؟ کس وقت انہوں نے آپ کے ان شہروں پر ایسا کچھ کیا؟ یہ لوگ بھی تم سے لڑ رہے ہیں اور تم ان سے لڑ رہے ہو۔ تم لوگ جو صلح و جنگ بندی کی بات کر رہے ہو چلئے ٹھیک ہے لیکن پھر یہ کیا کہتے ہو کہ چونکہ انہوں نے ہم پر حملہ کیا ہے لہذا ہم نے بھی کیا! سوال یہ ہے کہ انہوں نے تمہارے شہر پر حملہ کیا یا تم پر؟ جو تم نے بدلہ کے طور پر ان ہی پر حملہ کیا ہے، کیا تم بدلہ لینے کیلئے آبادان پر حملے کر رہے ہو؟ تم جو کام پہلے آبادان کے ساتھ کر رہے تھے وہی کام ابھی کر رہے ہو۔ یہ تو صلح نہیں ہے!

ہم نے جو شرطیں پہلے پیش کی تھیں اب بھی ان ہی شرطوں پر باقی ہیں جن میں سے ایک عراق کی تمام فوج اور عراقی جنگی جہازوں کا بغیر کسی قید و شرط کے ہمارے ملک سے باہر جانا ہے۔ اس سلسلے میں کسی قید و شرط کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ اب جبکہ کہہ رہے ہیں ہم واپس چلے جاتے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نکل جاتے ہیں اور آپ آ جائیں اور صلح ہو اور بات یہیں پر تمام ہو جائے یعنی جو ہم نے آپ کو نقصان پہنچایا ہے جو مظالم اور ستم ڈھائے ہیں وہ سب فراموش کر دیں۔ یہ تو واقعی مضحکہ خیز ہے۔ کچھ لوگ آپ کی مدد کیلئے آنا چاہتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ان باتوں کو فراموش کر دیں۔ اب مجرم کی شناخت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپس میں صلح کر لیں۔ ضروری نہیں ہے کہ جو نقصان آپ کو پہنچایا گیا ہے اس کا تاوان آپ کو دیا جائے۔ یہ تو جنگ بندی نہ ہوئی، یہ تو صلح کا مطلب نہیں ہے۔ جس بات کو ہم نے شروع سے کہا ہے اسی بات کو ہمارے تمام حکام اور مملکت کے سربراہ کہہ رہے ہیں اور وہ یہ کہ وہ لوگ بغیر کسی قید و شرط کے ہماری سرزمین سے باہر چلے جائیں اور اگر نہیں گئے تو بغیر کسی قید و شرط کے ہم انہیں باہر کر دیں گے اور اگر زیادہ ٹھہرے تو نقصان بھی زیادہ اٹھائیں گے۔ بہر حال جتنا مزید ٹھہریں گے اتنا ہی ان کو نقصان اٹھانا پڑے گا اور وہ تمام نقصان جو انہوں نے ہمیں پہنچایا ہے، ابھی

ہمیں اس کی صحیح مقدار نہیں معلوم، ماہرین آئیں ہر طرف کو اچھی طرح دیکھ کر طے کریں اور بتائیں کہ اس کی مقدار کتنی ہے، اسے تو ادا کرنا ہی ہوگا اور یہ بھی معلوم ہونا ضروری ہے کہ مجرم کون ہے؟

ہمیں اس کام کے معنوی پہلو سے سروکار ہے۔ اگر عراق سے اس بعث پارٹی کا خاتمہ ہو جائے، عراق کے مظلوم عوام اپنے لیے خود حکومت بنائیں تو ہمیں ان سے ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں چاہیے، چونکہ پھر یہ معنوی پہلو نہ رہے گا۔ ہمیں اس قضیے کے معنوی پہلو کو حل کرنا ہے۔ ہم ان جوانوں کے بارے میں جوابدہ ہیں۔ ہم اس فوج کے سلسلے میں جوابدہ ہیں۔ ہم ان خواتین اور مردوں کے بارے میں جوابدہ ہیں جن کے بچے اور جوان ان سے بچھڑ گئے۔ کیا ایسے حالات میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بغیر کسی قید وشرط کے صلح کر لیتے ہیں، چونکہ ہم جا کر تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں؟ یہ اسلام کا طریقہ نہیں ہے، اگر ہم ان کی مدد کریں، اس کے ساتھ ساتھ رشوت بھی دیں۔ ہاں! بعض حکومتیں ایسا کرتی ہیں۔ اپنا تیل بھی دیتی ہیں اور ان سے التماس بھی کرتی ہیں۔ لیکن یہ اسلامی حکومت کی شان نہیں ہے۔

ہم نے شروع سے اب تک جو باتیں کہی ہیں، اب بھی انہی پر قائم ہیں اور ان سے ایک قدم بھی آگے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہم کبھی بھی ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کریں گے جو غیر عقلی اور غیر عقلائی ہے۔ اسی طرح اس چیز سے دستبردار بھی نہیں ہوں گے جسے ہر عقل قبول کرتی ہے۔ اس معنوی پہلو کی وجہ پر جو اس میں پایا جاتا ہے اور چونکہ قاتل کا اس کے ظلم میں حوصلہ نہیں بڑھانا چاہیے۔ لہذا ہم اگر صلح کر لیتے ہیں تو اس کا مطلب ظالم کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ہم صلح چاہتے ہیں اور اس کے حامی ہیں لیکن بغیر کسی قید وشرط کے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تم اپنی اس حالت پر باقی رہو یا نہ رہو اور یہاں سے نکل جاؤ جو ہونا تھا ہو چکا ہے، جو ہونا تھا ہو گیا ہے، نہیں اس طرح کی چشم پوشی اسلام کی حیثیت کو ضرر پہنچائے گی۔ کسی کو اس طرح چشم پوشی کرنے کا حق نہیں ہے۔ البتہ غلط فہمیاں دور ہونے کیلئے شام جانے کیلئے راستہ دینا کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو تم ہم پر احسان جتاؤ اور رائج قواعد وقانون کے مطابق ہو تو ہمارا تم پر احسان ہے۔ لیکن چونکہ یہ خدائی کام ہے لہذا ہمارا کسی پر کوئی احسان نہیں ہے۔ لیکن تم کو

بھی یہ حق حاصل نہیں کہ ہم سے یہ امید رکھو کہ ہم تمہاری مدد کریں۔ تم جو مدعی ہو کہ ہم اسرائیل کے مخالف ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو کہ اس شرط پر صلح کریں کہ ہم تمہاری سرزمین سے گزریں اور ہم نے جو کچھ کیا وہ فراموش کر دیا جائے۔ کیا اسی کا نام صلح ہے؟ کیا اسی کو راستہ دینا کہتے ہیں؟ تم راستہ دینے کی بات کو ایک ایسی چیز سے مشروط کر رہے ہو جو ممکن نہیں ہے۔

دنیا کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہم صلح کیلئے تیار ہیں۔ وہاں پر آگے آنے کیلئے بھی تیار ہیں لیکن اسی وقت جب وہ جانے لگیں۔ ایک ایسی شرط کو وہ لگا رہے ہیں جسے ہم بھی قبول کرتے ہیں کہ دو گروہ آئیں۔ اگر وہ جھوٹے نہیں ہیں تو اپنے کہے ہوئے پندرہ دنوں کے اندر چلے جائیں اور اسی اثناء میں سب کے نزدیک قابل قبول ایک گروہ آئے اور ان مظالم کی تحقیق کرے جو انہوں نے کئے ہیں۔ ان نقصانات کا اندازہ لگائے جو انہوں نے ہمارے شہروں اور دیہاتوں پہنچائے ہیں انہوں نے ہم کو کچھ ایسے نقصانات بھی پہنچائے ہیں جن کا ازالہ نہیں ہو سکتا ہے اور وہ ہمارے جوانوں کی شہادتیں ہیں۔ اس کا حساب تو خدا کے یہاں ہوگا۔ اب جب تم کہہ رہے ہو کہ ہم ایک طرف جا رہے ہیں آپ آئیں ہم آپ کو راستہ دیں گے تو تمہارے ایک طرف ہوتے ہی ایک گروہ یہاں آئے اور تحقیق کر کے بتائے کہ تم نے کس قدر ظلم کئے ہیں اور کس قدر ایران کو ضرر پہنچایا ہے اور ایک ایسے گروہ کے آنے سے اتفاق کریں جو تحقیق کر کے یہ بتائے کہ مجرم کون ہے؟ جب ایسا ہو جائے گا تو ہم صلح کر لیں گے۔ اگر تم سچ کہتے ہو کہ تم اسرائیل کے مخالف ہو اور اس بہانے ہمیں دھوکہ نہیں دینا چاہتے ہو اور گمان کرتے ہو کہ ایران کی ان باتوں پر توجہ نہیں ہے اور ایرانی حکام کی ان امور پر توجہ نہیں ہے۔ تم اگر کوئی چال نہیں چلنا چاہتے ہو اور کوئی جرم نہیں کرنا چاہتے تو ہمیں راستہ دو ہم جائیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۳۱۷)

ایران کا اسرائیل سے مقابلہ اور صدام

ہمارے حکام کے بیان کے مطابق تم نے جن بے چاروں کو عراق سے باہر نکال دیا اور ہمارے

ملک میں بھیج دیا اور ہم نے بھی نہایت گرم جوشی کے ساتھ ان کا استقبال کیا ابھی بھی وہ ایران کے مہمان ہیں لیکن ان کا اصل وطن وہاں (عراق) ہے۔ لہذا ہماری شرطوں میں سے ایک شرط یہ ہے کہ ان کو اپنے وطن واپس آنے کی اجازت دو۔ کیا یہ کوئی غیر معقول شرط ہے؟! کیا ہماری ان شرطوں کے علاوہ کوئی شرط ہے جنہیں ہم شروع سے بیان کر رہے ہیں؟ کیا اہل وطن کو اس کے وطن واپسی اور جنہیں زبردستی جلا وطن کر دیا انہیں اپنے وطن واپس لوٹنے کی اجازت دینا ہماری شرطوں سے زائد ہے؟ نہیں! یہ فطری کام ہے، یہ ہماری شرطوں کا حصہ ہے۔ ہم نے کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا ہے۔

جس جنگ بندی کی بات صدام کر رہا ہے وہ ایک ایسی جنگ بندی ہے جس کے بعد وہ آگ کے شعلہ بھڑکائے گا۔ جس راستے پر صدام ہمیں چلانا چاہتا ہے وہ ایسا راستہ ہے جس میں وہ خود اپنی نجات محسوس کر رہا ہے۔ نہ یہ کہ وہ اسرائیل (کے مقابلہ) کیلئے ہمیں راستہ دینا چاہتا ہے۔ اس نے قضیے کے دونوں اطراف کو مدنظر رکھا ہے۔ اگر ہم قبول کرلیں تو مصالحت ہو جائے گی اور صدام کے حامی نجات پالیں گے اور اگر قبول نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم جہاد نہیں کرنا چاہتے۔ اسرائیل سے جنگ نہیں کرنا چاہتے۔ ہم ان سے یہی کہہ رہے ہیں کہ ہمیں قبول ہے تم لوگ ہٹ جاؤ، ماہرین آکر جائزہ لیں کہ تم نے اس ملک میں کیا کیا ہے۔ کیا کیا جرائم انجام دیئے ہیں۔ ماہرین آکر دیکھیں اور بتائیں کہ یہ جرائم کس نے انجام دیئے ہیں۔ لیکن ہم تمام جرائم سے چشم پوشی کرلیں، کیونکہ تمہارے لیے کام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہ عجیب وغریب بات ہے جو تاریخ میں محفوظ رہے گی۔ یہ وہ عجیب وغریب بات ہے جس کو تاریخ اپنے صفحات میں لکھے گی کہ ''چونکہ اسرائیل کا خطرہ لاحق تھا اس لیے ایران، عرب کی نجات کیلئے (چونکہ اسرائیل خاص طور سے عرب کا مخالف ہے) اور حرمین شریفین کے تحفظ اور تمام اسلامی ممالک کو بچانے کیلئے اس کینسر کے پھوڑے سے مقابلہ کرنے کیلئے جانا چاہتا تھا اور حکومتیں اس سے رشوت چاہتی تھیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو تاریخ کے صفحات میں قلمبند ہوں گی اور وہ ذلتیں اور رسوائیاں ہیں جو ان اشخاص کی پیشانیوں پر لکھ دی جائیں گی۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۲۸)

صدام کی اسلام پسندی اور امن پسندی

اب جبکہ صدام اپنی حیثیت کھو چکا ہے تو اسلام کا نعرہ لگا رہا ہے۔امن پسندی کا نعرہ بلند کر رہا ہے اور کہتا ہے: ہم دفاع کر رہے ہیں۔اس نے یہ ہم ہی سے سیکھا ہے، چونکہ ہم نے بارہا کہا ہے: ہم دفاع کرتے رہے ہیں۔لیکن ہم حقیقت بیانی سے کام لے رہے ہیں۔وہ بھی کہہ رہا ہے: ہم تو شروع ہی سے عراق کا دفاع کرنا چاہتے ہیں۔سوال یہ ہے کہ تم پر کس نے حملہ کیا جو تم دفاع کرنا چاہتے تھے؟ اب وہ کہتا ہے: ہم کامیاب ہو گئے، چونکہ انہیں سارے عراق پر قبضہ کرنے نہیں دیا۔ٹھیک ہے، مان لیتے ہیں وہی لوگ کامیاب ہوئے۔لیکن اپنی اس کامیابی کو لے کر راستہ سے ہٹ جائیں جس طرح فتح کے ساتھ پسپائی اختیار کی ہے اسی طرح فتح کے ساتھ کسی دوسرے کام میں لگ جائیں۔پیرس جا کر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھے اور یہ بھی ایک عراقی حکومت تشکیل دے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶،ص ۴۰۶)

ملک کا دفاع

ہم نے اب تک دفاع کے سوا کچھ نہیں کیا ہے۔ان مظالم کی تلافی بہر حال ہونی چاہیے۔اگر ہم ظلم کرنے والے کو چھوڑ دیں تو اس کا مطلب یہ ہے ہم بھی ظالم ہیں۔ظالم کی مدد کرنا بھی ایک طرح کا ظلم ہے۔ہم کہتے ہیں کہ ایسا ہونا چاہیے، ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہمارے ملک سے نکل جائیں اور ہمارے ملک کے خلاف جارحیت نہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶،ص ۴۸۲)

مشروط صلح کیلئے تیار

وہ مسئلہ جو ہمارے اور عراق کے درمیان ہے (ہو سکتا ہے آپ اس سے بے خبر ہوں) وہ یہ ہے کہ میں جس زمانے میں نجف جلاوطن کیا گیا تھا اسی زمانے میں صدام لوگوں کے درمیان اسلام دشمن،

جلاد اور خونخوار طور پر معروف تھا۔ اس وقت وہ صدر نہیں بنا تھا۔ لیکن جیسے ہی صدر منتخب ہوا، اس نے امریکہ کے ورغلانے پر ایران اور ایرانیوں کے سلسلے میں فارس اور مجوس ہونے کا بہانہ لے کر ایران پر زمین و فضا اور سمندر سے حملہ کر دیا۔ ہماری ملت جب متوجہ ہوئی تو اسلام کی مسلح فوج کے ساتھ مل کر سے روک دیا۔ اب جبکہ جنگ کے تین سال ہونے کو ہیں صدام حملہ آور اور ہم ہمیشہ دفاعی حالت میں ہی رہے ہیں۔ اسلام، قرآن اور عقل کے حکم کے مطابق ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم دفاع نہ کریں۔ وہ ہر دن ایران کے شہروں اور نہتے لوگوں پر بم اور میزائل مار رہے ہیں، جب تک وہ اس طرح مظالم ڈھاتے رہیں گے، ہم دفاع کرتے رہیں گے۔

اس عرصے میں صدام بار بار کہتا تھا "صلح" اور اس کے نزدیک صلح کا مطلب یہ تھا کہ خوزستان اس کے حوالہ کر دیا جائے۔ ہم اب بھی صلح کے حامی ہیں لیکن اس شرط پر کہ ظالم واپس چلا جائے۔ ہماری ملت اپنے جائز مطالبات کو حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ میدان میں رہے گی اور ثبات قدمی کا ثبوت دے گی، عراقی فوج نے ہمارے ملک میں داخل ہو کر جس جگہ قبضہ کیا اس کو بم سے اس طرح تباہ و برباد کر دیا ہے کہ مغرب اور جنوب کے بہت سے گاؤں اور شہر خاک کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ ظالم و مجرم ہمارے نقصان کو پورا کریں اور باصلاحیت و ماہر افراد آ کر مجرم و ظالم کی تشخیص دے کر اسے سزا دیں۔ ہم نے عراقی عوام کے خلاف جارحیت نہیں کی ہے جبکہ ہمارے فوجی بغداد اور بصرہ پر حملہ کر سکتے ہیں لیکن ایسا نہیں کیا۔ آپ تحقیق کریں اور دیکھیں کہ وہ لوگ ہر دن آبادان اور ہمارے دوسرے شہروں پر حملہ کر رہے ہیں۔ ہمارے نہتے لوگوں کو مار رہے ہیں جبکہ مدعی ہیں کہ ہم فوجیوں کو مار رہے ہیں! ہم ملت عراق کو بھائی سمجھتے ہیں۔ ہم وہاں کی خاک کو مقدس مانتے ہیں، کیونکہ وہاں اہل بیت علیہم السلام کی سرزمین ہے اور وہاں امیر المومنین اور امام حسین علیہما السلام کی قبریں ہیں۔ وہاں کی دو تہائی فیصد آبادی شیعہ ہے۔ برادران اہل سنت بھی ہمارے ساتھ ہیں جبکہ صدام اساس اسلام کا مخالف ہے اور اس عفلقی کا تابع ہے۔ ہم صلح کیلئے تیار ضرور ہیں لیکن مجرم کو سزا نہ ملے، مجرم

وظالم سے نقصان کا معاوضہ نہ لیا جائے، یہ نہیں ہوسکتا۔ اسلام بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۴۸۹)

صدامی صلح اور اسلامی صلح

جو صلح ہم چاہتے ہیں اسے صدام اور فلاں جگہ کے حسین اور حسن سمجھ ہی نہیں سکتے کہ کیا ہے۔ ان کے نزدیک صلح وہی ہے جو پچھلے زمانوں میں حکومتیں کرتی تھیں۔ اس صلح میں جنگ مضمر ہوتی تھی کہ موقع ملتے ہی دوسروں کو لوٹ لیں۔ دوسری عالمی جنگ میں جب ایک گروہ نے دوسرے گروہ پر غلبہ حاصل کرلیا اس وقت روس اور انگلینڈ ایک ساتھ تھے۔ چرچیل اس بات پر مصر تھا کہ اب جب کہ ہم نے مدمقابل کو شکست دے دی ہے تو کیوں نہ ان لوگوں پر حملہ کردیں جو ہمارے ساتھ تھے۔ روس پر حملہ کردیں۔ لیکن پارلیمنٹ نے مخالفت کی البتہ اس مخالفت کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ نہیں چاہتی تھی، بلکہ اسے اندیشہ تھا کہ کہیں شکست نہ ہوجائے۔ ان کی صلح کا یہی معیار ہے۔ صدامی صلح کی بھی یہی نوعیت ہے۔ نہ آپ کی صلح جو کہ اسلامی ہے اور آپ واقعی صلح چاہتے ہیں۔ جس دن ہم پر حملہ شروع کیا گیا اور ہم دفاع کیلئے کمربستہ ہوگئے اسی دن سے ہمارے تمام حکام صلح کے خواہاں ہیں لیکن صدامی صلح نہیں، بلکہ انسانی صلح، الٰہی صلح۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ جب کسی ملک سے صلح کریں تو جس طرح سے اس ملک کے عوام کے ساتھ بھائی ہیں اسی طرح اس ملک اور اس کی حکومت کے ساتھ بھی مثل برادر رہیں۔ لیکن ہم کس کے سامنے برادری کا ہاتھ بڑھائیں؟ کیا اس شخص کی طرف جو حملہ کرنے اور ان تمام جرائم کے باوجود بھی مدعی ہے کہ میں امن پسند ہوں؟ اس نے اپنے تازہ انٹرویو میں جو شاید آج ہی مجھ تک پہنچا ہے بڑی مضحکہ خیز بات کہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم نے اسلام و دین اور اسلامی دنیا سے جو سیکھا ہے کسی دوسرے نے نہیں سیکھا اور وہ یہ ہے کہ دوسرے ملک پر ظلم اور قبضہ نہ کریں۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ اس شخص کے اندر کیسا دل ہے، کتنی گستاخی ہے جو اس طرح کی بات کی جرأت وہمت کی ہے وہ بھی ان لوگوں کے سامنے جو سب جانتے ہیں کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ہاں! اگر اس کی حقیقت سے اس

کی فوج بے خبر ہوتی تو کہا جاتا کوئی بات نہیں۔ لیکن اس کی فوج اچھی طرح جانتی ہے کہ اس کی کیا حیثیت تھی اور کیا رہ گئی ہے۔ وہ کہتا ہے: ہم دوسروں کی طرح نہیں ہیں، ہم امن پسند ہیں۔ ہم نے اسلام سے یہی سیکھا ہے کہ کسی پر ظلم نہ کریں۔ آج جب اسے نکال دیا گیا ہے تب جا کر اسے یہ باتیں سمجھ میں آئی ہیں۔ جبکہ وہ کامیابی جو آپ لوگوں کو کچھ دنوں قبل حاصل ہوئی اس کی پوری رپورٹ میرے سامنے لائی گئی، مجھے بتایا گیا، ہم نے بھی سنا۔ ان ہی لوگوں کے کہنے کے مطابق یہ سب سے بڑی معنوی کامیابی تھی اور جو آپ لوگ عراق اور اس کے بعض شہروں پر مسلط اور قابض ہو گئے یہ تمام کامیابیوں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ اس کے باوجود صدام نے اس سے کچھ دن پہلے کہا کہ انہوں نے ہم پر حملہ کیا۔ لیکن ہم نے انہیں نکال بھگایا، نیست و نابود کر دیا۔ اگر یہ لوگ نیست و نابود ہو گئے ہیں اور تمہاری شکست کا کہیں سے شائبہ بھی نہ تھا تو تم نے کیوں سلامتی کونسل سے رجوع کیا، عرب حکومتوں سے مدد مانگی اور ادھر ادھر لوگوں کو بھیج کر سلامتی کونسل سے یہ مطالبہ کیا کہ انہیں حملہ اور ظلم کرنے کا موقع نہ دیں! اگر تم نے انہیں بھگا دیا، تو سلامتی کونسل رجوع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ جو اپنی طاقت اور اسلحوں کے بھروسہ بھگا سکتا ہے اسے سلامتی کونسل کے سہارے کی کیا ضرورت۔ آخر تم کیوں اتنا ڈر گئے کہ گھبرا کر لوگوں کو پوری دنیا میں روانہ کر دیا تا کہ تمہاری نجات کا کوئی راستہ نکالیں! اگر تم کامیاب ہو تو تمہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی!۔

(صحیفہ امام، ج ۱۷، ص ۲۶)

ہم اسلامی صلح کے خواہاں ہیں

ہم اسلام کیلئے دفاع کر رہے ہیں۔ ہم پر حملہ کیا گیا ہے اور ہم دفاع کر رہے ہیں۔ شروع سے ہی ہمارا یہی شیوہ رہا ہے ہم شروع ہی سے صلح کے خواہاں تھے۔ صلح بھی ان ہی امور میں سے ایک ہے جسے اسلام کی پیروی کرتے ہوئے ہم نے قبول کیا ہے۔ لہذا ہمیں اسلامی صلح چاہیے۔ وہ صلح جس کے بعد لوگ آپس میں بھائی بھائی بن جاتے ہیں۔ ہم اس طرح کی صلح کے خواہاں ہیں۔ لیکن وہ صلح جس

میں یہاں پر کیے گئے جرائم کی طرف توجہ نہ کی جائے اور جو تباہی و بربادی مچائی ہے اس کے ازالے پر اعتنا نہ کی گئی ہو، پہنچائے گئے نقصانات کا ہرجانہ ادا کرنے کو مدنظر نہ رکھا گیا ہو اسے ''صلح'' نہیں کہتے۔ ایسی صلح کو ''صدامی صلح'' کہنا چاہیے!

یہ صلح نہیں ہے۔ جس صلح کی آڑ میں ایک مملکت کو لوٹنے اور اسے تباہ و برباد کرنے کی سازش ہو وہ صلح نہیں ہے۔ انہوں نے ''نفت شہر'' کے تیل کے کنویں میں آگ لگا دی ہے تاکہ جلتا رہے اور جب ہمیں نکالیں تو ان کا تیل کم ہو چکا ہو۔ ہمارا مقابلہ ایسے شخص سے ہے! تو پھر ہم کیسے کسی قید و شرط کے بغیر ایسے ہی بیٹھ کر گفتگو کر سکتے ہیں اور صلح کی بات کر سکتے ہیں؟ سلامتی کونسل بھی کہے تو ہم قبول نہیں کریں گے۔ کوئی بھی عاقل اس صلح کو نہیں قبول کر سکتا۔ شروع سے لے کر اب تک جتنے بھی وفد آئے اور شاید بعد میں بھی آئیں سب نے یہ محسوس کیا ہوگا کہ شروع سے ہی ہم صرف ایک ہی بات کہہ رہے ہیں کہ ہمیں صلح قبول ہے، ہم صلح کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن ایک اسلامی آبرومندانہ صلح، ایک ایسی صلح جس کے ذریعہ وہ یہ جان سکیں کہ ظالم کون ہے۔ ایک ایسی صلح جو اس ملک کے نقصانات کو پورا کرا سکے۔ نہ کہ وہ صلح جس میں ایک طرف سے تو یہ کہا جائے صلح اور دوسری طرف سے بے گناہ اور نہتے لوگوں پر توپوں سے حملہ کر دیا جائے۔ صدام کی صلح کی پیش کش بالکل ویسی ہی ہے جس طرح امریکہ کی، جیسے اسرائیل کی جیسے گمراہ اور منحرف مجاہدین خلق کی ہیں۔ ایک طرف تو یہ نعرہ بلند کرتے ہیں کہ ہم انسانوں کیلئے کیا کیا کرنا چاہتے ہیں تو دوسری طرف سے ان ہی بے چاروں پر بے پناہ ظلم کے پہاڑ توڑتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۷، ص۲۸)

ایران سے صلح اور مہلت کا مطالبہ

دنیا کے سارے فساد ان بڑی طاقتوں کی وجہ سے ہیں ورنہ ان چھوٹے چھوٹے ملکوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ صدام تو ایک مردہ کی طرح پڑا ہوا ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن یہ بڑی

طاقتیں جھگڑا و فساد کرا رہی ہیں۔ ان ہی کے فسادوں کا یہ ایک حصہ تھا جو انہوں نے اسے دھوکہ دے کر بے وقوف بنا کر اس سے ایران پر حملہ کروایا اور اس نے ایران میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا اور اب اسے یہ نہیں سمجھ میں آ رہا ہے کہ کیا کرے۔ بار بار چیخ چلا کر کہہ رہا ہے: آؤ صلح کر لیں! وہ ان باتوں سے مہلت حاصل کرنا چاہتا ہے تا کہ بعد میں فساد کر سکے۔ ہم اس کی اس چال کو دوسروں سے بہتر سمجھتے ہیں۔ یہ صلح کا خواہاں ہے ہی نہیں۔ یہ تو صلح کے نام پر مہلت حاصل کرنا چاہتا ہے تا کہ دوبارہ ایک قوی اور بڑی فوج تیار کر کے دوبارہ حملہ کرے۔ ظاہر ہے کہ ایسے شخص سے کون صلح کرے گا۔ کون شخص ایسے دشمن کو مہلت دے سکتا ہے جو اسلام کا دشمن ہے، خدا کا دشمن ہے، اپنے عوام کا دشمن ہے۔ ہماری ملت کا دشمن ہے کہ دوبارہ اپنے کو قوی اور مضبوط کرے۔ دوسری طاقتیں بھی اس کی مدد کریں اور افراد اکٹھا کر کے دوبارہ ایران پر حملہ کر دے۔ ایسے شخص کو کوئی بھی مہلت نہیں دے گا۔ ایسے شخص کے فساد کو جڑ سے اکھاڑنا ہوگا تا کہ اس علاقے میں امن قائم ہو سکے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص ۲۳۸)

صدام کی صلح پر عدم اعتمادی

جس جنگ کے بند کرنے کی اب یہ لوگ بات کر رہے ہیں اس جنگ کو ان ہی لوگوں نے ہم پر مسلط کیا ہے۔ آپ حضرات میں سے جو بھی اس وقت ایران میں موجود تھا جس وقت جنگ شروع ہوئی اس نے دیکھا کہ عراق نے ایران پر فضا، سمندر اور زمین سے حملہ کر دیا اور خوزستان کے اکثر علاقوں پر عراق نے قبضہ کر لیا۔ البتہ اس نے یہ ظالمانہ عمل امریکہ کے اکسانے پر انجام دیا۔ لیکن جب ہمارے جوان اپنی حرکت میں آئے اور قدرت ایمان کے سہارے اسے اپنے ملک سے باہر نکال دیا سوائے تھوڑے بہت علاقے کے جواب بھی ان ہی کے قبضے میں ہے۔ اب تمام بڑی طاقتیں اکٹھا ہوئی ہیں تا کہ اسے بچا سکیں۔ وہ لوگ اس شخص کو بچانے کی فکر میں ہیں جس نے اپنی ملت اپنی ملت کے علماء اور ہماری ملت پر اس طرح کے مظالم ڈھائے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم صلح کر لیں۔ ہم نے

شروع سے ہی کسی کے ساتھ جنگ نہیں تھی۔ لیکن صدام سے صلح نہیں کر سکتے۔

صدام ایک ایسا مجرم و ظالم ہے جس کے کسی بھی وعدے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اس نے سابقہ حکومت سے کہ جو غیر قانونی تھی، عہد و پیمان کیا تھا لیکن پھر وعدہ خلافی کی۔ ہر دن اس کے خیالات بدلتے رہتے ہیں۔ وہ ایسا انسان نہیں ہے جس سے صلح کی جائے۔ آپ کے خیال میں اگر ہم صدام سے صلح کر لیں تو کیا وہ اس پر قائم رہے گا؟ وہ اس بہانے خود کو مزید قوی اور آمادہ کرنا چاہتا ہے تا کہ ایران پر دوبارہ حملہ کر سکے۔ یہ ایسا شخص ہے جس نے ابتدا سے اب تک عرب، کرد اور فارس آبادیوں والے علاقوں اور شہروں پر میزائل سے برابر حملہ کئے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۲۲)

صدام کو اسلامی ممالک سے ایران کے تعاون کا خوف

اسلامی جمہوریہ ایران حفظ وحدت اور اسلامی ملتوں اور ممالک کی حمایت کی بنیاد پر مشکلات میں مدد کرنا چاہتا ہے اور عالمی سامراج کی مسلط کردہ سیاسی اور فوجی مشکلات کو اپنے اثر و رسوخ اور اپنی طاقت سے ختم کر کے مشرق و مغرب کے سیاسی غلبہ پر قابو پانے اور اسے ناکام بنانے کیلئے ایک قوی اور دقیق پروگرام پیش کرنا چاہتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ کام صدام اور عراق کی عفلقی پارٹی کے ہوتے ہوئے بہت آہستہ آہستہ بڑھ سکے گا، اسلامی ملتوں کے اتحاد اور متحدہ محاذ بننے سے بڑی طاقتیں جتنا ڈرتی ہیں اتنا ہی دوسرے اسلامی ممالک کے ساتھ ایران کے بڑھتے روابط کو دیکھ کر صدام بھی خوفزدہ ہے۔ بہر حال صدام اور عراق کی منفور و پلید حزب کے خاتمے اور ہماری دوسری برحق وانصاف پسند شرطوں تک پہنچنے کیلئے جنگ پر ہمارا اصرار کرنا ایک ایسی شرعی اور الٰہی ذمہ داری ہے جس سے ہم کبھی دستبردار نہیں ہوں گے۔ انشاء اللہ اس کے خاتمے کے ساتھ ہی اسلامی ممالک سے مل کر تمام ممالک اور اسلامی ملتوں کیلئے ایک بنیادی اور مستحکم منصوبہ بنایا جائے گا جس کی بدولت لوگوں کے مفادات حملہ آوروں اور غاصبوں کے خطرہ سے محفوظ رہیں گے اور جو شخص اسلامی ممالک پر چڑھائی

اور ظلم کی فکر رکھتا ہوگا وہ صدامیوں کی تقدیر سے عبرت حاصل کرے گا اور پھر کبھی خود کو ملتوں کی ناراضگی وغضب کا شکار نہیں بنائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۳۰)

سعودی عرب

امریکی اسرائیلی منصوبوں پر عملدرآمد

ایرانی حکومت اور سعودی عرب میں فرق

سوال: [کیا ایران، دوسرا سعودی عرب یا لیبیا بنے گا؟ ...]

جواب: [جو اسلامی جمہوری حکومت میری نگاہ میں ہے وہ مذکورہ حکومتوں (سعودی عرب اور لیبیا) پر کبھی منطبق نہیں ہوگی۔

(صحیفہ امام، ج ۴، ص ۲۴۷)

ایران قدامت پسند حکومتوں کیلئے خطرہ

سوال: [قدامت پسند حکومتوں جن میں سعودی عرب پیش پیش ہے، انقلاب مخالف سرگرمیاں کیسی ہے؟]

جواب: واضح ہے کہ اسلامی انقلاب نے جس طرح شاہ کی حکومت کو ایران میں ہلا کر رکھ دیا اور آہستہ آہستہ اسے خاتمے کی طرف لے جا رہا ہے اسی طرح وہ تمام اسلامی ممالک میں قدامت پسند کیلئے بھی خطرہ بن گیا ہے۔ اسی لیے ان کا شاہ کی حمایت کرنا ایک فطری کام ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۸۰)

سعودی عرب امریکہ کا آلہ کار

ہم جانتے ہیں کہ امریکہ نے ان جہازوں کو اس لیے سعودی عرب کے حوالے کیا ہے تا کہ ان سے اپنے اور اسرائیل کیلئے فائدہ اٹھا سکے۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا بھی ہے کہ امریکہ کے ذرائع ابلاغ نے ایران اور تمام عرب مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے کیلئے ایک مکمل جھوٹی گواہی رپورٹ کی جس میں کہا گیا کہ ایران نے کویت کے تیل مراکز پر بمباری کی ہے۔ افسوس کہ سہل انگاری تمام اسلامی ممالک کی حکومتوں میں عام ہو چکی ہے یہاں تک کہ مسلمانوں خاص طور سے ان کے حکمرانوں کو بڑی طاقتوں کی خیانتوں اور مظالم نے سیاست میں حصہ لینے اور مسلمانوں سے متعلق مسائل میں غور و فکر کرنے باز رکھا ہے یہاں تک کہ اسلام کے سیاسی مرکز میں درباری ملاؤں کے حکم پر مسلمانوں کو سیاست میں حصہ لینے، بلکہ قرآن کریم اور پیارے اسلام کے سخت دشمنوں کے خلاف نعرے لگانے کی وجہ سے مجرم سمجھا جاتا ہے اور نتیجہ میں انہیں جیل میں ڈال دیا جاتا ہے اور ان پر تشدد کیا جاتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ اسلامی حکومتیں خاص طور سے سعودی عرب کی حکومت جو کہ اسلامی سیاست کے مرکز میں واقع ہے ہمارے ساتھ ہم آواز اور ہم صدا ہو جائیں گی اور ہر ایک اپنے ممالک میں ملتوں کی بے دریغ حمایت کی حلاوت چکھے گا اور ایران کی عوامی حکومت کی طرح خدا کی اس عظیم نعمت سے بہرہ مند ہو گی۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۹۱)

امریکی منصوبوں پر عملدرآمد کرنے والے

اگر فہد امریکہ کے اس منصوبے، اس دوسرے منصوبے پر عمل نہ کرتا اور جو منصوبے بعد میں بنائے جائیں گے (ان پر عملدرآمد نہ ہو) تو اسرائیل کی مجال نہ ہوتی کہ آگے آ کر جولان کی پہاڑیوں کو اپنی سرزمین سے ملحق کرتا۔ یہ منصوبے اختلافات کا باعث بنے جس کی وجہ سے اسرائیل کو

موقع مل گیا۔

(صحیفہ امام، ج۱۵، ص۴۳۸)

سعودی عرب اتحاد بین المسلمین کا مخالف

جس زمانے میں اسلامی جمہوریہ ایران، اسلامی سرزمینوں کی حفاظت اور حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے مسلمانوں کو اسلامی اتحاد کی دعوت دے رہا ہے اور مسلمانوں کو مدد کیلئے پکار رہا ہے، ٹھیک اسی زمانے میں اس آواز کو کچل دینے اور ناکام بنانے کیلئے مرکز وحی سے اس کے خلاف جہاد کرنے کی تجویز پیش کی گئی اور اسلام دشمن امریکہ اور اس اسرائیل سے محبت کا اظہار کیا گیا جو فرات سے نیل تک کے علاقے کیلئے اور حرمین شریفین پر قبضہ جمانے کیلئے کوششوں میں لگا ہوا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۹۲)

فہد کی تجویز اسلامی دنیا کیلئے المیہ

کیمپ ڈیویڈ معاہدہ اور فہد کی تجویز، آج کے سب سے خطرناک منصوبے ہیں، یہ اسرائیل اور اس کے جرائم کو تقویت بخشتے ہیں۔ ہم اور سعودی عرب کی حکومت سبھی لوگ اسلام اور قرآن، آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے جوابدہ ہیں۔ میں اس دن سے ڈرتا ہوں جس دن خدانخواستہ اسلامی حکومتوں اور عوام کا حال یہ ہو جائے کہ جابر و ظالم امریکہ کی حمایت سے اسرائیل اپنی سفاکیت اور ظالمانہ چال میں کامیاب ہو جائے لیکن مسلمان کچھ بھی نہ کرسکیں۔ میں اسرائیل کو ایک خودمختار ملک ماننے اور اس کے تسلیم کئے جانے کو مسلمانوں کیلئے ایک عظیم سانحہ اور اسلامی حکومتوں کیلئے المیہ سمجھتا ہوں اور اس کی مخالفت کو اسلام کا ایک عظیم فریضہ مانتا ہوں اور اسلام کے خلاف یہ دکھاوے کے مسلمان جو ہتھکنڈے

اپنار ہے ہیں، میں ان سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص ۲۹۳)

امریکہ حجاز کے تیل کا خواہاں

امریکہ آپ کا تیل چاہتا ہے۔ امریکہ حکومت حجاز کا تیل چاہتا ہے۔ وہ آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ وہ آپ کا استحصال چاہتا ہے اور ایسا کر بھی لے گا۔ آپ کیوں اس کیلئے اپنے کو زحمت میں ڈالتے ہیں اور ہمیں بھی پریشان کرتے ہیں؟۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص ۱۲۷)

وہابیت کے مراکز، فساد کی جڑیں

کیا دنیا کے مسلمان آل سعود کے شرمناک عہد میں مسلمانوں کے فرقوں کے ہزاروں مردوں اور عورتوں اور سینکڑوں علما کے قتل عام کا واقعہ، نیز حجاج کے قتل عام کا جرم بھول جائیں گے؟ کیا مسلمان نہیں دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں وہابیت کے تمام مراکز آج جاسوسی اور فتنہ وفساد کے مراکز بن گئے ہیں جو ایک طرف امراء کے اسلام، ابوسفیان کے اسلام، ضمیر فروش درباری ملاؤں کے اسلام، علمی حوزات اور یونیورسٹی کے بے شعور مقدس نماؤں کے اسلام، ذلت ونخوت کے اسلام، مال وطاقت کے اسلام، فریب، سازش اور اسیری کے اسلام، وہ اسلام جس میں ثروت اور مالداروں کی مظلوموں اور ناداروں پر حاکمیت کا تصور پایا جائے۔ الغرض، امریکی اسلام'' کی ترویج میں لگے ہیں اور دوسری طرف اپنے آقا عالمی لٹیرے امریکہ کی چوکھٹ پر سربسجود ہیں۔

مسلمانوں کو نہیں معلوم کہ وہ اپنا دکھ کس سے بیان کریں؟ آل سعود اور ''خادم الحرمین'' اسرائیل کو یہ یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ ہم اپنے اسلحوں کو آپ کے خلاف استعمال نہیں کریں گے اور اپنی بات کے اثبات کیلئے ایران سے تعلقات توڑ رہے ہیں۔ آخر اسلامی ممالک کے سربراہوں کے

تعلقات صیہونیوں کے ساتھ کس قدر گہرے ہیں۔ اسلامی سربراہی کانفرنس میں اسرائیل کے خلاف ظاہری جدوجہد بھی ان کے ایجنڈے اور میٹنگوں سے خارج ہوگئی ہے! اگر ان میں ذرہ برابر بھی اسلامی اور عربی غیرت وحمیت ہوتی تو اس طرح کے گندے سیاسی معاملے اور خود فروشی اور وطن فروشی پر تیار نہ ہوتے۔

کیا اسلامی دنیا کیلئے یہ حرکتیں شرمناک نہیں ہیں؟ اور ان حالات کا تماشائی بنے رہنا گناہ اور جرم نہیں ہے؟ کیا مسلمانوں میں کوئی ایسا نہیں ہے جو اٹھ کھڑا ہو اور اس تمام ننگ وعار کو برداشت نہ کرے؟ کیا واقعی ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں تا کہ اسلامی ممالک کے حکمراں ایک ارب مسلمانوں کے احساسات وجذبات کو مجروح کرتے ہوئے صیہونیزم کے تمام جرائم پر جائز اور صحیح ہونے کی مہر لگا دیں اور پھر دوبارہ مصر اور اس کے جیسوں کو میدان میں لے آئیں؟ مسلمانوں نے یقین کرلیا ہے کہ ایرانی حجاج نے خانہ خدا اور حرم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قبضہ کرنے کیلئے قیام کیا اور وہ خانہ کعبہ کو چرا کر قم لے جانا چاہتے ہیں!!! اگر دنیا کے مسلمانوں کو یقین ہوگیا ہے کہ ان کے حکمراں امریکہ، روس اور اسرائیل کے حقیقی دشمن ہیں تو پھر ہمارے سلسلے میں ان کی جانب سے کہی جانے والی باتوں پر بھی یقین کرلیں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۱، ص ۸۰)

سعودی عرب اور حج کا عظیم اجتماع

اسلامی انقلاب سے پہلے اور بعد میں ایرانی حجاج کے ساتھ سلوک

ہماری سابق حکومت نے یہ ثابت کرنے کیلئے کہ اپنے آقاؤں کی ہر طرح کی خدمت کیلئے تیار ہے یہاں پر بہت مظالم ڈھائے۔ حجاج کرام کیلئے مشکلات کھڑی کیں۔ سعودی عرب کے سربراہوں

کے بارے میں ایسی باتیں کہیں جو شاید ایرانیوں کو بھی اچھی نہیں لگیں، بلکہ لوگ ناراض بھی ہوئے۔ لیکن ہم اس کے زوال اور غاصبانہ قبضے کے ختم ہونے کے بعد اب یہ دیکھ رہے ہیں آنے والے سالوں میں سعودی عرب کی حکومت ایرانی حجاج کے ساتھ کیا سلوک اختیار کرتی ہے۔ تمام ایرانیوں کی نگاہیں اس پر ٹکی ہوئی ہیں کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ وہ کیا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اب جبکہ اس ظالم حکومت کا خاتمہ ہو چکا ہے بے بنیاد پروپیگنڈے ختم ہو چکے ہیں تو ہمارے سبھی بھائی آپس میں برادر رہیں گے اور ان کا سلوک برادرانہ ہوگا۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۶۷)

ایرانی حجاج کرام کے ساتھ اچھا سلوک

میں امید کرتا ہوں کہ حجاز، ملک حجاز اور حکومت حجاز ان لوگوں کے ساتھ اسلامی رویہ اختیار کرے گی جو اسلام دشمنوں، امریکہ اور اس کے ہم خیال افراد اور ان مفسدین کے مخالف ہیں اور سعودی عرب ہماری ملت اور حکومت کی تشویش کا باعث نہیں بنے گی اور اگر تشویش کا باعث بنی تو ہوسکتا ہے خطرناک ثابت ہو۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۴۸۴)

حجاز میں اسرائیل مردہ باد نعرے پر پابندی

اب بھی حجاز میں ''اسرائیل مردہ باد'' کا نعرہ لگانے کی اجازت نہیں ہے! ''اسرائیل مردہ باد'' کہہ کر وہ لوگ جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اسلام کے حوالے سے شکایت لے کر گئے ہیں۔ خانہ خدا میں خداوند متعال سے شکایت کرنا چاہتے ہیں انہیں شکایت نہیں کرنے دیتے۔ وہ کہتے ہیں: تم مار کھاؤ اور تمہاری آواز بھی نہ نکلے۔ اے لبنان والو! مار کھاتے رہو، جان دیتے رہو لیکن فریاد

بلند نہ کرو!۔

(صحیفہ امام، ج ۱۶، ص ۵۰۴)

ایرانی حجاج کے سلسلے میں بہانے بازی

حکومت حجاز اس وقت متوجہ ہوگی جب وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوگا، لہذا وہ ابھی سے اپنے کاموں میں اعتدال سے کام لینے کی فکر میں رہے۔ ایرانی حاجیوں کو روکنے کا معاملہ ایسا نہیں ہے کہ حکومت حجاز انجام دے سکے۔ حکومت حجاز میں اتنی جرأت نہیں کہ حاجیوں کو روک سکے۔ بہانے بنا رہی ہے اور اپنی اس حرکت پر اس وقت متوجہ ہوگی جب وقت ہاتھ سے نکل چکا ہوگا پھر معذرت کا موقع بھی نہیں رہ جائے گا۔ ابھی سے ہر بات کو سوچ سمجھ کر انجام دے۔ تم تو مدعی ہو کہ ہم خانہ خدا کے خادم ہیں۔ تم ایک ایسے ملک میں رہتے ہیں جس میں خدا کا گھر ہے۔ یہ خیال نہ کرنا کہ خانہ خدا تمہاری ملکیت ہے اور تم اس کے مالک ہو۔ خانہ خدا مسلمانوں کا ہے۔ امریکہ کے نمائندے حجاز میں عیش و آسائش کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اور ان بے چاروں کے پیسہ اور تیل سے جتنا چاہتے ہیں دیتے ہیں لیکن ایرانی حجاج ان کیلئے مضر ہیں! واضح ہے کہ کیوں مضر ہیں، چونکہ جب ایک حکومت ایک دوسری حکومت کی پٹھو بن جاتی ہے تو پھر وہ اس حکومت کے مفادات کے تحفظ پر مجبور ہوتی ہے۔ ہمارا کہنا ہے کہ تم کسی کے ماتحت کیوں رہو۔ ہم اسلامی حکومت کو سر بلند دیکھنا چاہتے ہیں، دنیا پر حاکم اور مسلط دیکھنا چاہتے ہیں جس طرح آج ایران کی حکومت ہے۔ آخر کیوں تم لوگ امریکہ کے سامنے اس قدر ذلیل ہوتے ہو کہ کوئی دوسرا شخص مکہ میں امریکہ کے خلاف ایک حرف نہ کہہ سکے یا اسرائیل کے خلاف لب کشائی نہ کر سکے، آخر اس کی ہمت کیوں نہیں پیدا کرتے۔ ایسا جب نہیں کر سکے تو یہ توقع رکھتے ہو کہ ایران اپنے لاکھوں حجاج کو وہاں نہ بھیجے؟ ایران یا تو اپنے تمام حاجیوں کو بھیجے گا یا پھر کسی ایک کو بھی نہیں۔ میں حکومت حجاز کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس طرح مسلمانوں کے ساتھ سلوک نہ کرے اور اس طرح اسلام کے دشمنوں، خانہ خدا کے دشمنوں کی حامی نہ بنے۔ میں پھر نصیحت کرتا

ہوں کہ موقع ہاتھ سے جانے سے قبل ہوش میں آجائیں اور ایسا نہ ہو کہ وقت گزرنے کے بعد معذرت خواہی کریں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۳۳)

ایرانی حاجیوں کے داخلے پر پابندی

انہیں اپنی باتوں پر نظر ثانی کرنا چاہیے۔ اپنے بڑے بڑے محلوں میں بیٹھ کر یہ خیال نہ کریں کہ چونکہ اب محلوں میں ہیں لہذا جو چاہیں ایران کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ اس سال ایرانی حاجی مکہ نہ جائیں، خدا نہ کرے کہ ان کا یہ رویہ اسلام اور مسلمانوں میں تفرقہ اور دوری کا سبب بنے جس کے بعد نہ تو کوئی شیخ ہی رہ جائے گا اور نہ ہی امریکہ کے پٹھو؛ ہوش میں آؤ کہ یہ اسلام کا معاملہ ہے۔ قرآن کی واضح مخالفت کرنا ہے۔ جو شخص قرآن کی واضح مخالفت کرتا ہو وہ اسلامی حکومت کا دعویٰ کیسے کر سکتا ہے اور مکہ کی چابی اس کے پاس رہ سکتی ہے؟ اس وجہ سے کہ ہم تمام مسلمانوں اور حکومتوں کے ساتھ نرم رویہ اپنانا چاہتے ہیں اور ہرگز تشدد نہیں چاہتے لہذا میں ان کو اپنے افکار پر نظر ثانی کرنے کا مشورہ دے رہا ہوں۔ یاد رہے جس دن تم پریشان حال میں ہوگے امریکہ تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گا۔ جس طرح آج امریکہ صدام کے کوئی کام نہیں آرہا ہے اور بارہا کہہ رہا ہے کہ میں غیر جانبدار ہوں، چونکہ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں فلاں کا حامی ہوں۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۳۴)

ایرانی حجاج کے ساتھ پولیس کا رویہ

سعودی عرب کی پولیس اور حج و زیارات کے حکام اور سعودی عرب کی حکومت کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایرانی حجاج ایک ایسے انقلابی ملک سے آئے ہیں جو مشرق و مغرب کے ظلم و ستم سے آزاد ہوا ہے انہوں نے اپنی ہمہ گیر تحریک اور خداوند متعال کی نصرت و تائید کی بدولت بڑی طاقتوں کے پنجوں

سے نجات پائی اور مردوں، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کی بلند ہمتی کے ساتھ آزادی حاصل کی۔ ستم پیشہ امریکی حکومت کو اسلامی و عوامی حکومت میں تبدیل کر دیا۔ امریکی اور روسی جاسوسوں اور نمائندوں کو یا ملک سے بھگا دیا یا قیدی بنا لیا۔ ایسے لوگ خانہ خدا، رسول خدا ﷺ کے مرقد مطہر اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں، خدا اور رسولؐ کے مہمان ہیں۔ ان کی توہین و تذلیل ان کے بزرگ میزبانوں کی توہین و تذلیل کے مترادف ہے، خاص طور سے جب کہ یہ مہمان مناسک حج کے ساتھ ساتھ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی آواز پر لبیک کہنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔ انہیں لبیک کہنا بھی خدا کو لبیک کہنے کے مساوی ہے۔ جن لوگوں نے دنیا کے مختلف خطوں اور دور دراز علاقوں سے گروہوں کی شکل میں خدا اور رسول اعظم ﷺ کی جانب ہجرت کی ہے ان کے ساتھ مہر، محبت و وفا اور اسلامی اخوت کا برتاؤ کرو۔ خدا اور رسولؐ کے مہمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ یہ لوگ مناسک حج بجالانے اور ان مشرکوں اور کافروں سے برائت کے اظہار کیلئے آئے ہیں جن سے خدا اور اس کے رسولؐ بیزار ہیں۔ ان باوفا، عہد پرست مہمانوں کی عزت کرو۔ غاصب اسرائیل اور اسلام و مسلمین کے دشمنوں کی شکست اور ان کے آقا امریکہ جو کہ اسلام اور اسلامی ممالک کے دشمنوں میں سرفہرست ہے کی ناکامی اور اس سے تعلقات توڑنے کیلئے ایک طاقتور اسلامی حکومت سے فائدہ اٹھاؤ۔ دنیا کے تمام حجاج کو متحد کر کے مکہ مکرمہ کو ظالموں کے خلاف ایک محاذ میں بدل دو۔ یہ حج کے اسرار میں سے ایک ہے اور خدا بندوں کی عبادتوں اور لبیک سے بے نیاز ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۷)

حجاج کی آزادی اور دنیا میں ظلم سہنے کی آواز

ہمیں امید ہے کہ سعودی عرب کی حکومت ان بے خبر سادہ لوح ملاؤں کے وسوسوں پر کان نہیں دھرے گی اور مسلمانوں کو اپنے وعدہ کے مطابق آزادی کے ساتھ مراسم حج ادا کرنے، کفار و مشرکین سے بیزاری کا اعلان کرنے دے گی اور اس الٰہی عمل میں ان کے خاص طور سے ان ایرانی،

فلسطینی، لبنانی اور افغان حجاج کی ہم خیال ہوگی جن پر کفار نے ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں اس طرح تمام مظلوموں کے مشترکہ دشمن سے آگاہ کیا جائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۹۲)

سانحہ مکہ کے بعد امام خمینیؒ کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ [1]

حجت الاسلام جناب شیخ مہدی کروبی دامت افاضاتہ

خون آلود حرم اور مظلوم کعبہ کے پاس سے اپنے عزیز حجاج اور آپ کی مظلومیت واستقامت کا پیغام میں نے سنا۔ ہمارا اور پوری ملت ایران کا سلام ان تمام عزیزوں کی خدمت میں پہنچا دیں جن پر خدا کے امن وامان والے حرم اور اپنے گھر کے پاس شیطان اعظم یعنی ظالم وجابر امریکہ کے نوکروں نے گستاخی کی اور حملہ کیا! اس عظیم المیئے نے نہ صرف ایرانی عوام کے جذبات واحساسات کو مجروح کیا، بلکہ دنیا کے تمام آزاد لوگوں اور اسلامی ملتوں کو رنجیدہ وغمگین کر دیا ہے لیکن ہمارے ملک کے عزیز لوگوں جیسی اس دلاور اور عظیم ملت کیلئے جنہوں نے چند سال ہوئے انقلاب برپا کیا ہے شاہ ایران اور صدام جیسے امریکہ کے پٹھوؤں کی مکاریوں اور چہروں سے اس وقت نقاب اٹھایا جب حسینی عزاداروں پر حملہ کیا گیا اور مساجد وقرآن کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ایسے عناصر سے اس طرح کے غیر متوقع اور حیرت انگیز واقعات وحادثات ناممکن نہیں کہ حرمین شریفین کے خیانت کاروں اور سعودی عرب کے حکام

۱۔ ''جن لوگوں نے خدا کے راستے میں اپنے وطن سے ہجرت کی اور اس راستے میں قتل کر دیئے گئے یا مر گئے خدا انہیں بہترین رزق عطا کرتا ہے، خدا بہترین رازق ہے''۔ سورۂ حج ۵۸۔

وریاکاروں کی آستین سے امریکہ اور اسرائیل اپنا گندہ اور کثیف ہاتھ باہر نکال کر خدا کے مہمانوں، دوستوں اور مسلمانوں کے بہترین قلب کو نشانہ بنائیں اور مسجد الحرام کی عمارت (وتعمیر) اور حاجیوں کی سقایت کے مدعی مکہ کی سڑکوں اور گلیوں میں مسلمانوں کا خون بہادیں!

امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابراہیم حنیف علیہ السلام کے پیروکاروں، تعلیمات قرآن پر عمل کرنے والوں کے اس ناقابل تصور قتل عام کا ہمیں شدید دکھ ہے اور ہم عزادار ہیں لیکن اس کے باوجود ہم خداوند عالم کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہماری اسلامی سیاست کے مخالفوں اور ہمارے دشمنوں کو کم عقلوں اور بے خبر لوگوں میں سے قرار دیا ہے، چونکہ ان کو خود بھی نہیں معلوم کہ ان کی یہ احمقانہ اور اندھی حرکتیں ہمارے انقلاب کی تبلیغ وقوت اور ہماری ملت کی مظلومیت کا سبب بن گئی ہیں اور انہوں نے ہر مرحلے پر ہمارے ملک اور مکتب فکر کی ایسی کامیابی کا سامان فراہم کردیا ہے کہ ہم اگر سینکڑوں تبلیغاتی وسائل استعمال کرتے اور ہم اگر ہزاروں مبلّغ دنیا کے کونے کونے میں بھیجتے جو حقیقی اسلام اور امریکی اسلام کے درمیان حد بندی کرتے، عادل حکومت اور اسلام کی حمایت کا دم بھرنے والے حکمرانوں کی حکومت کے درمیان فرق کا تعین کرتے تو اتنی خوبصورتی کے ساتھ نہیں کرسکتے تھے اور اگر امریکہ کے حامیوں کے مکروہ چہرے سے پردہ ہٹا کر یہ ثابت کرنا چاہتے کہ اسلام کی تباہی اور قرآن کی مخالفت کے اعتبار سے محمد رضا خان، امریکی صدام اور سعودی عرب کی حکومت کے سربراہوں کے درمیان کوئی فرق نہیں، بلکہ سب کے سب امریکہ کے نوکر ہیں۔ ان کا کام محراب ومسجد کو خراب کرنا، ملتوں کی حق پسندی کی فریاد کے شعلہ کو خاموش کرنا ہے تو اتنی خوبصورتی کے ساتھ ناممکن تھا۔ اسی طرح اگر اسلامی دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتے کہ اس وقت کعبہ کی چابی رکھنے والوں میں خدا کے مہمانوں اور سپاہیوں کی میزبانی کرنے کی اہلیت نہیں ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کو پناہ دینے اور اپنے ملک کے مفادات کو ان کے حوالہ کرنے کے سوا ان سے کچھ نہیں بنتا تو اتنی خوبصورتی سے نہیں بیان کرسکتے تھے اور اگر دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتے کہ آل سعود کی حکومت اور یہ پست فطرت اور خدا سے غافل وہابی ایک ایسا خنجر ہیں جو ہمیشہ مسلمانوں کے قلب پر پشت سے وار کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس بے رحمی اور قساوت

قلبی کی وجہ سے نااہل سعودی حکام نے اس حد تک غیر منصفانہ رویہ اختیار کیا ہے تو ہم واقعی کامیاب نہیں ہو پاتے اور سچ تو یہ ہے کہ ابوسفیان اور ابولہب کے وارثوں اور راہ یزید پر چلنے والوں نے ان کو اور اپنے اسلاف کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

الحمدللہ اسلامی جمہوریہ ایران نے مختلف شہریتوں، نژاد اور ممالک سے تعلق رکھنے والے حجاج کرام میں حتی کہ سعودی عرب میں اپنے بہت زیادہ حامی اور سچے ووفادار دوست بنا لئے ہیں جو ہماری حقانیت پر شہادت وگواہی دینے اور خادم الحرمین کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل عام کے واقعے کو بیان کرنے اور دنیاوالوں تک اس واقعے کے تلخ حقائق منتقل کرنے کیلئے ہماری مدد کریں گے اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ ابھی ہماری ہم وطنوں کی لاشیں زمین پر پڑی ہوئی ہیں !! اس حالت میں صدام، حسین اردنی اور حسن مراکشی آل سعود کی اس سفاکیت وظلم کی حمایت کرتے ہوئے ان کے ساتھ ہونے کا اعلان کررہے ہیں !! گویا سعودی عرب نے ایک بڑا محاذ فتح کرلیا ہے اور سینکڑوں بے دفاع ومظلوم مسلمان مردوں اور عورتوں کو جان سے مار کر انہیں گولیوں سے بھون کر، ان کی مطہر لاشوں کے اوپر سے گزر کر عظیم فوجی کامیابی حاصل کی ہے جس کی وجہ سے ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے ہیں !! جبکہ دنیا عزادار بنی ہوئی ہے۔ پیغمبر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل ٹوٹا ہوا ہے۔ کسے نہیں معلوم کہ حجاج کرام کے خلاف فوجی کارروائی، طاقت اور اسلحے کا استعمال، اتنے سارے مقدمات فراہم کرنے اور شہیدوں کی بیواؤں، ماؤں، جانبازوں، مردوں اور عورتوں کے ساتھ جھڑپ کیلئے بے بنیاد بہانوں کا سہارا لینے کا انجام امریکہ کی بوکھلاہٹ، غصہ، بدنامی اور ان کے غلاموں کی ناامیدی اور عاجزی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ یقیناً امریکہ اور سعودی عرب نے حرم خدا میں مسلمانوں کے غیر مسلح ہونے اور مومنین کے احکام قرآن کا احترام کرنے اور خانہ خدا کے نزدیک جنگ سے پرہیز کرنے کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے اور اپنے پہلے سے طے شدہ منظم منصوبوں اور اسلحوں کے ذریعہ دھوکے سے ہماری بہادر عورتوں اور شجاع مردوں پر حملہ کیا ہے۔ سعودی عرب کی حکومت یقین رکھے کہ امریکہ نے اس کے دامن پر ایسا بدنما داغ لگایا ہے جسے قیامت تک، آب کوثر اور آب زمزم بھی نہیں دھو سکتے ہیں اور جو خون ہماری

ملت کے بدن سے سرزمین حجاز پر بہا ہے وہ خالص وحقیقی اسلام کی سیاست کے پیاسوں کیلئے ایسا زمزم ہدایت بن چکا ہے جس سے آئندہ نسلیں اور اقوام سیراب ہوں گی اور ظالم وجابر اس میں غرق اور ہلاک ہوں گے۔ ہم ان مظالم کا ذمہ دار امریکہ کو مانتے ہیں۔ خدا کی نصرت ومدد سے مناسب وقت پر انہیں اس کا جواب ضرور دیں گے اور فرزندان ابراہیم علیہ السلام کا انتقام ''نمرودیوں، شیطانوں اور قارونیوں'' سے لے کر رہیں گے۔ میں پھر تاکید کر رہا ہوں کہ اس کا تعلق مشرق ومغرب سے نہیں، بلکہ یہ ہمارے آزادی اور خود مختاری کے حصول اور نفاذ اسلام پر مبنی نعرے کی بھاری قیمت ہے۔

میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کرتا ہوں جس میں خدا کا ارشاد ہے: ﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللهِ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾[۱] گویا یہ آیت اسی زمانے کیلئے نازل ہوئی ہے۔ گویا پوری تاریخ میں آل سعود اور ان کے مانند لوگوں کیلئے، ایران کی عظیم اور مجاہد ملت کیلئے عصر حاضر کے حجاج بیت اللہ اور تمام زمانے میں ان کے جیسے حاجیوں کیلئے نازل ہوئی ہے۔ خداوند عالم فرمارہا ہے: تم دل کے اندھوں نے حاجیوں کو پانی پلادینے اور مسجد الحرام کی تعمیر کردینے کو ان لوگوں کے جیسا سمجھ لیا ہے جو خدا اور قیامت پر ایمان لائے اور راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں۔ کیا آل سعود اور ان جیسے لوگوں نے پوری تاریخ میں اپنی اہمیت کا موازنہ حج کے زمانے میں پانی فراہم کرنے اور مسجد الحرام کی تعمیرات میں زرق وبرق لگادینے کو ان مسلمانوں کی اہمیت سے نہیں کیا ہے جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے اور اپنے مجاہد جوانوں کے خون کو راہ خدا میں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ حرم خدا اور حریم اسلام سے خدا کے دشمنوں کو دور بھگانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں؟ کیا عصر حاضر کے سعودیوں نے اس سے آگے قدم نہیں بڑھایا اور اپنے آپ

۱۔ ''کیا حاجیوں کو سیراب کردینے اور مسجد الحرام کو آباد کردینے کو اس شخص کے مانند سمجھ رکھا ہے جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے راہ خدا میں جہاد کرتا ہے؟ نہیں! خدا کے نزدیک یہ دونوں مساوی نہیں ہیں، خدا ظالموں کی کبھی ہدایت نہیں کرے گا''۔ سورۂ توبہ/۱۹۔

کو مسلمانوں سے بڑا نہیں جانا؟ اور راہ خدا کے مجاہدوں کے ساتھ یہ سلوک کر کے اپنے آقا عالمی لٹیرے امریکہ کو بھی پیچھے نہیں چھوڑ دیا؟ غور طلب بات یہ ہے کہ خدا نے اس آیت میں خدا اور قیامت پر ایمان رکھنے کا تذکرہ کیا ہے اور تمام انسانی و اسلامی کمالات میں سے خدا اور بشریت کے دشمنوں سے راہ خدا میں جہاد کرنے کو چنا ہے۔ اس انتخاب سے تمام مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ جہاد کی اہمیت ہر چیز سے بالاتر ہے۔ کیا خدا ﴿ وَاللهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْن ﴾ کہہ کر یہ نہیں کہنا چاہتا ہے کہ خدا اس زمانے اور تاریخ کے تمام زمانوں کے آل سعود کو ایک ایسا ظالم سمجھتا ہے جو قابل ہدایت نہیں ہیں اور خدا کبھی بھی ان کی ہدایت نہیں کرے گا؟ کیا خاتم النبیین ﷺ پیغمبر کی امت پر رسول خداؐ پر، مخلوق اور حق پر اس سے بڑھ کر ظلم تصور کیا جا سکتا ہے جو آل سعود نے کعبہ، الٰہی امن وامان کے حرم اور ان مجاہدوں کے ساتھ کیا ہے جنہوں نے اپنی ہر چیز اور اپنے تمام افراد کو محبوب کی راہ میں اور اسلام کی خوشی میں دے دیا۔ ان مجاہدوں نے جو حکم خدا کے مطابق مشرکین سے برائت و دوری کی جو آواز بلند کی ہے کیا ان کا جرم اس کے علاوہ ہے کہ انہوں نے آل سعود عصر حاضر کے سعودیوں، شاہ حسین، شاہ حسن، مبارک اور غیر مبارک اور سفاک صدام کے خداؤں سے برائت و دوری کا اظہار کیا ہے؟ کیا ایسے مظالم پر خاموشی کہ جن کی اس سے پہلے کوئی مثال نہیں ملتی اس جرم پر راضی ہونے اور ظالموں اور ستمگروں کے ظلم وستم میں شریک ہونے کے سوا کچھ اور ہے؟ بہر حال آل سعود میں کعبہ اور حج کی سرپرستی کی کبھی بھی اہلیت نہیں تھی لہذا علماء، مسلمان اور روشن خیال لوگوں کو کوئی راستہ نکالنا چاہیے۔ اس سال ایران کے حجاج کرام نے اپنے پیغام انقلاب اور برائت کو اپنے خون کے ذریعہ دنیا والوں اور امت اسلام تک پہنچایا ہے اور بارگاہ خدا میں اپنے عظیم شہدا پیش کر کے کعبہ کی ایسی سیاست کے بانی بن گئے جو نہ مشرقی ہے اور نہ مغربی۔

ایرانیوں نے بھی شہدا کی زبردست قدردانی کے ذریعے اور مظاہروں میں لاکھوں کی تعداد میں شرکت کر کے اور کفر سے بالخصوص آل سعود سے برائت کا اعلان کر کے اپنے الٰہی اور انقلابی فرض پر عمل کیا ہے۔ میں یہیں پر ان کا اور تمام اقوام، بھائیوں اور بہنوں کا اتنی بڑی تعداد میں شرکت کرنے

پر شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اب دوسرے ممالک کے حجاج، بالخصوص علمائے کرام اور روشن خیال افراد اور خطیبوں کی ذمے داری ہے کہ ہماری مظلومیت کے پیغام کو دنیا والوں تک پہنچائیں۔ ایرانی حجاج صبر واستقامت کے ساتھ بقیہ اعمال کو انجام دیں اور مستحکم ارادوں، سکون قلب، خوشنودی سے لبریز قلب، مسکراتے لبوں کے ساتھ خانہ خدا کے پاس شمشیر پر خون کی کامیابی کی خوشی کا جشن منائیں گے اور جو لوگ مدینہ منورہ مشرف ہو رہے ہیں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ علیہم السلام تک کعبہ کے خون میں غلطاں اور نہائے ہوئے شہیدوں اور امن وامان گھر میں زخمی ہونے والوں کا سلام پہنچا دیں اور اسلام عظیم کامیابی پر ان کی خدمت میں مبارک باد کہیں اور اپنے راستہ پر ثابت قدم واستحکام اور اطمینان کے ساتھ گامزن رہیں۔ امریکہ اور سعودی عرب نے انہیں جن مشکلات سے دوچار کیا ہے اسے خدا اور پیغمبرؐ کی حمایت اور دفاع سمجھیں اور اس بات پر خدا کے شاکر اور شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنے گھر کے پاس اسماعیل علیہ السلام اور ہاجرہ علیہا السلام کی طرح اس ملت کی قربانیوں اور ہدیوں کو قبول کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ خدا ہمارے شہیدوں کو صدر اسلام کے شہیدوں کے ساتھ محشور کرے اور ان کے رشتہ داروں کو صبر واجر عطا کرے اور زخمیوں کو شفا عنایت فرمائے۔ ظالموں کے شر کو خود ان ہی کی طرف واپس کردے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچائے۔

آج جبکہ تمام کفار ومشرکین آپس میں مل گئے ہیں اور امت اسلام کی شکست کیلئے اپنے عزم وارادہ کو پختہ کر چکے ہیں اور ہم پر ہر طرح کے حملے کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اپنے مضبوط حصار میں اور اپنے لطف وکرم کے پرچم تلے ہماری حفاظت فرمائے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

روح اللہ الموسوی الخمینی

ا۔ صحیفہ امام، ج۲۰، ص۳۴۹۔

حاجیوں کا قتل ناقابل معافی

میں جس چیز کو آج بیان کرنا چاہتا ہوں وہ افسوس ناک واقعہ ہے جو مکہ میں پیش آیا۔ ہم نے خدا کیلئے اور ملت کی نجات کیلئے آغاز قیام سے ہی بہت شہدا پیش کئے ہیں ظالم شاہی حکومت کے زمانے میں بھی یعنی انقلاب سے پہلے بھی ہم نے عظیم شہدا پیش کئے اور اس کے بعد بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہم نے بہت عظیم شہدا پیش کئے ہیں لیکن حجاز کا مسئلہ ایک دوسرا مسئلہ ہے۔ یہ مختلف ہے، اس وقت کبھی ہم مار کھاتے تھے اور کبھی ہم انہیں مارتے تھے۔ بعد میں بھی ایسا ہی رہا ہے۔ ہم نے بہت شہداء پیش کئے ہر جگہ ہم نے شہدا پیش کئے۔ رضا شاہ کے زمانہ میں کیا کچھ مصیبت نہیں برداشت کیں! جسے بھی وہ زمانہ یاد ہے وہ جانتا ہے کیسے حالات تھے۔ محمد رضا کے زمانے میں بھی آپ سب کو یاد ہوگا کہ کیسے حالات تھے! اس وقت ہم نے کیسے کیسے شہدا دیئے اس کے بعد سے اب تک کتنے شہداء دیئے! لیکن ان تمام واقعات میں شہادت کا مسئلہ تھا۔ یقیناً بہت بڑا قضیہ تھا لیکن پھر بھی حجاز جیسا نہیں تھا۔ قدس کا معاملہ ایک بڑا مسئلہ ہے۔ آپ سب نے دیکھا کہ اس دن بھی کیا ہوا۔ لیکن یوم قدس ایک مسئلہ ہے اور مکہ کا خونین یوم جمعہ ایک دوسرا مسئلہ ہے۔ قدس کو غاصب کے ہاتھوں سے نجات دینے کیلئے ہم نے یوم قدس کا اعلان کیا حالانکہ انہوں نے قدس کی توہین نہیں کی تھی اسے نابود نہیں کیا تھا۔ وہ بھی مدعی تھے کہ ہمیں قدس چاہیے اور یہ کریں گے، وہ کریں گے۔ البتہ بیت المقدس ان کے قبضے میں نہیں جانا چاہیے... یوم قدس کا اعلان اس لیے ہوا کہ اسلام کو نقصان پہنچا تھا، اس لئے کہ قدس کو اس کے اہل افراد کے پاس ہونا چاہیے تھا، لیکن غاصب نے آکر غصب کرلیا۔

ان دھماکوں اور گولیوں کی بارش میں ہم نے اپنے ایسے عزیزوں کو کھویا ہے کہ جن کے پیر کی دھول ان محلوں میں رہنے والوں سے زیادہ قیمتی تھی۔ بشرطیکہ محلوں میں رہنے والوں کی کوئی قیمت ہوتی؛ یہ بالکل بے قیمت ہیں لیکن اس وقت جو کچھ ہوتا تھا وہ یہ تھا کہ ہم مارے جاتے تھے اور مارتے تھے۔ صدام کے ساتھ جس جنگ میں بھی کہ جو ہم پر مسلط کی گئی، ہم نے اپنے بہت سے ہم وطنوں کو کھویا، شہید دیئے۔ بہت نقصان اٹھایا۔ سچ ہے کہ ہم نے بہت نقصان اٹھایا لیکن وہ مسئلہ حجاز کے مسئلہ

کی طرح نہیں ہے۔

مسئلہ حجاز ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس سے ہم اب بھی بے خبر اور خواب غفلت میں ہیں۔ دنیا بھی سوئی ہوئی ہے کہ کیا ہوا۔ مسئلہ حجاز ایک ایسا مسئلہ ہے جس نے ہر چیز کو پیچھے چھوڑ دیا۔ کعبہ کا احترام صرف ہماری اور دوسرے مسلمانوں کی نظروں میں نہیں ہے، بلکہ تمام ملل واقوام اسے محترم جانتی ہیں، وہ تمام ملتیں جو دین کو قبول کرتی ہیں وہ اسے احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ کعبہ آغاز خلقت بشریت سے رہا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام اس کے خادم رہے ہیں۔ کعبہ توڑنا (اس کی حرمت کا پامال کرنا) ایک ایسا مسئلہ نہیں ہے جس سے باآسانی درگزر کی جائے۔ اگر ہم قدس سے صرف نظر کرلیں، اگر ہم صدام کو کچھ نہ کہیں، اگر ہم ان تمام لوگوں سے صرف نظر کرلیں جنہوں نے ہمارے ساتھ برا سلوک کیا ہے پھر بھی ہم حجاز کے مسئلہ سے صرف نظر نہیں کر سکتے، چونکہ اس کا معاملہ دوسرے معاملوں سے ہٹ کر ہے۔

جس دن اسلام کے ساتھ خیانت کی گئی اس دن کو زندہ رکھنا ضروری ہے۔ ماہ محرم نزدیک ہے۔ ماہ محرم ہمارے لیے بہت عزا کا مہینہ ہے لیکن سید الشہداء علیہ السلام بھی فدا ہو گئے صرف اس لیے کہ مکے میں نہ رہیں کہیں مکے کی حرمت پامال نہ کردی جائے۔ غرض کہ سبھی مکہ پر فدا ہیں۔ مکہ اس جگہ کا نام ہے جس کے تمام انبیاء خادم تھے اور اس وقت مکہ کچھ ایسے ملحد لوگوں کے ہاتھوں میں آ گیا ہے جنہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ کیا کریں۔ وہ نہ پہلے سمجھتے ہی تھے اور نہ ہی اب جانتے ہیں کہ ان پر کیا چیز مسلط گئی ہے اور یہ اس وقت دنیا کے تمام مسلمانوں کیلئے ایک ننگ و عار ہے کہ مکہ (خدا کا مقدس مقام وہ مقام جو خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مقدس ہے) اس طرح توڑ دیا جائے (اس کی حرمت اس طرح پامال کردی جائے) اور تمام مسلمان تماشائی بنے رہیں! مسلمانوں کو اپنی شرعی ذمہ داری معلوم ہے انہیں اس واقعہ کو زندہ رکھنا چاہیے۔ ماہ محرم میں ان تمام لوگوں کے نزدیک پہلا کام یہی مسئلہ ہونا چاہیے جو ذاکر و خطیب ہیں، واعظ ہیں، نوحہ خواں ہیں۔ سید الشہداء علیہ السلام نے اسی کی خاطر شہادت دی۔ وہ عدل الٰہی کو قائم کرنے کیلئے شہید ہوئے۔ خانہ خدا کی بقاء اور اس کو محفوظ رہنے کیلئے جام شہادت نوش کیا اور

آج ہم تماشائی بنے بیٹھے ہیں۔ ہم کس چیز کے تماشائی ہیں؟ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

البتہ یہ بات بھی کہتا چلوں کہ اس مسئلے پر کچھ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سعودی عرب، کویت یا دوسرے ممالک کے شہری یہاں (ایران میں) موجود ہیں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں۔ یہ ہماری پناہ میں ہیں ان کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔ اگرچہ ہمارے تمام جوان نیک نیتی کے حامل ہیں لیکن پھر بھی میں ان سے عرض کر رہا ہوں کہ ہوسکتا ہے ان کے درمیان کچھ ایسے لوگ بھی ہوں جو نیک نیتی نہ رکھتے ہوں اور ایران اور حکومت ایران کو بدنام کرنا چاہیں۔ لہذا آپ سب متوجہ رہیں کہ یہ لوگ ایسے نہیں ہیں جن کے خلاف ہم کارروائی کریں، معاملہ اس سے کہیں بالاتر ہے۔ لہذا ہمارے پاس جتنی بھی طاقت ہے، مسلمانوں کے پاس جتنی قوت وطاقت ہے دنیا اور دین پر اعتقاد رکھنے والوں کے پاس جتنی طاقت ہے، جس طرح بہتر سمجھتے ہیں ان سب کو اس مسئلہ سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ ہمیں اس ننگ وعار کو اپنے ساتھ قبروں میں نہیں لے جانا چاہیے کہ ہم موجود تھے اور ہم نے دیکھا کہ ہمارے سامنے اتنی بڑی گستاخی کی گئی۔ اب بھی وہ لوگ ہم کو قصوروار ثابت کرنے کے درپے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ یہ سازش سوچی سمجھی اور پہلے سے بنائی گئی تھی۔ یہ منصوبہ پہلے ہی سے بنایا گیا تھا اور وہ چاہتے بھی تھے کہ ایسا ہو۔ انہوں نے بے وقوف آل سعود کو اس طرح کا احمقانہ کام کرنے پر اکسایا تھا تاکہ وہ پوری دنیا میں ذلیل وخوار ہوجائیں البتہ وہ پہلے ہی سے ذلیل وخوار تھے اور مزید ذلیل وخوار ہوں گے۔ ہم واقعی حیرت زدہ ہیں کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کریں؟ خداوند متعال خود اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے ﴿اِنَّ لِلّٰهِ بَیْتاً یَحْمِیْهِ﴾[1] بہر حال وہ اپنے کیے پر مسلمانوں، مومنوں اور حجازیوں سے منہ کی کھائیں گے۔ خود حجاز والے بھی اس میں شامل نہیں تھے سوائے اس گروہ کے جو اس باطل گروہ اور باطل حکومت سے منسلک تھا۔ یہ سازش پہلے ہی سے رچی گئی تھی۔ گزشتہ سالوں میں ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ حاجیوں کے جانے سے پہلے ہی شاہ سعود ہمارے پاس پیغام بھیجے اور میرا اس

۱۔ لشکر ابرہہ کے مقابل عبدالمطلب کا کلام۔

بات پر شکریہ ادا کرے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہاں پر امن وامان قائم رہے اور ہمارے ساتھ ایسے سلوک سے پیش آئیں وغیرہ وغیرہ پہلے ایسا کبھی نہیں ہوتا تھا لیکن اس سال یہ ہوا، کس لئے؟ کیوں اس نے ہمارے پاس پیغام بھیجا؟ صرف اس لیے تا کہ بعد میں کہہ سکے کہ میری نیت اچھی تھی۔ یہ سب ایک ڈھونگ تھا۔ اس مسئلہ کے سازش اور اس کا منصوبہ پہلے سے تیار ہونے کا بہترین ثبوت ان کا عمل ہے۔ انہوں نے خود بھی اس کا اعتراف کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایرانی کعبے کو جلانا چاہتے تھے تا کہ قم کو کعبہ بنادیں۔ اس طرح کی حماقت آمیز باتیں۔ ان ہی سب باتوں سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہی سے ایسا کرنے کا ارادہ کر چکے تھے، چونکہ ایرانی خانہ کعبہ کو خراب کرنے کیلئے آئے تھے لہذا ہم نے بھی ان کے ساتھ یہ سلوک کیا! بات مارے جانے اور قتل کی نہیں ہے۔ مسئلہ ہتک حرمت اور بے حرمتی کا ہے۔ حجاز کا مسئلہ مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ جس کا سب سے اہم پہلو یہی ہے کہ ایک مقدس مقام کا احترام ختم ہوگیا۔ اب مسلمان بھی خاموش نہیں رہیں گے۔ فہد اور فہد جیسے افراد دیکھیں گے۔ ضرور سمجھیں گے کہ کیا چیز ان پر مسلط کی گئی تھی اور کیا ہوگیا۔ مسلمانوں کو اپنی ذمہ داری معلوم ہے۔ حجازیوں کو بھی یہ معلوم ہے۔ یہ قتل عام جو حرم میں واقع ہوا اگر طائف میں ہوتا تب بھی قابل برداشت تھا، کیونکہ طائف تھا، صرف قتل عام ہی ہوتا۔ ہمارے بہت سے لوگ مارے گئے، جنگوں میں بھی ہمارے لوگ قتل ہوئے اس سے پہلے بھی مارے گئے اس کے بعد بھی۔ اگر یہ واقعہ طائف میں پیش آتا تو کہتے کہ ہمارے کچھ لوگوں کو ماردیا گیا لیکن یہ حادثہ حرم میں رونما ہوا وہ بھی اس حرم میں جسے خدا نے شروع سے ہی امن کا اولین مقام قرار دیا اور آج حرم ان لوگوں کے قبضے میں ہے۔ البتہ پہلے سے بھی حرم مغصوب تھا، انہیں جو کہ خائن الحرمین ہیں، خادم الحرمین بننے کا حق کہاں سے ملا؟ کس نے انہیں خادم الحرمین بنایا؟ کس بنیاد پر انہوں نے اس اسلامی حکومت کا نام ''حجاز'' سے بدل کر ''مملکت سعودی'' رکھا؟ کس مناسبت سے مملکت سعودی؟ یہ وہ مسائل ہیں جواب بھی پردہ ابہام میں ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم، ہم اس عار سے کیسے باہر نکلیں؟ میں واقعی مسائل ومشکلات کو برداشت کرنے کی بہت قوت رکھتا تھا۔ جنگ کے ان تمام مسائل کو برداشت کرتا تھا لیکن اس مسئلہ

نے ہم سے یہ طاقت چھین لی ہے، چونکہ یہ مسئلہ ان مسائل سے بالکل جدا ہے۔ جس چیز کی ہم امید رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ خدا اپنی قدرت وطاقت سے ان مسائل کو حل کرے۔ اس کی بارگاہ میں یہی دعا کرتے ہیں کہ ہم سب کو توفیق دے کہ اس سلسلہ میں بے اعتنا نہ رہیں۔ لوگ اس محرم میں اس مسئلے سے غافل نہ رہیں۔ دنیا کے مسلمان بھی بے اعتنائی کا مظاہرہ نہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج۲۰،ص ۳۶۸)

کعبہ کی بے حرمتی ایک تاریخی جرم

خدا کے مکان امن کی بے حرمتی کا تاریخی جرم کہ جس نے دنیا کے تمام فرض شناس مسلمانوں کے دلوں کو جلا کر رکھ دیا ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے کبھی فراموش کیا جائے یا اس پر سکوت اختیار کیا جائے۔

(صحیفہ امام، ج۲۰،ص ۳۷۸)

آل سعود، عصر حاضر کے شقی ترین قاتل

خدایا! یہ راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کی خاصیت اور ان کے اجر عظیم کی برکت ہے جو میدان جنگ میں تیرے اور تیرے رسولؐ اور تیرے قرآن کریم کے دشمنوں سے لڑتے ہوئے درجہ شہادت پر فائز ہوئے ہیں یا اس راستہ میں کامیاب ہوئے ہیں۔ تو خود شاہد ہے کہ اس سال ہمارے جانبازوں، مجاہدوں اور مہاجروں نے تیری جانب، تیرے اس خانہ امن کی جانب ہجرت کی ہے جو آغاز خلقت سے اب تک ہر مخلوق کیلئے مقام امن رہا ہے۔ لیکن دنیا کے مسلمانوں کی نگاہوں کے سامنے اس پلید امریکہ کے ہاتھوں اپنے خون میں نہائے جو آل سعود کی شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ ولی اللہ اعظم علیہ السلام کے یوم عاشور سے نزدیک تیرے جوار میں تیرے خانہ امن میں جمعہ کے دن وہ مختلف پہلوؤں کے ساتھ ایک دوسرا یوم عاشور وجود میں لائے! کاش کہ میں اسے دیکھنے اور سننے سے پہلے مر جاتا۔ البتہ یہ آرزو

میرے عزیز مہاجروں اور مجاہدوں کی شہادت کی وجہ سے نہیں ہے، کیونکہ شہادت ہمارے تمام ہم وطنوں کی آرزو ہے اور اس شہد کا ذائقہ ہمارے بچے، مرد اور عورتیں ظالم وسفاک صدام کے ظالمانہ حملوں میں چکھ چکے ہیں اور ہم نے دیکھا ہے، بلکہ یہ آرزو اس دلخراش مصیبت کی وجہ سے ہے جو نہ صرف پیغمبر اسلام ﷺ سے مخصوص نہیں تھی، بلکہ آدم علیہ السلام سے خاتم ﷺ تک تمام انبیاء اس سے دوچار رہے اور عصر حاضر کے شقی ترین آل سعود نے وائٹ ہاؤس کے اشارے پر اپنے ناپاک ہاتھوں سے خدا کے سب سے مقدس مقام کی بے حرمتی کی۔ عاشور کے دن ولی خداؑ اپنے دوستوں اور انصار کے ساتھ تیری راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے اور مکے میں جمعہ کے دن تیرے اور تیرے رسولؐ کے ساتھ تیرے رسولؐ کے آئین کے پیرو اور قاصد ہمارے نہتے حجاج کے ساتھ تیرے دین پر عمل کی وجہ سے ایسا سلوک کیا گیا جو صرف شیطان اعظم امریکہ اور اس کے نوکر ہی کر سکتے تھے۔ امریکہ اور اس کے پٹھوؤں نے اس وحشیانہ قتل عام کے ذریعہ ایک بار پھر اسلام اور محل نزول وحی، مقام امن خدا سے انتقام لیا۔ وہ اسلام جو عنقریب مشرق ومغرب کے غلام تمام ممالک پر چھا جائے گا اور لوگ اس کے پیروکار ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۹۱)

آل سعود اور امریکہ سے انتقام

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ آمِنِیْنَ [۱]

امریکہ کے نوکروں اور سفاک آل سعود کے ہاتھوں موحد، مومن زائرین اور بے دفاع حاجیوں

۱۔ ''البتہ خدا نے اپنے رسولؐ کے خواب کی حقیقت اور سچائی کو آشکار کر دیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ تم سب مومنین اطمینان وسکون کے ساتھ مسجد الحرام میں داخل ہو رہے ہو''۔ سورۂ فتح/۲۷۔

کے بے رحمانہ قتل کے ایک سال گزرنے کے باوجود اب بھی شہر خدا اور خلق خدا حیرت و تعجب میں ہے۔ آل سعود نے خدا کے مہمانوں کو قتل اور بہترین بندگان حق کو خاک و خون میں غلطاں کر کے نہ صرف حرم کو بلکہ عالم اسلام کو شہیدوں کے خون سے رنگین کر دیا اور مسلمانوں، تمام حریت پسندوں کو عزادار بنا دیا۔

پچھلے سال دنیا کے مسلمانوں نے پہلی بار بقر عید کے دن ایسے فرزندان ابراہیمؑ کی شہادت پر میدان منیٰ، میدان خوشنودی خدا اور بندگی میں جشن منایا جو سیوں باران عالمی لٹیروں اور ان کے پٹھوؤں سے لڑ چکے تھے اور ایک بار پھر امریکہ اور آل سعود نے آزادی کی راہ و رسم کے خلاف قدم اٹھاتے ہوئے ہمارے بہت سے نہتے مردوں، عورتوں، شہیدوں کے ماں باپ اور جنگی معذوروں کو مار ڈالا اور ان کی زندگی کے آخری لمحات میں بھی اپنی بزدلی اور قساوت کا ثبوت دیتے ہوئے ہمارے نیم جان بچوں کے جسموں اور مظلوموں کے خشک لبوں پر تازیانے مار کر ان سے اپنا انتقام لے لیا۔ لیکن کن لوگوں سے اور کس جرم پر یہ انتقام لیا؟ ایسے لوگوں سے انتقام لیا جو اپنے گھروں سے خدا اور لوگوں کے گھر کی طرف گئے تھے! ان لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے کئی سال تک امانت اور جنگ کے بار کو اپنے کاندھوں پر اٹھائے رکھا۔ ایسے لوگوں سے انتقام لیا۔ جو حضرت ابراہیمؑ کی طرح بت شکنی کر کے واپس لوٹ رہے تھے۔ انہوں نے شاہ کو توڑا تھا، روس اور امریکہ کو توڑا تھا۔ کفر و نفاق کو چور چور کر دیا تھا۔ وہی لوگ جو اتنی لمبی مسافت طے کر کے ﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا﴾[1] کی ندا پر لبیک کہتے ہوئے سر و پا برہنہ آئے تھے تا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوش کریں۔ خدا کے مہمان بن کر آئے تھے تا کہ آب زمزم کے ساتھ اپنے چہروں سے سفر کے گرد و غبار کو دھوئیں اور اپنی عطش کو اعمال حج کی حلاوت سے برطرف کریں، بلند حوصلہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ احساس ذمہ داری کریں اور اپنی زندگی کے پورے سفر میں ہمیشہ کیلئے نہ صرف میقات حج، بلکہ میقات عمل میں

۱۔ ''اور لوگوں کو اعمال حج انجام دینے کیلئے پکارو تا کہ لوگ پیدل اور سوار...'' سورۂ حج / ۲۷۔

بھی دنیا کی وابستگی کا لباس وحجاب اپنے بدن سے اتار کر پھینک دیں۔ وہ لوگ ایسے تھے جنہوں نے خدا کے بندوں اور محتاج لوگوں کی نجات کیلئے آرام طلب لوگوں جیسے آرام کو اپنے اوپر حرام اور احرام شہادت پہن رکھا تھا اور اپنے ارادہ کو اس بات کیلئے مستحکم ومضبوط کر لیا تھا کہ نہ صرف امریکہ وروس کے زرخرید بندے نہ بنیں، بلکہ خدا کے سوا کسی کے سامنے نہ جھکیں۔ وہ آئے تھے تا کہ دوبارہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہیں کہ ابھی جنگ سے تھکے نہیں ہیں، کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم تھا کہ ابوسفیان، ابولہب اور ابوجہل انتقام کیلئے کمین گاہ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور خود سے کہہ رہے ہیں: کیا اب بھی کعبے میں لات وہبل موجود ہیں! ہاں ان بتوں سے بھی زیادہ خطرناک لیکن نئے انداز سے اور نئے چہروں کے ساتھ۔ انہیں معلوم ہے کہ آج حرم، حرم ہے لیکن لوگوں کیلئے نہیں، بلکہ امریکہ کیلئے! جو امریکہ کے اشاروں پر نہ چلے، اس کا مطیع نہ ہو، بلکہ خدا کا مطیع وفرمانبردار ہو وہ انتقام کا حقدار ہے۔ وہ ایسے حجاج سے انتقام لیتے ہیں جن کے وجود کا ہر ذرہ اور ان کے تمام انقلابی حرکات وسکنات نے مناسک ابراہیمؑ کو زندہ رکھا ہے اور وہ صرف اس لیے وہاں جاتے ہیں کہ اپنی زندگی اور ملک کی فضا کو ﴿لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیک﴾ کی دلنشین آواز سے معطر کریں۔

ہاں! دنیا کے سامراج کی نگاہ میں جو شخص بھی کفر اور شرک سے اظہار برائت ودوری کرتا ہے وہ اسی پر شرک کا الزام لگاتے ہیں! اور ''بلعم باعوریوں''[1] کے پوتوں کی نسل سے جنم پانے والے مفتی اور دوسرے ''مفتی'' اس کے کفر اور قتل کا فتویٰ دیتے ہیں اور تاریخ اسلام میں کفر ونفاق کی وہ تلوار جو یزیدیوں اور بنی امیہ کے مردار خوروں نے جھوٹے احرام کے لباس میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین اور حقیقی فرزند حضرت اباعبداللہ الحسین علیہ السلام اور ان کے باوفا انصار کو قتل کرنے کیلئے چھپا رکھی تھی وہ پھر دوبارہ بنی سفیان کے میراث خوروں کے لباس سے باہر آ گئی تا کہ امام حسین علیہ السلام کے شیدائیوں

۱۔ صحیفہ امام، ج'' بلعم باعور'' حضرت لوطؑ کے پوتوں میں سے تھا جو عالم اور مستجاب الدعا ہو گیا تھا لیکن جس وقت ظالم بادشاہ کے کہنے پر اس نے اپنے زمانے کے پیغمبر اور مومنین کے خلاف دعا کرنی چاہی تو خدا نے اس کے تمام مقامات کو سلب کر لیا''۔ بحار الانوار، ج ۱۳، ص ۳۷۳۔

اور چاہنے والوں کی پاک و مطہر گردنوں کو گرم ہوا میں سرزمین کربلائے حجاز اور قتل گاہ حرم پر تن سے جدا کردے اور جو تہمتیں یزیدیوں نے اسلام کے حقیقی فرزندوں پر لگا کر انہیں ''خارجی، ملحد، مشرک'' اور مہدور الدم کہا، بالکل وہی الزامات اور تہمتیں ان کے نقش قدم پر چلنے والوں پر لگائیں! انشاءاللہ ہم اپنے دل کے طوفان و غم کا بدلہ مناسب وقت میں امریکہ اور آل سعود سے لیں گے اور اس عظیم ظلم کی شیرینی کی حسرت و داغ ان کے دلوں میں اتار کر رہیں گے اور لشکر کفر و نفاق پر حق کی کامیابی اور نامحرموں و نااہلوں کے قبضہ سے کعبہ کی آزادی کا جشن مسجد الحرام میں منائیں گے۔

...آل سعود اپنی گزشتہ سال کے ہولناک مظالم پر پردہ ڈالنے کیلئے اور اسی طرح ﴿صَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ﴾[1] اور ایرانی حاجیوں کو حج سے منع کرنے کا جواز پیش کرنے کیلئے حجاج کے درمیان پروپیگنڈہ کریں گے اور درباری علماء اور ضمیر فروش مفتیوں کو آلہ کار بنا کر تمام اسلامی ممالک بالخصوص حجاز میں ذرائع ابلاغ اور اخباروں کے ذریعہ تشہیراتی مہم چلائیں گے، تقریریں کرائیں گے اور حج کے فلسفہ کے ادراک نیز خدا کے مہمانوں کے قتل کے سلسلے میں شیطان اعظم کی پہلے سے بنائی گئی پلاننگ کو سمجھنے کے تمام راستے حجاج پر بند کردیں گے۔ انہیں اس کے بارے میں تحقیق و جستجو اور غور و فکر نہیں کرنے دیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۲۱، ص۷۴)

کویت

کویت میں امام خمینیؒ کے داخل ہونے پر پابندی

عزیز دوستو! شاہ کی جانب سے بڑھتے دباؤ کے پیش نظر میں اپنی اس اسلامی سرگرمیوں کو مزید

۱۔ ''لوگوں کو راہ خدا سے روکنا'' سورۂ بقرہ / ۲۱۷۔

جاری نہیں رکھ سکا جو شرعی و الٰہی ذمہ داری ہے۔ میں نے کسی ایک اسلامی ملک میں جانے کا ارادہ کیا لیکن پاسپورٹ اور ویزا ہونے کے باوجود کویت نے شہر سے ایئر پورٹ تک جانے کو اپنے لیے خطرناک قرار دیا۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۴۸۸)

کویت سے جہاز پر بیٹھنے کی اجازت کا نہ ملنا

میں نے سوچا کہ کویت چلا جاؤں پھر وہاں سے کسی اسلامی ملک روانہ ہو جاؤں گا۔ ویزا ہونے کے باوجود حکومت کویت نے اپنی سرحد میں داخل ہونے کی بھی اجازت نہیں دی۔ حتی اتنی بھی اجازت نہیں دی کہ میں ایئر پورٹ پہنچ کر جہاز پر سوار ہو سکوں جس کی وجہ سے ہمیں پھر عراق واپس لوٹنا پڑا۔
(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۵۰۲)

امام خمینیؒ کے داخل ہونے سے کویت کا روکنا

شاہ کے مسلسل دباؤ کی وجہ سے حکومت عراق نے تقریباً پندرہ سال کے بعد شہنشاہی اقتدار کے خلاف ہماری اسلامی سرگرمیوں کی مخالفت کا اظہار کیا۔ کویت چونکہ اسلامی ملک تھا اس لیے میں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا تا کہ وہیں جا کر اپنے ٹھہرنے کے سلسلے میں فیصلہ کروں لیکن اس ملک کا ویزا ہونے کے باوجود حکومت کویت نے ہمیں اس ملک میں داخل ہونے سے روک دیا۔ میں مجبوراً فرانس آ گیا لیکن ہمارا یہاں بھی قیام عارضی ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۷۲)

فرانس میں رہائش

سوال: [آپ نے اپنے ٹھہرنے کیلئے فرانس کو کیسے انتخاب کیا؟ پھر اس خاص گھر کو اپنے

ٹھہرنے کیلئے کیسے چنا؟]

جواب: پہلے ارادہ تو یہ تھا کہ کویت سے ہو کر شام چلا جاؤں۔ کویت کا ویزا ہونے کے باوجود مجھے حکومت نے اجازت نہیں دی اور کہنے لگی کہ خطرہ محسوس کر رہی ہے! ائیرپورٹ جانے تک کو اپنے لیے خطرناک بتایا! اسی لیے میں ایسے ملک چلا آیا جہاں اس طرح کا تصور نہ ہو۔ لیکن پھر بھی اگر اسلامی ممالک میں اپنی الٰہی سرگرمیوں کو جاری رکھنے کا موقع ملا تو چلا جاؤں گا۔ ورنہ ہمارے یہاں آنے کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۳۰۰)

تقدیر الٰہی

میں سب سے پہلے ان حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری اور ہماری ملت کی احوال پرسی اور خیریت دریافت کرنے کیلئے کویت سے یہاں آنے کی زحمت اٹھائی۔ خدا ہم سب کی کوشش کو قبول فرمائے۔

خداوند متعال کے کچھ ایسے مقدرات ہوتے ہیں جن کے راز سے ہم اس وقت باخبر ہوتے ہیں جب وقت گزر جاتا ہے۔ حکومت عراق پر حکومت ایران اور محمد رضا شاہ کے دباؤ اور ہمارے گھر کو محاصرہ میں کر لینے، ہمارے اور حکومت عراق کے درمیان آمد و رفت پر نگرانی کی وجہ سے کچھ باتیں ہوئیں جس پر میں نے ان کو وارننگ دی کہ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے۔ ایک الٰہی فریضہ ہے۔ میں آپ لوگوں کے کہنے پر اس شرعی ذمہ داری اور الٰہی مسئلہ کو ترک نہیں کر سکتا۔ میں یہاں پر جو کر رہا ہوں کرتا رہوں گا۔ آپ بھی جو کرنا چاہیں کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمارے اور ایران کے درمیان کچھ معاہدے ہوئے ہیں۔ آپ اور آپ کے دوستوں کی سرگرمیاں ان معاہدوں کے خلاف ہے، لہذا ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے۔ معاہدے آپ نے کئے ہیں۔ میں چونکہ ایک شرعی فریضہ پر عمل کر رہا ہوں، لہذا مجھے آپ کے معاہدوں کی کوئی پروا نہیں۔

ہم اپنی بات کو منبر سے بھی بیان کریں گے اور پوسٹروں کے ذریعے بھی عام کریں گے۔ کیسٹ بھی بھیجیں گے۔ یہ ہمارا کام ہے۔ جو کام آپ کا ہے وہ آپ کریں۔ اس تمام آمد ورفت کے بعد بعثیوں نے ہمارے ان بھائیوں کو ڈرایا دھمکایا جو نجف کے رفقا میں سے تھے۔ جب بات ہماری آئی تو ہمارے سلسلہ میں انہوں نے کہا کہ ہمیں ان سے تو کوئی لینا دینا نہیں لیکن تمہارا کیا حال کریں گے، یہ تو وقت ہی بتائے گا۔

میں نے سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے دوستوں کو کوئی گزند پہنچائیں۔ لہذا میں نے چلنے کا فیصلہ کیا۔ میں حکومت عراق کی نگرانی میں، کویت کی سرحد تک آیا۔ کویت کی سرحد پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہی دباؤ جو حکومت عراق پر تھا حکومت کویت پر بھی ہے۔ اسی لیے انہوں نے ہمیں اتنی بھی اجازت نہیں دی کہ ایک شہر سے دوسرے شہر تک گزر سکوں! مجھے کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے، چونکہ وہ لوگ بھی اپنے معاہدے کے مطابق عمل کرنے پر مجبور تھے لہذا مجھے نہ تو حکومت کویت سے کوئی شکایت ہے اور نہ ہی حکومت عراق سے۔ لیکن بہر حال خدا کا یہی فیصلہ تھا، تقدیر الٰہی یہی تھی ''ہم اس سے غافل تھے''۔

ہمارا ارادہ یہ تھا کہ کویت میں دو تین دن رک کر لوگوں سے ملاقات کر کے شام چلے جائیں گے اور وہاں کچھ عرصے تک قیام کریں گے۔ لیکن تقدیر الٰہی یہ تھی کہ کچھ اور ہی ہو، ہمیں نہیں معلوم تھا کہ یہ تقدیر کہاں جا کر ختم ہو گی۔ ہم وہاں سے بصرہ لوٹ آئے۔ وہاں سے ہمیں بغداد لے جایا گیا۔ میں نے سمجھ لیا تھا کہ جس اسلامی ملک میں بھی جائیں گے وہاں یہی صورتحال ہو گی۔ اسی لیے ہم نے دفعتاً فیصلہ کیا کہ فرانس چلے جائیں۔ جبکہ شروع سے ہی ہم اسلامی سرزمینوں سے نکلنا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن تقدیر الٰہی یہ تھی کہ وہاں سے وسیع پیمانے پر ہماری تحریک پوری دنیا میں عام ہو۔ پوری دنیا سے نامہ نگار جوق در جوق آنے لگے۔ بعض دنوں میں تو متعدد انٹرویوز ہوتے تھے بالخصوص امریکی نامہ نگاروں نے جتنے انٹرویو لیے انہیں وہیں سے پورے امریکہ اور کچھ دوسرے ممالک میں دکھایا گیا۔ ہم نے بھی ایران کے حالات کو وہاں اس طرح واضح اور روشن کیا کہ بیگانوں کی جانب سے جو

غلط باتیں اڑادی گئی تھی وہ بھی ختم ہوگئیں۔

(صحیفہ امام، ج۶، ص۲۲۶)

کویت کا امریکہ کی پناہ لینا

کویت کی طرح خلیج کے یہ بدبخت بھی ان وسوسوں کے شکار ہوگئے۔ وہ سوچتے ہیں کہ اگر امریکہ کی پناہ لے لیں گے تو محفوظ ہوجائیں گے۔ یہ غلط فہمی ہے۔ امریکہ اسی ناٹک کے ذریعے تمہاری تمام چیزوں کو نیست ونابود کرنا چاہتا ہے۔ وہ تو چاہتا ہے کہ تمہاری ملت کی حیثیت وآبرو پر مسلط وقابض ہوجائے۔ لہذا اپنے امور کے انجام کی فکر کرو۔ کل اگر امریکہ نے تمہارا ساتھ چھوڑ بھی دیا، ایران تمہارے ساتھ ہوگا اور اس وقت بھی تمہارے ساتھ ہے جبکہ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ ایران کو قطعاً اس بات کا ڈر نہیں کہ وہ کیا کرے گا۔ اب تک جو کچھ انہوں نے چاہا، کیا۔ ہماری ملت قوی تر ہوگئی۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۲۷۲)

لبنان

لبنان کا ہمہ گیر دفاع

امام موسیٰ صدر کا لاپتہ ہونا

سوال: [امام موسیٰ صدر کے لاپتہ ہوجانے کی وجہ سے لبنانیوں کے ذہنوں میں طرح طرح کے خیال جنم لے رہے ہیں۔ کیا آپ نے اس سلسلے میں کوئی رابطہ یا معلومات حاصل کی ہیں؟ اگر رابطہ کیا تو کس نتیجے پر پہنچے ہیں؟]

جواب: اکثر مسلمانوں کی محبوب شخصیت حجت الاسلام جناب سید موسیٰ صدر کے سلسلے میں، میں نے کچھ اقدامات کئے ہیں لیکن افسوس کہ اب تک کسی نتیجہ تک نہیں پہنچے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۴، ص ۳۳۷)

امام موسیٰ صدر کی زندگی کی صورتحال

سوال: [جناب عالی کی نظر میں امام موسیٰ صدر کے اغوا میں کن لوگوں کا ہاتھ ہے؟ کیا آپ کی نظر میں امام موسیٰ صدر ابھی زندہ ہیں؟ کیا آپ کے خیال کے مطابق یہ لبنان واپس لوٹیں گے یا نہیں؟ آپ کے اور لبنان کی سپریم شیعہ کونسل کے درمیان کیا تعلق ہے؟]

جواب: ان کو کس نے اغوا کیا ہے اور چھپا رکھا ہے۔ میں اس سلسلے میں کچھ نہیں جانتا۔ لیکن یہ کہ وہ زندہ ہیں اور پلٹیں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہ زندہ ہیں اور واپس لوٹ کر آئیں۔ میں انہیں بہت چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ سلامتی کے ساتھ واپس لوٹیں گے اور اپنے کام کو جاری رکھیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۴، ص ۴۴۴)

ظلم کے خلاف قیام اور باہمی اتحاد و اخوت

لبنان کے مسلمانوں سے مجھے امید ہے کہ لبنان کے مسئلے کے بارے میں آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں گے اور مل کر ظلم کے خلاف قیام کریں گے اور یہ تحریک جو ایران میں چلی ہے۔ مقدور بھر اس کا ساتھ دیں گے اور کم از کم اس کے بارے میں اسی طرح تبلیغات کریں گے۔ ایرانیوں نے اب تک ان کی خدمت کی ہے اور ان کی مشکلات میں انہیں تنہا نہیں چھوڑا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۸۶)

لبنان، ایران کا حصہ

ہم لبنان کو ایران کا ہی ایک حصہ مانتے ہیں، کیونکہ ہم اور وہ ایک ہیں، ہم اور وہ ایک دوسرے سے بالکل جدا نہیں ہیں۔ ہم سب ایک ہی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۴۱۸)

یوم قدس، کمزوروں کی آزادی کا دن

یوم قدس ایک ایسا دن ہے جس میں ایران میں سابق شاہی حکومت کے پیروکاروں اور دوسروں جگہوں خصوصاً لبنان میں باطل حکومتوں اور بڑی طاقتوں کے جاسوسوں کو اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیے وہ ایسا دن ہے جس دن آپ اور ہم سب کو مل کر قدس کو آزادی دلانے کی ہمت کرنا چاہیے۔ لبنانی بھائیوں کو ہر قسم کے دباؤ سے نجات دلانا چاہیے۔ وہ ایک ایسا دن ہے جس میں ہمیں تمام کمزور لوگوں کو سامراجیوں اور ظالموں کے چنگل سے چھٹکارا دلانا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۹، ص ۲۷۶)

امام موسیٰ صدر کے فضائل

مکرمی صدر کو میں نے ایک طویل عرصہ تک بہت نزدیک سے دیکھا ہے، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ میں نے ہی ان کو بڑا کیا ہے۔ میں ان کے فضائل سے بخوبی واقف ہوں اور جو خدمتیں لبنان جانے کے بعد انہوں نے انجام دی ہیں، ان سے بھی واقف ہوں۔ لبنان میں ان کی کتنی ضرورت ہے میں اسے بھی جانتا ہوں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاءاللہ وہ اپنے وطن واپس لوٹیں گے اور مسلمان ان سے استفادہ کریں گے۔ آپ نے جو بھی یہ بتایا ہے کہ ہمارے پاس ایسے شواہد ہیں جن سے پتہ چلا ہے کہ وہ لیبیا میں ہیں۔ یہ خود اسلام اور مذہب کی راہ میں ایک خدمت ہے۔ یہ بھی ان کی عبادت میں شمار ہوگا۔ جو حالات ہمارے ساتھ پیش آتے رہتے ہیں ہمیں ان کو سہل و آسان سمجھنا چاہیے کیونکہ یہ

اسلام کی راہ میں ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۶۶)

لبنان کے مظلوموں کا ہمہ گیر دفاع

ایران کی تمام مسلح افواج، پولیس، پارلیمنٹ، حکومت اور عوام جو کہ آج اسلامی اتحاد اور الٰہی نظم و یکجہتی کے ساتھ ایک صف میں آ گئے ہیں یہ سب مصمم ہیں کہ ہر شیطانی اور لوگوں کے حقوق کو پامال کرنے والی طاقت کے مقابل کھڑے ہو جائیں گے اور مظلوموں کا دفاع کریں گے اور قدس و فلسطین کے مسلمانوں کے پاس واپس آنے تک لبنان اور قدس کا دفاع کریں گے۔ دنیا کے مسلمانوں کو یوم قدس کو تمام مسلمانوں، بلکہ کمزوروں کا دن ماننا چاہیے اور سامراجیوں اور عالمی لٹیروں کے مقابلے میں اس حساس مسئلے کے سلسلے میں استقامت کا ثبوت دینا چاہیے اور جب تک تمام مظلوموں کو بڑی طاقتوں کے ستم سے آزادی نہیں مل جاتی خاموش نہیں بیٹھنا چاہیے۔ کمزور لوگ جو اکثریت میں ہیں وہ جان لیں کہ خدا کا وعدہ نزدیک ہے اور مستکبروں کا نجس ستارہ زوال و غروب کے قریب ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۶۲)

مظلوموں کی آزادی کیلئے قیام

اے دنیا کے مسلمانو اور عالم کے کمزور و ناتواں لوگو! تم سب اپنی تقدیر کو اپنے ہاتھ میں لینے کیلئے اٹھ کھڑے ہو، کب تک تم لوگ اس انتظار میں بیٹھے رہو گے کہ تمہاری تقدیر کا فیصلہ واشنگٹن یا ماسکو کریں؟ قدس کب تک غاصب اسرائیل اور امریکہ کے پٹھوؤں کے بوٹوں تلے پامال ہوتا رہے گا؟ سرزمین قدس، فلسطین، لبنان اور وہاں کے مظلوم مسلمان کب تک ظالموں کے ماتحت رہیں گے اور تم سب تماشائی بنے رہو گے اور تمہارے بعض خائن حکام ان کے مفاد میں مسلمانوں کے درمیان

اختلافات ڈالتے رہیں گے؟ کب تک دنیا میں ایک ارب مسلمان اور تقریباً ایک کروڑ عرب وسیع وعریض ممالک اور بے انتہا ذخائر کے ہوتے ہوئے مشرق ومغرب کی جانب سے لوٹ مار، مظالم، ان کے غیر انسانی قتل عام کے تماشائی اور آلہ کار بنے رہیں گے؟ آخر کب تک افغانستانی اور لبنانی بھائیوں پر کیئے جانے والے مظالم کو برداشت کرتے رہیں گے اور ان کی آواز پر لبیک نہیں کہیں گے؟ کب تک قدس کی آزادی کیلیئے اسلام دشمنوں کے مقابلے میں آتشیں اسلحے اور الہی وفوجی طاقت کے استعمال سے غفلت کرتے رہیں گے اور بڑی طاقتوں کے ساتھ سازباز اور سیاست بازی کے ذریعے وقت گزارتے رہیں گے اور اسرائیل کو بے مظالم کا موقع دیتے ہوئے قتل عام کے تماشائی بنے رہیں گے؟ کیا قوم کے سربراہ نہیں جانتے اور انہوں نے نہیں دیکھا ہے کہ تاریخ کے ظالموں اور طاقتور سیاستدانوں کے ساتھ سیاسی مذاکرات قدس، فلسطین اور لبنان کو نجات نہیں دلاسکیں گے، بلکہ ہر دن ان کے ظلم وستم میں مزید اضافہ ہوگا؟

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۵۹)

عراق کی شکست قدس کی آزادی پر مقدم

ہمارا راستہ عراق کو شکست دے کر لبنان تک پہنچنا ہے نہ کہ براہ راست۔

آپ ملاحظہ فرمائیں ادھر کچھ دنوں سے وہ تمام ذرائع ابلاغ جنہیں میں نے دیکھا سنا ہے ایران عراق کی جنگ کے سلسلے میں کوئی گفتگو نہیں کرتے ہیں۔ بڑی مشکل ہی سے شاید ایک لفظ بول دیں۔ سب نے لبنان کا رخ کرلیا ہے۔ اس ذلیل کے لبنان پر حملہ کرنے سے قبل تمام ریڈیو ایران اور عراق جنگ کے بارے میں ہی بولتے تھے۔ لیکن جب امریکہ کی یہ چال رہی کہ ایران کو جنگ عراق سے دستبردار کردے تو جہاں حساسیت زیادہ تھی ذہنوں کو اس طرف یعنی لبنان کی طرف موڑ دیا۔ اسی دن سے تمام ریڈیو اور غیر ملکی رپورٹر ایران اور اس کے سلسلہ میں کچھ نہیں بولتے۔ آپ اس چیز کو جان لیں کہ چند روز قبل جو عراقی پارلیمنٹ نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم ایران کے شہروں سے نکل

جائیں گے یہ ایک طرح کی سازش ہے وہ نہیں نکلیں گے وہ ہمیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں ہمارے جوانوں کو محاذ سے واپس بھیجنا چاہتے ہیں تاکہ جب یہ اعلان کیا جائے کہ ہمیں دس ہزار، بیس ہزار افراد کی ضرورت ہے تو جو لاکھوں افراد رضا کارانہ طور پر تیار ہو جاتے ہیں وہ کمزور پڑ جائیں اور نہ جائیں اور جب وہ نام نہیں لکھوائیں گے، محاذ پر نہیں جائیں گے تو خدانخواستہ ہوسکتا ہے اس سلسلے میں عراق کامیابی سے ہمکنار ہو جائے۔ اگر عراق کامیاب ہو گیا تو آپ یقین رکھیں کہ آپ لبنان میں بھی کچھ نہیں کر سکیں گے۔

لہذا ہمارے خلاف امریکہ نے جو چال چلی ہے اسے ہم ناکام بنا دینا چاہیے۔ یعنی ہمارے تمام خطباء و مقررین پورے ملک میں، اسی طرح ہمارے پیش نماز پورے ملک میں اس مسئلہ کو بیان کریں اور کہیں کہ ہم اسی راستہ سے لبنان جائیں گے جس میں عراق کو شکست ہو۔ ہمیں عراق کو یہ موقع فراہم نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اٹھ کھڑا ہو اور اپنی طاقت اکٹھی کر کے اور دوسروں سے مدد حاصل کر کے اپنی سرحدوں کو مضبوط کر لے اور پھر ہم پر اچانک حملہ کر دے اور پھر پہلی والی پوزیشن میں آجائے۔ لہذا اس بات سے غفلت خودکشی ہے۔ تمام ائمہ جمعہ، ائمہ جماعت، خطبا اور صاحبان قلم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سازش کو برملا کریں، لوگوں کو متوجہ کریں کہ وہ ہمارے جنگ کے محاذ کی طرف سے لوگوں کو غافل نہ کر سکیں، ہم ذہنوں اور ضمیروں کو بیدار کرتے رہیں۔ ہم قدس کو آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ اس وقت تک نہیں ہو سکے گا جب تک عراق اس منحوس (بعث) پارٹی سے نجات نہ پائے گا۔ ہم لبنان کو اپنا سمجھتے ہیں لیکن لبنان کو نجات دلانے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے عراق کو نجات دلائیں۔ ہم مقدمہ (عراق) کو چھوڑ کر سیدھے ذی المقدمہ (یعنی لبنان) کو بچانے چلے جائیں اور اپنا سب کچھ اسی میں صرف کر دیں اور ادھر عراق اپنی پوزیشن مستحکم و مضبوط کر لے۔ ایسا نہیں ہوسکتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۵۴)

ہماری فریاد لبنانی عوام کی فریاد ہے

ہماری فریاد برائت، لبنان و فلسطین کے لوگوں اور ان تمام ملتوں اور ممالک کی فریاد برائت ہے جن پر مشرق ومغرب کی بڑی طاقتیں بالخصوص امریکہ اور اسرائیل للچائی نگاہیں جمائے ہوئے ہیں اور ان کے سرمایوں کو لوٹ لیا ہے۔ اپنے نوکروں اور پٹھوؤں کو ان پر زبردستی مسلط کر دیا ہے۔ ہزاروں کلومیٹر فاصلے سے ان کی سرزمینوں پر قبضہ جمالیا ہے اور ان کے ممالک کی آبی اور زمینی سرحدوں کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۳۱۷)

مسلمانوں کی عزت کا دفاع

اگر لبنان اور فلسطین میں لبنان کامیاب ہو جائے تو ان کے تمام ارادوں پر پانی پھر جائے گا۔ لہذا تمام شیاطین اس بات پر متفق ومتحد ہو گئے ہیں کہ اسلام ترقی نہ کر سکے ہمیں بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ اپنے آخری فرد تک ہر لحہ تیار رہیں اور راہ خدا میں جہاد کریں۔ مسلمانوں کی عزت کا دفاع، مسلمانوں کے ممالک کا دفاع، مسلمانوں کی حیثیت وآبرو کا دفاع لازمی وضروری ہے۔ ہمیں ان مقاصد اور مسلمانوں کے دفاع کیلئے آمادہ وتیار رہنا چاہیے، خاص طور سے ان حالات میں کہ جب اسلامی فلسطین کے حقیقی فرزند اور لبنان (یعنی حزب اللہ)، غصب شدہ سرزمین اور لبنان کے انقلابی مسلمان اپنی جان وخون کو نثار کرتے ہوئے ﴿یـــا لَـلْـمُـسْـلِـمِـیْـن﴾ کی فریاد بلند کر رہے ہوں تو اپنی تمام معنوی اور مادی طاقت کے ساتھ اسرائیل اور ظالموں کے مقابلے میں کھڑے ہو جائیں اور ان کی تمام سفاکیوں اور مظالم کے مقابلے میں استقامت وثبات قدمی کا ثبوت دیں اور ان کی مدد کیلئے دوڑ پڑیں۔ باز کرنے والوں کی شناخت کر کے لوگوں کو ان سے آگاہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۲۰، ص ۴۸۶)

لبنان کی افسوس ناک صورتحال

لبنانی عوام کا مالی و جانی نقصان

مسلمانوں کے دوسرے ممالک بھی بے حد مشکلات سے دوچار ہیں۔ لبنان اس وقت مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہوگیا ہے اس میں مسلمانوں خاص طور سے شیعوں کو بہت زیادہ جانی اور مالی نقصانات پہنچتے ہیں۔ بیگانوں اور ان کے خائن کارندے تباہ کن جنگوں کو ہوا دے رہے ہیں اور لوگوں سے جینے کا حق چھین رہے ہیں۔ فلسطین اور اس کی روز بروز بڑھتی ہوئی مشکلات تو ایک طرف۔ سب سے زیادہ افسوس تو اس بات کا ہے کہ قوم کے سربراہ اور حکام اپنے عدم رشد کی وجہ سے بیگانوں کے بہکاوے میں آ کر ایک دوسرے کی مخالفت پر تیار رہتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۱۷۱)

اسلام کے فرزندوں کی نجات

لبنان کا المیہ اور ہمارے ایمانی بھائیوں پر پڑنے والی مصیبتیں ایسی ہیں جن کو قلم بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اس وقت جو جنگ دشمن انسانیت کے پراسرار ہاتھوں نے استعمار اور اسرائیل کے مفاد میں شروع کی ہے اور لبنان کو ایک خوفناک ویرانے میں بدل دیا ہے اب بظاہر اس کی شدت میں کمی آگئی ہے۔ لیکن وہ ہزاروں گھرانے جو کل تک عزت و نعمت اور سکون و آرام کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے اپنے اعزاء و اقارب کو کھو کر اپنے گھروں کے خراب ہو جانے اور اموال کے ضائع

و برباد ہونے کی وجہ سے اس سرد موسم میں بے سرپرست و بے گھر ہوکر نا قابل بیان درد و آلام کے ساتھ جینے پر مجبور ہیں۔ اہل خیر بالخصوص ایران کی جانب سے کی گئی امداد اگرچہ لائق تعریف ہے لیکن وہ ہمارے بھائیوں کی لاتعداد مشکلات کیلئے کافی نہیں ہے۔ جن لوگوں کے اجداد نے اپنے شعائر و عزت و عظمت کیلئے قرن وسطیٰ کے وحشیوں کی مختلف پارٹیوں اور سامراجی طاقتوں سے مرعوب بزدل حکام سے مردانہ جنگ کی اور اپنی عزت و شرافت کی راہ میں اپنا خون بہا کر اپنی شجاعت کا ثبوت دیا ﴿شَکَرَ اللهُ سَعْیَهُمْ وَجَزاهُمُ اللهُ خَیْراً﴾ اب ان کے ورثاء (بے سرپرست و یتیم بچے، وہ ماں و باپ جن کے بچے ان سے ہمیشہ کیلئے بچھڑ گئے، ہزاروں مجروح و زخمی اور ناقص الاعضاء کی صورت میں) مختلف طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ شرافتمند انسانوں، پاک روح رکھنے والے مسلمانوں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کی پیروی کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ اسلام کے ان فرزندوں کی نجات کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔ غیرتمند مالداروں کا فریضہ ہے کہ الٰہی نعمتوں کا پاس ولحاظ رکھتے ہوئے قرآن کے ان فرزندوں کی حفاظت کریں اور انسانیت اور احترام کی بنیاد پر ان کی خدمت کیلئے دوڑ پڑیں۔ اسلام کے ان فرزندوں کو اپنے بچے، بلکہ اس سے بھی بالا سمجھیں۔

ان کے محترم سرپرستوں نے اپنے دین اور اپنی شان و شوکت کا شرافت کے ساتھ دفاع کیا۔ مردوں کی طرح لڑ کر مر گئے اور اپنا نام ہمیشہ کیلئے زندہ کر گئے۔ اسلام و مسلمانوں کو سرفراز کیا ﴿جَزاهُمُ اللهُ عَنِ الإسْلامِ خَیْراً﴾ ہمیں ان کی خدمت کا حق ادا کرنے کیلئے ان کے ورثاء اور رشتہ داروں کی خدمت کرنا چاہیے۔ البتہ بہت ہی محترم اور شرافتمند ملت اسلام خصوصاً ملت ایران (أَیَّدَهُمُ اللهُ تَعالیٰ) بآسانی ان نقصانات کی تلافی کر سکتی ہے جو قابل تلافی ہیں اور اپنے عالی ہمت کے ذریعہ اپنے ایمانی بھائیوں کے ورثاء کو دوبارہ آباد کر سکتی ہے اور پروردگار کی بارگاہ میں سرخرو ہو سکتی ہے۔

میں نہایت ہی نقاہت و کمزوری کی حالت میں، اپنے اسلامی دوستوں سے مکمل تواضع و انکساری کے ساتھ امید کرتا ہوں کہ وقت ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے تاخیر کئے بغیر فوراً اس اسلامی اور الٰہی کام میں حصہ لیں گے اور ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کریں گے۔ اپنے بھائیوں کو عظیم مصیبتوں

سے نجات دلائیں گے۔ خداوند متعال کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ ان خدمتوں کے عوض انہیں سربلند و کامیاب فرمائے اور اگر وہ ان رقوم شرعی کو ان پر خرچ کرنا چاہتے ہیں جن میں اذن فقیہ شرط ہے تو میں انہیں ایک چوتھائی کی اجازت دے رہا ہوں۔ پروردگار کی بارگاہ میں انسانیت کے دشمنوں اور ان کے پٹھوؤں کی ناکامی کا طلبگار ہوں اور ایمانی بھائیوں کی تائید اور توفیق کیلئے دعا گو ہوں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۱۹۲)

لبنان میں اسرائیل کا منصوبہ

میں چونکہ لبنان کے مسئلے کو بہت ہی اہمیت کا حامل سمجھتا ہوں لہذا مجھے اس بات کا خوف ہے کہ جس طرح ایران امریکہ کی نوآبادی بن چکا ہے کہیں لبنان میں بھی سفارت کے خبیث کارندوں کے مکر و حیلوں کے ذریعے وہی کچھ نہ کیا جائے جیسا ایران میں کیا گیا اور اسرائیل مطمئن ہو کر خطے میں اپنے منصوبوں کو عملی جامہ نہ پہنا لے۔ لہذا آپ بہت ہوشیاری کے ساتھ ایرانی سفارت خانے کے اعمال پر نگاہ رکھیں اور اس کی نیرنگیوں اور چالوں سے بچیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۲۵۵)

لبنان کی مدد کی دعوت

سوال: [اسرائیل کی حالیہ فوجی کارروائیوں کی وجہ سے ایک اور عرب سرزمین یعنی جنوبی لبنان جو کہ شیعہ علاقہ ہے ان کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟]

جواب: جنوبی لبنان سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ جس طرح ممکن ہو اپنے گھروں میں واپس لوٹ آئیں اور اپنی سرزمین کو ان سے واپس لینے کیلئے لڑنا ان کی شرعی ذمہ داری ہے، قبل اس کے کہ اسرائیل وہاں اپنے لوگوں کی رہائش کا بندوبست کرے۔ میں نے خود ایرانیوں اور دنیا کے شیعوں سے درخواست کی ہے کہ جنوبی لبنان میں اپنے بھائیوں کی مدد کیلئے تیزی سے آگے بڑھیں۔ ہماری اس

دعوت کے مثبت اثرات بھی ظاہر ہوئے لیکن ان لوگوں کی ضرورتوں سے متعلق ضروری سامان صرف حکومتوں کے پاس ہے۔ صرف حکومتیں ہی اسرائیل کو اس سرزمین سے نکلنے پر مجبور کرسکتی ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۳، ص ۳۷۴)

لبنان کے حالات پر توجہ

ہمارے بھائیو!

آپ کی خدمت میں بعد از سلام عرض ہے کہ ہماری توجہ ہمارے بھائیوں پر پڑنے والی مصیبتوں اور لبنان کے حالات پر مرکوز ہے۔ صیہونی امریکہ کی مدد سے اسلامی ممالک خاص طور سے لبنان کے عوام اور ہمارے بھائیوں کے ساتھ جو غیر انسانی سلوک کر رہے ہیں ان کا ہمیں اس کا بے حد افسوس ہے، چونکہ خداوند متعال کمزوروں اور مظلوموں کا حامی و مددگار ہے، لہذا اس موقع پر بھی ہمیں امید ہے کہ وہ اپنی مدد کے ذریعے آپ کی اور ہمارے بھائیوں کی مدد کرے گا۔ ہم ان کے شانہ بہ شانہ اسرائیل اور امریکہ سے برسر پیکار ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ حق کا لشکر، باطل و شیطان کے لشکر پر غلبہ پائے گا۔

(صحیفہ امام، ج ۸، ص ۷۰)

اسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحیت

اس وقت تمام مسلمانوں اور مستضعفین خاص طور سے ایران و لبنان کو حساس مواقف در پیش ہیں۔ ایران کو سابق ظالم حکومت سے وابستہ تخریب کار عناصر، انحرافی مکاتب فکر اور عالمی صیہونیزم کا اور لبنان و فلسطین کو اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اسرائیل، آدمخور و مفسد کا سامنا ہے۔

اس وقت ہمارے مسلمان بھائی فلسطین اور لبنان میں اسرائیل کے غیر انسانی مظالم و جرائم کا شکار ہیں اور اگر خدانخواستہ اسرائیل کو اس میدان میں کامیابی مل گئی تو اپنے جرائم و مظالم کو دوسرے

ممالک میں بھی جاری رکھے گا۔ لہذا آپ ماہ رمضان کی نشستوں اور اجتماعات میں فلسطینی اور لبنانی بھائیوں کیلئے مل کر دعا کریں۔

(صحیفہ امام، ۹، ص ۲۳۷)

لبنان کا دفاع

ہم اسرائیل کے مقابلے میں لبنان اور فلسطین کے بے آسرا لوگوں کا دفاع کرتے رہیں گے۔ یہ فساد کی جڑ اسرائیل ہمیشہ سے امریکہ کا اڈا رہا ہے۔ میں تقریباً بیس سال سے اسرائیل کے خطرہ سے آگاہ کر رہا ہوں۔ ہم سب کو ایک ساتھ مل کر اسرائیل کو نابود کر دینا چاہئے اور فلسطین کی شجاع ملت کو ان کی جگہ لے آنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۱۴۸)

لبنان کی مظلومیت اور مسلمانوں کی خاموشی

آپ حضرات ان بچوں کو دیکھئے جو لبنان اور جنوبی لبنان سے آئے ہیں۔ یہ بچے جو شہدائے اسلام کے وارث ہیں ان کے سامنے ہمارے پاس کیا جواب ہے؟ یہ بچے جو اپنے چھوٹے دلوں کے ساتھ یہاں آئے ہیں اور اسلام کی پشت پناہی کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے وطن میں اسرائیل کے ظلم وستم کا شکار ہیں ان کے سامنے انسانی ضمیر کے پاس کیا جواب ہے؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں ہے: اگر کوئی مسلمان فریاد کرے یا للمسلمین مسلمانوں کی مدد کرو تو جو اس کا جواب نہ دے وہ مسلمان نہیں ہے، وہ وہاں سے اور میں یہاں سے نداد ے رہا ہوں یا للمسلمین مسلمانوں کی مدد کرو! اے دنیا کے مسلمانو! اے اسلام کا دعوی کرنے والی حکومتوں! اے دنیا کی مسلمان اقوام! اسلام کی مدد کرو، ان مظلوموں کی مدد کرو جو بڑی طاقتوں کے دباؤ میں ہیں ان چھوٹے چھوٹے بچوں کی فریاد رسی کرو جو

جن کے ماں باپ مارے جا چکے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۵)

لبنان پر اسرائیل کے مظالم

آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں کہ یہ بات کتنے افسوس کی ہے ان نام نہاد اسلامی حکومتوں کے سامنے اسرائیل نے لبنان کی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں پر کتنا ظلم کیا۔ کتنے لوگوں کو قتل کر ڈالا اور کتنے لوگوں کو بے گھر کر دیا اور اب بھی وہاں اس کے ظلم کا سلسلہ جاری ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۴۷۹)

لبنان میں خون کی ندی بہانا

آپ دیکھیں آج لبنان میں کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت جبکہ ہم اور آپ یہاں بیٹھے ہیں لبنان میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ لبنان پر ظلم کرنے والی اس غاصب حکومت اور اس خائن ''امین''[1] نے لبنانیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے ہیں۔ اسرائیل نے وہاں کے حالات کیسے بنا دیے ہیں۔ اب اس کی جگہ ان لوگوں نے لے لی ہے لیکن ہم نے نہیں سنا کہ امریکہ نے ایک لفظ بھی کہا ہو بلکہ خود اسی نے ہی نام بدل کر ان کو اور اپنے مسلح افراد کو وہاں بھیجا ہے تاکہ ان کے مظالم میں ان کی مدد کریں۔ بعید نہیں کہ یہ حالات خود انہی کے پیدا کردہ ہوں۔ فرض کریں کسی جگہ دو عدد پٹاخے چھوڑ کر ایک دو لوگوں کو زخمی کر دیتے ہوں یا فرض کریں انہوں نے ایسا کیا ہو پھر یہ لوگ ایک ایک گھر میں گھس کر

۱۔ امین جمیل ولد پیر جمیل نے لبنان میں فالانژ پارٹی کی بنیاد رکھی۔ وہ ۱۹۸۲ء میں اپنے بھائی بشیر جمیل کے قتل کے بعد لبنان کا صدر بنا!! اس کی دو سال کی حکومت میں لبنان کے شیعوں اور فلسطینی مہاجرین کا وسیع پیمانے پر قتل عام ہوا اور لبنان امریکی اور فرانسیسی فوجیوں کی جولاں گاہ بن گیا!!

جوانوں کو پکڑ لیتے ہیں۔ جوانوں کو قید میں ڈال دیتے ہیں۔ انہیں مار ڈالتے ہیں۔ اس طرح کے مظالم دنیا میں ہو رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۰۶)

لبنان میں امریکہ کے مظالم

آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ لبنان میں کیا کیا ظلم ڈھائے جا رہے ہیں۔ کتنے مظالم وہاں پر اس وقت ہو رہے ہیں۔ کل تک یہ ظلم براہ راست صیہونیزم کے ذریعہ ہو رہے تھے اور اب یہ سب "امین جمیل" یعنی امریکہ کروا رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۲۵)

لبنان، اسرائیل کے پنجہ میں

ہمارے مسلمان لبنانی بھائی اس وقت اسرائیل اور لبنان کی ظالم حکومت، بلکہ اس سے بدتر جارح امریکہ کے پنجے میں گرفتار ہیں۔ ہر دن ان کا ایک گروہ شہید یا بے گھر اور ہو رہا ہے اور علاقہ کی اکثر حکومتیں یا تو اسرائیل کے ساتھ ساز باز کرنے یا لبنانی حکومت کی حمایت کرنے میں مصروف ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۱۴۵)

لبنان کی افسوس ناک حالت

اس وقت لبنان کی کیا حالت ہے؟ لبنان کے شیعہ اور دوسرے مسلمان اس وقت کس حال میں ہیں؟ اس کے باوجود بھی یہ حکومتیں امریکہ سے روابط بنائے رکھنا چاہتی ہیں! امریکہ کی پیروی کرتے ہوئے اسرائیل اور امین جمیل سے ساز باز چاہتی ہیں۔ اس ساز باز کا کیا مطلب ہے؟ تمہارے پاس انہیں شکست دینے اور کچھ مظلوموں کو نجات و آزادی دلانے کی طاقت ہے۔ اسلام کی جانب سے بھی

تمہاری یہ ذمہ داری ہے کہ مظلوموں کو کفار سے نجات دلاؤ۔ اس وقت اس بات کا غم ہے کہ تم عید نہیں منا سکے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۱۵۷)

مسلمانوں کا مصائب کو برداشت کرنا

لبنان کی مسلم ملت پر نازل ہونے والے مصائب خاص طور پر حال ہی میں ہونے والے بم دھماکوں کہ جن میں ہمارے بہت زیادہ بہن بھائی شہید اور زخمی ہوئے کے مصائب کی لبنان کے عوام بالخصوص علمائے اعلام کی خدمت میں تعزیت پیش کرتا ہوں اور خداوند متعال سے تمام شہدائے راہ حق خاص طور پر حال ہی میں عراق اور لبنان میں شہید ہونے والوں کیلئے رحمت و مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج۱۹، ص۱۷۷)

لبنان کے سرفراز جوان

میں لبنان کے ان تمام جوانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو امت اسلام کی سرفرازی اور عالمی لٹیروں کی ذلت و رسوائی کا سبب بنے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۳۲۱)

لیبیا

امام خمینیؒ کا قذافی سے رابطہ

سوال: [کیا لیبیا کے قذافی سے آپ کا کوئی رابطہ ہے؟]

جواب: نہیں! لیکن ایک قضیے سے متعلق میں نے انہیں پیغام بھیجا اور انہوں نے مجھے جواب لکھا۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۱۴۲)

انقلاب کی مدد

سوال: [حضرت آیت اللہ امام خمینیؒ اخباری رپورٹوں میں شائع ہوا ہے کہ لیبیا کی حکومت اور فلسطین کی نیشنل لبریشن فرنٹ ایران میں شاہ مخالف تحریکوں کی مالی امداد کرتی ہیں۔ کیا آپ بتائیں گے کہ لیبیا، تنظیم آزادی فلسطین اور دوسرے ممالک، کمیونسٹ پارٹیاں آپ کی تحریک کی کس حد تک مالی امداد کرتی ہیں؟]

جواب: ہمیں ان کی مالی امداد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں! اپنے اہداف و پیغامات کی تبلیغ ونشر واشاعت کے سلسلے میں دوسروں کی مدد کی ضرورت ہے لیکن کسی نے اب تک کوئی مدد نہیں کی ہے۔ کمیونسٹ پارٹیوں اور دوسرے ممالک نے ہماری کوئی مدد نہیں کی ہے۔ یہ ہے حقیقی معنوں میں خودمختاری...

سوال: [لیبیا کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟]

جواب: یہ ایک دوسرا مسئلہ ہے۔ جن اسلامی مسائل پر وہ عمل کرتے ہیں ان کے سلسلے میں ہم ان سے متفق ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۱۸۱)

لیبیا سے مدد لینے کی تردید

سوال: [۲ جنوری کے نیویارک ٹائمز کے مطابق لیبیا نے آپ کی مدد کی ہے۔ اگر یہ خبر سچ ہے تو یہ مدد کیسی تھی اور کتنی؟ کیا دوسرے ممالک نے بھی آپ کی مدد کی ہے؟]

جواب: ہم نے اب تک کسی ملک سے کوئی بھی مدد نہیں لی ہے اور اگر کوئی کہتا ہے تو یہ ہم پر ایک جھوٹا الزام ہے۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۳۳۵)

لیبیا کے نمائندے امام خمینیؒ سے مذاکرات

سوال: [کچھ دنوں قبل آپ نے لیبیا کی حکومت کے نمائندے کو ملاقات کا موقع دیا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آپ کو مالی امداد دی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ اور اگر نہیں تو آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟]

جواب: یہ صحیح ہے کہ لیبیا کا نمائندہ یہاں آیا اور کچھ دوسرے مسائل کے بارے میں اس نے مجھ سے گفتگو کی۔ مالی حوالہ سے کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ نہ لیبیا نے ہمیں کوئی مالی امداد دی ہے اور نہ ہی کسی دوسرے ممالک نے۔ دراصل مجھے مالی امداد کی ضرورت ہی نہیں۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۴۳۰)

قذافی اور امام خمینیؒ سے ملاقات کی درخواست

ہم امام موسیٰ صدر کے سلسلے میں تشویش ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ لیبیا پہنچتے ہی کرنل قذاقی سے کہہ دیں کہ جتنے جلدی ہو سکے امام موسیٰ صدر کے سلسلے میں کارروائی کریں۔ (لیبیا کے وفد نے درخواست کی کہ آپ اجازت دیں تو کرنل قذافی مبارکباد کیلئے ایران آئیں؛ تو امام خمینیؒ نے جواب دیا:) میں فی الحال قم جارہا ہوں اس ملاقات کو کسی اور موقع پر اٹھا رکھیں۔

(صحیفہ امام، ج۶، ص۲۵۷)

لیبیا اور ایران کا برادرانہ موقف

سب سے اہم یہ ہے کہ ملتوں اور اسلامی حکومتوں کے درمیان بدگمانی نہیں ہونی چاہیے۔ اسلامی اتحاد ہمیشہ محفوظ رہنا چاہیے۔ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ میں نے یہ بات اس انداز میں اس لئے کہی ہے کہ آپ اس قصد کیلئے جو سرگرمی کر رہے ہیں ان کے ذریعے بدگمانیاں ختم ہو جائیں اور دو حکومتوں اور دو ملتوں کے درمیان اعتماد قائم ہو جائے اور ان تہمتوں اور پروپیگنڈوں کو ناکام بنا دیں جس کے ذریعے دوسرے لوگ حکومتوں اور ملتوں کے درمیان تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں ہماری ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ تمام مسلمان دشمن کے مقابلہ میں ایک ہو جائیں۔ جیسا کہ اسلام نے بھی فرمایا ہے۔ ایک ہی جماعت بن جائیں جیسا کہ اسلام چاہتا ہے۔ لیکن ہماری سب سے اہم خواہش یہ تھی کہ بدگمانیاں ختم ہو جائے۔ ایران اور لیبیا کے درمیان برادری اور بھائی چارہ قائم رہے۔ ان اغیار کو جو دو بھائیوں (دو حکومتوں اور دو ملتوں) کے درمیان تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں، ناکام بنا دیں۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۱۹)

مراکش

کازابلانکا میں اسلامی ممالک کے حکمرانوں کا تاریخی ننگ و عار

کیا اسلامی حکومتیں سو رہی ہیں وہ نہیں دیکھ رہی ہیں کہ آج ملتوں کی حالت پہلے جیسی نہیں رہ گئی ہے؟ کیا وہ اس حقیقت کو ماننے اور سمجھنے پر تیار ہی نہیں ہیں کہ آنکھ اور کان کھلے ہوئے ہیں اور مغرب یا مشرق کے دھوکے اب کارگر نہیں ہیں؟ کیا وہ نہیں جانتیں اور نہیں دیکھ رہی ہیں کہ اسلامی انقلاب برآمد ہو چکا ہے یا ہونے ہی والا ہے اور خداوند عالم کی نصرت کے ساتھ پوری دنیا میں اسلامی ملتوں بلکہ اسلامی عدالت کے تشنہ مظلوموں کے ہاتھوں پرچم اسلام بلند ہونے والا ہے؟ تو کیا بہتر نہیں ہے

کہ حکومتیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور کازابلانکا میں جس عظیم گناہ کی مرتکب ہوئی ہیں اور اسلام و مسلمانوں بالخصوص اعراب کے شرف کو پامال کیا ہے اور اپنے دامن پر تاریخی ننگ و عار کا دھبہ لگایا ہے اس سے توبہ کریں اور قادر و قاہر خدا کی طرف پلٹ آئیں کہیں ایسا نہ ہو اس کے قہر کی آگ ہر خشک و تر کو جلا کر راکھ کر دے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۳۳۱)

مراکش کانفرنس کی مذمت

ہم مراکش کانفرنس کی اس کی جگہ اور اس میں منظور ہونے والی قراردادوں، دونوں اعتبار سے مذمت کرتے ہیں۔ آپ نے ایسی جگہ کا انتخاب کیا ہے اور ایسے شخص کو کانفرنس کا صدر بنایا ہے جس نے اس وقت مراکش کی عوام کا قتل عام کیا جب ''کیمپ ڈیویڈ'' اور فہد کی تجویز کو قبول کرانے کی کوشش کی جارہی تھی اور مراکش کے ہر شہر میں لوگوں کے اعتراض کی آواز گونج رہی تھی۔ آپ کے میزبان نے دوبارہ اپنے ہاتھ کو کہنیوں تک بے گناہوں اور مظلوم مسلمانوں کے خون سے رنگین کر لیا ہے۔ دنیا کے سارے مسلمانوں اور عربوں کے تمام مسائل اور مصائب کے باوجود چونکہ ان کے تمام مقدرات عظیم اسلام کے مطابق ایک دوسرے سے منسلک اور وابستہ ہیں اس لیے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ مغرب و مشرق کی بڑی طاقتوں کے چنگل سے اسلامی ممالک کی نجات، عالمی لٹیروں کے تسلط سے اسلامی ممالک کے سربراہوں کی آزادی اور استعمار و ظالم طاقتوں کے مقابلے میں قیام کیلئے تمام اسلامی ممالک کے روشن خیال افراد اور علمائے کرام ایک ایسا منصوبہ بنائیں جس کے ذریعے لوگوں کا ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ باہمی رابطہ ہو۔ اس منصوبے کی بنیاد محروم بندوں کی بیداری پر رکھیں۔ انہیں اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ راستہ پا کر رہیں گے اور ضرور کامیاب ہوں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱۸، ص۳۴۲)

اسرائیل کے ساتھ ساز باز فلسطین کے ساتھ خیانت

اب بھی پیشہ ور اور ماہر سیاسی افراد مختلف بہانوں کے ذریعے طویل سالوں کے غاصبانہ اور ظالمانہ تسلط کو بچانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کے اتحاد اور عظیم اسلام سے جو طمانچہ کھایا ہے اس کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ اس کے پیش نظر انہوں نے جانے پہچانے کارندوں اور افسراں کو میدان میں اتار دیا ہے تا کہ اسلام کو کامیاب ہونے سے روکیں۔ جس طرح حسن مراکشی نے "پیرز"[1] سے ملاقات کر کے اور دوستی کا ہاتھ بڑھا کر اسلام اور مسلمان ملتوں بالخصوص عرب اور فلسطین کے عوام کے ساتھ واضح اور نا قابل معافی خیانت کی ہے۔ اسلامی اور عرب ممالک کی حکومتوں اور عوام کی ذمہ داری ہے کہ دوٹوک انداز میں اس کا مقابلہ کرتے ہوئے اس خائن کا ہاتھ کاٹ دیں۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۹۸)

مصر

اسلام کے ساتھ مصر کے حکمرانوں کی خیانت

سادات امریکہ کا ایجنٹ

آپ دیکھ رہے ہیں کہ یہی امریکہ اسرائیل کو وجود میں لایا انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا اور کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں بالخصوص شیعوں پر کیا کیا مظالم ڈھائے اور ڈھا رہے ہیں۔ انہوں نے وہاں سادات کو اپنا ایجنٹ بنا رکھا ہے جس کی تمام سرگرمیاں، سامراجی ہیں۔ کچھ دنوں پہلے وہ اسرائیل گیا تا کہ یہ معلوم کرے کہ کیا کرے۔

(صحیفہ امام، ج۳، ص۳۳۳)

۱۔ شیمون پیرز، اسرائیل کا سابق وزیر اعظم۔

مصر اور صیہونیزم کی تقویت

میں عرب حکومتوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا ہوں، کیونکہ عرب حکومتیں نہ تو اپنی خودمختاری کا تحفظ کر سکی ہیں اور نہ ہی اپنے درمیان ایسا اتحاد قائم کر سکی ہیں کہ اسرائیل کو ختم کر سکیں۔ ان کے آپسی اختلافات اور عرب حکومتوں کے بعض سربراہوں کی خیانت باعث بنی کہ صیہونی وہاں رہ جائیں اور اپنی پوزیشن کو مستحکم کر سکیں۔ افسوس کہ اب مصر کا صدر اب بھی اسی کام کو انجام دے رہا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۴، ص۴۵۸)

سادات کی مخالفت

سوال: [کیمپ ڈیویڈ کے سمجھوتوں نیز بیت المقدس سے متعلق سادات کے موقف میں لچک پیدا ہونے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟]

جواب: میں تہہ دل سے اس کی مذمت کرتا ہوں۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۲۰۱)

کیمپ ڈیویڈ اور رجعت پسندوں کی تقویت

سوال: [ایران کے انقلاب پر کیمپ ڈیویڈ معاہدے اور سادات کی خیانت اثرات مرتب ہوئے ہیں؟]

جواب: کیمپ ڈیویڈ معاہدہ اور ہر وہ ردعمل جس کے ذریعہ اسرائیل کو استحکام ملے وہ نہ صرف عربوں اور فلسطینیوں کیلئے نقصان دہ ہے، بلکہ تمام ہمسایہ ممالک کیلئے نقصان دہ ہے۔ نتیجتاً علاقے کی تمام رجعت پسند قوتوں کی تقویت کا سبب ہے۔

(صحیفہ امام، ج۵، ص۸۲)

کیمپ ڈیویڈ ایک سیاسی فریب

کیمپ ڈیویڈ مسلمانوں پر اسرائیل کے مظالم کو جاری رہنے کیلئے ایک سیاسی کھیل اور فریب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ میں پندرہ سال سے زائد عرصہ سے اشتہارات اور تقریروں کے ذریعے اسرائیل کی مذمت کرتا رہا ہوں اور فلسطینیوں اور ان کی سرزمین کا دفاع کررہا ہوں۔ اسرائیل غاصب ہے اسے جلد سے جلد فلسطین سے نکل جانا چاہیے۔ اس کی تنہا راہ حل یہ ہے کہ فلسطینی بھائی اس گندے مادے کو جتنی جلدی ہوسکے نابود کردیں۔ علاقے میں سامراج کا قلع قمع کردیں تاکہ خطے میں امن واپس لوٹ سکے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۱۷۶)

انور سادات عالم اسلام کا ٹھکرایا ہوا شخص

سادات مسلمانوں، عرب ممالک اور فلسطینی بھائیوں کے مفادات کے خلاف اقدامات انجام دینے کی وجہ سے، عالم اسلام اور عربوں کا ٹھکرایا ہوا شخص ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۵، ص ۳۰۵)

سادات اور اسرائیل کی صلح کا خطرہ

میں پندرہ سال سے زائد عرصے سے غاصب اسرائیل کے خطرے سے آگاہ کررہا ہوں، عرب اقوام اور عرب حکومتوں کو مسلسل یہ حقیقت کو بتا تا رہا ہوں۔ مصر اور اسرائیل کے درمیان سامراجی صلح ہوجانے کی وجہ سے اب یہ خطرہ پہلے سے زیادہ اور قریب اور یقینی ہوگیا ہے۔ سادات نے اس صلح کو قبول کر کے سامراجی حکومت امریکہ سے اپنی وابستگی کو مزید آشکار کردیا۔ ایران کے سابق شاہ کے دوست سے اس سے زیادہ توقع نہیں کی جاسکتی تھی... ایران سادات اور اسرائیل کے سمجھوتے کو اسلام، مسلمانوں اور عرب بھائیوں کے حق میں خیانت سمجھتا ہے اور اس معاہدہ کے مخالف ممالک کے سیاسی

موقف کی حمایت کرتا ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۶، ص ۴۱۰)

امن معاہدہ اور اسلامی حکومتوں کے درمیان اختلاف

ہمارا فلسطین کی حمایت کرنا اور اسرائیل سے نفرت و بیزاری کا اظہار کوئی نئی بات نہیں ہے۔ہم نے تقریباً بیس سال سے اب تک ان مسائل پر کافی گفتگو کی ہے۔عرب حکومتوں اور تمام مسلمانوں کو اس سلسلے میں نصیحت کرتے ہوئے ہم نے کہا کہ ان مسائل میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں۔اگر عرب حکومتیں (جن کی آبادی زیادہ ہے اور ان میں بہت سارے گروہ پائے جاتے ہیں) آپس میں متفق ہوتیں تو آج فلسطین اور قدس پر یہ مصیبتیں نہ پڑتیں۔لیکن افسوس کہ عربی حکومتوں ہماری نصیحتوں پر کان نہیں دھرا اور جو اختلافات بیگانوں اور غیروں نے ان کے درمیان ڈال دیئے ہیں، ان پر توجہ نہیں کی اور وہ اختلافات آج بھی موجود ہیں، بلکہ روز بروز ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔انہی اختلافات کی ایک کڑی وہ اختلاف ہے جو مصر اور اسرائیل کے درمیان معاہدہ ہونے کی بنیاد پر پیدا ہوا پھر بیگانوں کے ذریعے یہ اختلاف مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کے درمیان پھیل گیا اور چونکہ ان کے درمیان سیاسی رشد کا بحران ہے لہذا مسائل کو حل بھی نہیں کر سکے اور اس طرح کی غلطی کر بیٹھے۔ایک ایسی خیانت کے مرتکب ہو گئے جس کی وجہ سے مسلمانوں اور اسلامی حکومتوں کے درمیان اختلاف بڑھ گیا جو کہ ہمارے لیے افسوس کا باعث ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۷، ص ۱۹۸)

سادات اور نص قرآن کی مخالفت

سوال: [جناب امام خمینی مصر کے صدر سادات نے جو کہ بہت زیادہ مذہبی اور مسلمان انسان ہیں، کہا ہے (البتہ گستاخی کی معذرت چاہتا ہوں انہوں نے نہیں کیا ہے) آپ نے اسلام کی آبرو

ختم کردی ہے درحقیقت اس نے اس قدر گستاخی کی کہ حضرت امام خمینی کو دیوانہ کہا! کیا میں آپ سے یہ استدعا کرسکتا ہوں کہ جنابعالی، سادات کے ان بیانات کے بارے میں اپنی نظر سے مطلع فرمائیں گے؟]

جواب: وہ انور سادات کا اسلام مسلمانوں کے اسلام سے الگ ہے۔انور سادات کا اسلام نص قرآن کے خلاف ہے۔قرآن کریم نے صراحت کے ساتھ کہا ہے کہ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ دوستی نہ کرو[1] لیکن اس نے کارٹر اور بگین کے ساتھ دوستی کر لی!

لگتا ہے آپ کی نظر میں بھی الفاظ کے معانی بدل گئے ہیں، آپ اسے اسلام کا پابند مذہبی مانتے ہیں اور اسے ایک صحیح مسلمان جانتے ہیں۔جبکہ قرآن کہتا ہے جو اسلام کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔ایک طرف جہاں سادات اسلام کا دعویٰ کرتا ہے تو دوسری طرف اسلام کے دشمنوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملہ کرتا ہے۔سادات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ جنوبی لبنان میں اسرائیل کیا کیا مظالم ڈھا رہا ہے اور یہ ظالم فلسطین پر کیا ستم کر رہا ہے؟ ایسے سے وہ دوستی کر رہا ہے! اس کے باوجود خود کو مسلمان سمجھتا ہے! اس کے کاموں کو اسلامی معیاروں پر پرکھنا چاہیے تا کہ ہم جان سکیں آیا اس نے اسلام کی آبرو کو محفوظ کیا ہے، بچایا ہے اور ہماری ملت کے کاموں کو بھی اسلامی معیاروں پر پرکھنا چاہیے تا کہ جان سکیں کہ آیا اس نے اسلام کے ساتھ خیانت کی ہے۔اسلام کو رسوا کیا ہے۔سادات کے یہی اور اسی جیسے اقدامات جنہیں ہم نے بیان کیا ہے، کی وجہ سے ان کی ملت بھی ان سے متفق نہیں ہے۔مسلمانوں نے بھی اس کی مذمت کی ہے...کیا سادات خود مختاری کے تحفظ کیلئے قیام کو، اسلام کی حفاظت کیلئے قیام کو، اسلامی جمہوریہ وجود میں لانے کیلئے قیام کو اسلام کے مخالف جانتے ہیں؟! اور اگر ایک ملت ظالمین وجابرین کو ختم کردے، ظالم اور شہنشاہی کو مٹا دے اور اسلامی جمہوریہ اس کی جگہ قائم کردے تو سادات اس عمل سے اسلام کیلئے خطرہ میں محسوس کرتے ہیں؟!

۱۔ سورۂ نساء کی آیت ۱۴۴ کی طرف اشارہ ہے۔

کیا واقعی یہ عمل اسلام کی ساکھ کو نقصان پہنچا رہا ہے؟! آیا ہم جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ظالم اور قاتل پر مقدمہ چلایا جائے، چونکہ اس نے اسلام کے ساتھ خیانت کی ہے، قرآن کریم کے ساتھ خیانت کی ہے، ملت مسلمان کے ساتھ خیانت کی ہے۔ اگر ہم ایسے شخص پر مقدمہ چلائیں تو ہم نے اسلام کی آبرو کو پامال کیا یا اس شخص نے جو کہتا ہے کہ اس کو لانے کیلئے میرا طیارہ حاضر ہے اور وہ جس نے اسلام اور مسلمین کے ساتھ خیانت کی ہے؟ تم اس کا استقبال کرتے ہو۔ اسلام کے ساتھ خیانت تم نے کی ہے اور اسلام کی عزت کو پامال کیا ہے یا ہماری ملت نے کہ جو اس قاتل کو لا کر اس پر مقدمہ چلانا چاہتی ہے اور اس کے جرائم اور خیانتوں کو فاش کرنا چاہتی ہے؟ اسی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ سادات کے نزدیک الفاظ اسلام اور الفاظ خیانت کا مطلب کچھ اور ہی ہے!! لہذا اس کی اصلاح ہونی چاہیے۔ ہر کلمہ کا مطلب وہی ہونا چاہیے جو حقیقت میں ہے۔

سوال: [اس کا مطلب یہ ہوا کہ سادات نے اسلام کے ساتھ خیانت کی ہے؟]

جواب: جی ہاں! اس نے اسلام اور مسلمانوں کے حق میں خیانت کی ہے۔ اس نے مسلمانوں کے مفادات کے برخلاف کیمپ ڈیویڈ میں جو کارٹر اور بگین کے ساتھ معاہدہ کیا ہے وہ اسلام کے ساتھ خیانت ہے، چونکہ مسلمانوں کے مقابلہ میں خائن کی حمایت کرنا اسلام کے ساتھ خیانت کرنا ہے۔ یہ سب اسلام کے ساتھ خیانت ہے اور سادات نے اسلام کے ساتھ خیانت کی ہے۔ لہذا مصر کی عوام سے ہماری یہی درخواست ہے کہ اس خائن کو اسی طرح معزول کر دیں جس طرح ہم نے خائن (شاہ) کو حکومت سے برکنار کر دیا۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۷۸)

سادات کا دشمنان اسلام کا اتباع کرنا

میں کتنا افسوس کروں کہ ایک اسلامی ملک میں ایک شخص کہہ رہا ہے کہ ''میں اس مملکت کا سرپرست ہوں'' اور ادھر سے دو ایسے لوگوں کے ساتھ معاہدہ بھی کرتا ہے جو دشمن اسلام ہیں۔ اسلام

کے دشمن ہیں نہ کہ کسی ایک گروہ کے دشمن۔ بدبخت اسرائیل، اسلام کا دشمن ہے نہ کہ ہمارا اور آپ کا دشمن۔ کارٹر بھی اسی کا بھائی ہے۔ اب ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اسلام کے خلاف معاہدہ کریں اور ہم تماشائی بنے بیٹھے رہیں۔ مصر کے عوام بھی تماشائی بنے رہیں اور آپ نامہ نگار بھی تماشائی بنے رہیں۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے۔ ہم کتنا افسوس کریں اس حالت پر کہ وہ اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ جنہوں نے مسلمانوں پر قہر ڈھایا مسلمانوں کے خلاف اس طرح کا معاہدہ کریں اور اس سے بدتر یہ کہ تمام مسلمان تماشائی بنے رہیں! اسلامی حکومتیں بھی تماشائی بنی بیٹھی رہیں! تمام ملت بھی بیٹھ کر نگاہ کریں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۱، ص ۳۲۷)

سادات، مصر کے عوام کیلئے ایک ننگ و عار

مصر کے عوام خائن سادات کے ننگ و عار سے تنگ و عاجز تھے لیکن اس وقت اس سے کہیں زیادہ اس مصیبت میں گرفتار ہو گئے ہیں جس میں شیطان اعظم امریکہ نے اپنی سازش کے ذریعے ان کو مبتلا کیا ہے۔ شیطان اعظم چند سال مسند کیلئے ظلم و جرم کی اور ہر طریقہ کے دستاویز اور ہر طرح کے شیطانی حربے استعمال کر رہا ہے۔ محمد رضا کو مصر پر مسلط کر کے خود کو اس سے بے خبر ظاہر کر رہا ہے! جبکہ وہ اس حقیقت سے غافل ہے کہ ملتیں بیدار ہو گئی ہیں اور اس جیسے لوگوں کو اچھی طرح پہچان چکی ہیں۔ وہ کسی زمانہ میں فوج کو اتار کر اور جاسوسی اڈہ پر چھاتہ بردار اتار کر اور کبھی اقتصادی دباؤ ڈال کر اور ملک کو کمزور کرنے کے ارادہ سے ہمیں ڈراتا دھمکاتا تھا لیکن اس کا یہ حربہ کارگر نہ ہوا۔ لہذا اب وہ ایک سیاسی حربہ اور ایک شیطانی چال کا سہارا لے رہا ہے۔ ملائمت اور چاپلوسی کے ذریعہ ہمیں غافل کرنا چاہتا ہے تاکہ ہمارے عوام کو بے وقوف بنا کر اپنے حریفوں سے سیاسی معرکہ سر کر لے۔

تعجب اس بات پر ہے کہ کارٹر کی طرح سادات بھی مدعی ہے کہ انسان دوستی کے احساس نے اسے معزول شاہ کو پناہ دینے پر آمادہ اور مجبور کر دیا ہے۔ وہ لوگ جنہیں جب موقع ملا عوام کو صرف حق

پسندی کے جرم میں نقصان پہنچاتے رہے ایسے لوگوں نے انسان دوستی کے احساس کا دعویٰ کر کے ایسے ظالم و جابر کو پناہ دے دی جس نے تقریباً چالیس سال میں ایک عظیم ملت کو تباہ و برباد کیا، دسیوں ہزار بے گناہ انسانوں کا قتل عام کیا اور سینکڑوں لوگوں مجروح اور معذور کر دیا۔ ایک غریب ملت کے اموال کو لوٹ لے گیا۔ وہ ایسے شخص کی حمایت کر رہے ہیں اور اسے انسان دوستی کے احساس کا نام دے رہے ہیں۔ ہمارے اور اپنے عوام کو اپنی سیاست کا بازیچہ بنا رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۲، ص ۲۱۹)

صدام اور سادات کی موت پر لوگوں کی خوشی

اگر اس وقت عراق میں صدام حسین کیلئے کوئی سانحہ پیش آ جائے یا مصر میں سادات کیلئے کوئی واقع رونما ہو جائے اور انہیں کوئی نقصان نہ ہو تو لوگوں پر عزا کے آثار نمایاں ہو جائیں گے۔ لیکن اگر انہیں موت آ جائے تو لوگ خوشی منائیں گے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۳، ص ۱۴۲)

مسلمانوں کی تباہی کا مرکز

آج کل اسرائیل اور اس کا گہرا دوست مصر، مسلمانوں اور ان کی عظیم فکری اقدار کی نابودی اور خاتمے کیلئے علاقہ میں ایک مرکز قائم کرنا چاہتے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۴، ص ۷۷)

مساجد پر کنٹرول اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی

اطلاعات کے مطابق سادات نے تمام مساجد کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے اور ان سب کو سیاست میں حصہ لینے سے منع کر دیا ہے۔ سادات کے مطابق مصر کے علما کو سیاسی امور میں حصہ نہیں

لینا چاہیے۔ وہ مسجد میں جائیں، منبر پر تقریریں کریں لیکن وہی باتیں بتائیں جو پہلے رائج ہیں اس سے بڑھ کر کچھ بولنے کا حق نہیں ہے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۵، ص ۲۱۰)

حکومت مصر کے خلاف قیام

مصر کے عوام کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ بھی اگر ایران کی طرح ان سازشوں کے خلاف قیام کریں تو وہ بھی کامیاب ہوں گے۔ مصر کے عوام کرفیو سے نہ ڈریں، اس پر توجہ نہ دیں اور جس طرح ایرانی عوام کرفیو کی خلاف ورزی کر کے سڑکوں پر آ گئے اسی طرح وہ لوگ بھی کرفیو کی خلاف ورزی کر کے سڑکوں پر آ جائیں اور امریکہ کے ان پٹھوؤں کو نکال باہر کریں۔ مصر کے عوام انہیں اس بات کا موقع نہ دے کہ وہ اپنی معزول حکومت کو دوبارہ برسر اقتدار لا کر اپنے نفوذ اور اثر ورسوخ کو پھر ان پر مسلط کر سکیں۔ وہ دن آ گیا ہے جب مصر کے عوام کو قیام کرنا چاہیے۔ آج حکومت کی کمزوری اور عوام کی طاقت کا دن ہے۔ لہذا اسے طاقت دکھا دینی چاہیے اور تمام اصولوں کے منافی اس کرفیو کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ اس لیے وہ اس کرفیو کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سڑکوں پر آ جائیں اور اس حکومت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کر دیں جو طاقت کے ذریعے اسلام کی مخالفت کرنا چاہتی ہے اور صراحت کے ساتھ اعلان کر رہی ہے: ہم ہر اس شخص کو کچل دیں گے، سزا دیں گے جو اسلام کا وفادار ہوگا!! اور ایسا کرنا مصر کے عوام اور ان علماء کی شرعی ذمہ داری ہے جو حکومت سے وابستہ نہیں ہیں۔ علمائے مصر اٹھ کھڑے ہوں اور خدا کی خاطر اسلام کا دفاع کریں۔ علمائے مصر کے پاس کیا عذر ہے جو اس حکومت کے خلاف آواز نہیں بلند کرتے جس نے اقتدار پانے سے پہلے ہی اعلان کر دیا ہے کہ جو بھی اسلام سے ربط رکھتا ہوگا ہم اسے تہس نہس کر دیں گے۔ تو پھر ایسی حکومت کے خلاف کیوں نہیں بولتے، ان کے پاس کیا عذر ہے جو بیٹھ کر ان تمام باتوں کو سن رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پھر دوبارہ غالب آ جائیں؟! آج آپ کامیاب ہیں۔ آج طاقت مصر کے عوام کے ہاتھ میں ہے۔

مجھے نہیں لگتا کہ فوج حکومت کا ساتھ دے گی سوائے ان فوجیوں کے جو امریکہ کے نمک خوار ہیں۔ مصر کی فوج اس بات کو جان لے کہ اگر وہ ایسی حکومت کی حمایت کرنا چاہتی ہے جس نے اعلان کیا ہے کہ میں امریکہ اور اسرائیل کی تابع ہوں اور جو کوئی اسلام کا دم بھرتا ہوگا میں اسے تہس نہس کردوں گی! تو یہ بڑی شرمناک بات ہے۔ لہذا اس ذلت کو اپنے اندر جگہ نہ دے ورنہ پھر اسرائیل آکر آپ پر حکومت کرے گا اور پھر اسرائیل اور امریکہ آپ کی تقدیر کا فیصلہ اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔

(صحیفہ امام، ج۱۵، ص۲۸۵)

اسلام کی تباہی کا خطرہ

مصر کے عوام اس ظالم و جابر حکومت کی اس دھمکی پر کان نہ دھریں کہ جو بھی اسلام کا نام لے گا ہم اسے ختم کردیں گے، برباد کردیں گے! ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ مصر میں اسلام خطرے میں ہے ہر مصری مرد اور عورت پر قیام کرنا واجب ہے اور اس حکومت کا تختہ پلٹ دیں جس نے شروع ہی سے اسلام کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۵، ص۳۱۸)

عراقی فوج میں مصری جوانوں کی بھرتی

جو لوگ بھی حکومت مصر کی طرح اس کی مدد کرنا چاہتے ہیں وہ بھی تجربہ کر کے دیکھ لیں کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ لیکن میں ان سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسا تجربہ نہ کریں۔ بے گناہ جوانوں کو تباہ و برباد نہ کریں۔ جوانوں کو ایسے میدان میں نہ اتاریں جس کا انجام فقط اور فقط ہلاکت ہے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۵۲)

ایران کے خلاف عربوں کو اکسانا

حکومت مصر جو عربوں کو ایران کے خلاف اکٹھا ہونے کی دعوت دے رہی ہے اس کا مقصد کیا ہے؟ کیا ایران خطرناک ہے؟ ان کیلئے ایران خطرہ ہے یا اسلام؟ عربوں کو اکٹھا ہونے کی دعوت دینا گویا اسلام کے خلاف لوگوں کو اکٹھا کرنا ہے، کیونکہ وہ لوگ اسلام کو اپنے مفادات کے خلاف پا رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۴۲۸)

حکومت مصر کی ہوشیاری کی ضرورت

میں نے آپ لوگوں کو برادرانہ نصیحت کی ہے، باقی آپ خود سمجھیں۔ حکومت مصر جیسی دوسری حکومتوں کو آگاہ کر رہا ہوں کہ کہیں امریکہ کی سازشوں کا شکار نہ ہو جائیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ امریکہ بحیرہ احمر اور نہر سویز میں بارودی سرنگیں بچھانے کہ جس کا انہوں نے اتنا زیادہ پروپیگنڈہ کیا ہے کہ انسان کو یقین آجاتا ہے کہ یہ بڑی طاقتوں کی سازش کے سوا کچھ نہیں ہے، کے بہانے کوئی مہم جوئی نہ کر دے۔ لیکن پھر بھی سبھی جانتے ہیں کہ اصل معاملہ ابھی بھی پردۂ ابہام میں ہے۔ دوسری طرف، امریکہ وانگلینڈ اور فرانس جیسی ظالم و جابر حکومتوں کے واویلے اور کچھ بحری جہازوں کے نقصان سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں سے اکثر علاقے میں رکنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لہذا جتنا بھی اس طرح کے حالات زیادہ ہوں گے انسان اتنا ہی زیادہ ان کے دعوؤں کے کھوکھلے ہونے پر یقین کر لیتا ہے۔ بہر حال، اگر مصر ایران جیسی ملت وحکومت سے ٹکرانا چاہتا ہے جس نے ظالموں کے ہاتھ کو باندھنے کیلئے انقلاب برپا کیا ہے تو اسے جان لینا چاہیے کہ دنیا کی انقلابی اور مسلمان اقوام اس کی مذمت کے ساتھ ساتھ خاموش نہیں بیٹھیں گی۔ مصر جیسی حکومتوں کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ اپنی قسمت وتقدیر کو امریکہ اور اس کے دوستوں کے حوالہ نہ کرے اور خود کو بغیر سمجھے بوجھے معرکہ میں نہ اتارے۔

(صحیفہ امام، ج ۱۹، ص ۳۲)

عزت اسلام کی رکاوٹوں سے نمٹنا

اسلامی اور عرب حکومتوں اور عوام کی ذمہ داری ہے کہ انور سادات کی دوسری کاپی اور اسلام کے دوسرے خائن ''حسنی مبارک'' کو دھتکار دیں، کیونکہ انہی افراد نے آپ لوگوں کو بازیچہ بنا رکھا ہے تا کہ آپ جان بوجھ کر یا بغیر جانے بوجھے کے اسلام کی عزت وشرف کا راستہ بند کر دیں۔

(صحیفہ امام، ج۲۰، ص۹۸)

مصر سے سفارتی تعلقات کا خاتمہ

مصر سے سفارتی تعلقات منقطع کرنا

محترم ڈاکٹر ابراہیم یزدی، وزیر خارجہ

مصر اور اسرائیل کے درمیان ہوئے خیانت آمیز معاہدے اور حکومت مصر کی جانب سے امریکہ وصیہونیزم کی بغیر چوں وچرا اطاعت کرنے کے پیش نظر اسلامی جمہوریہ ایران کی عبوری حکومت، مصر سے اپنے سفارتی روابط کو ختم کر دے۔

(صحیفہ امام، ج۷، ص۱۶۸)

اسلامی حکومتوں کا مصر کے ساتھ تعلقات ختم کرنا

یہ آپ حکومتوں کے حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ آپ اسلامی افکار کو عملی جامہ پہنائیں، رائج کریں اور اپنے بھائیوں کی مخالفت اور دشمنی کو ختم کر دیں، کیونکہ خداوند متعال کی بارگاہ میں اور عوام کے نزدیک اسلامی حکومتوں کی ذمہ داریاں بہت عظیم ہیں۔ حکومت مصر نے اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جو اتنی بڑی خیانت کی ہے اسلامی حکومتوں کو اس کے خلاف ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اس سے

تعلقات ختم کر لینے چاہئیں۔

(صحیفہ امام، ج۷، ص۱۷۰)

سادات کی شکست

مصر کے عوام کو اس خائن کو اپنے ملک سے نکال دینا اور امریکہ وصیہونیزم کی غلامی کا طوق ملت کے گلے سے نکال پھینکنا چاہیے۔ میں نے بھی اپنی حکومت کو مصر سے تعلقات توڑنے کا حکم دیا ہے۔

(صحیفہ امام، ج۷، ص۱۷۰)

عرب لیگ میں مصر کی دوبارہ شمولیت

اردن اور مصر کی حکومتوں میں اگر ذرا بھی غیرت ہوتی اور انسانی وعرب شرف کا پاس ولحاظ ہوتا تو اسرائیلی صیہونیزم کی اسارت سے نجات حاصل کر چکی ہوتیں نہ یہ کہ اسرائیل کو متعارف کرانے کی کوشش کرتیں اور قید کر دینے والے کیمپ ڈیویڈ معاہدے سے اپنی ذلت اور اسارتوں کو زیادہ سے زیادہ محکم کرتیں جو لوگ مصر کو عرب لیگ میں شامل کرنے کیلئے اپنے خیال خام میں اسلامی جمہوریہ کی مخالفت کر رہے ہیں وہ بہت بڑی غلط فہمی کا شکار ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں سے جو درحقیقت امریکہ کا ہاتھ ہے اپنی قبر کھود رہے ہیں۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۲۶۶)

ایران کے خلاف اسرائیل اور مصر کا اتحاد

حکومت مصر صراحت سے کہہ رہی ہے کہ اس اسلامی جمہوریہ کو نہیں ہونا چاہیے۔ مصر کے صدر نے اسرائیلی صدر سے براہ راست گفتگو کرنے کے بعد اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ اسلام کو ناکام کر کے رہیں گے۔ اس کا دعوا ہے کہ میں ایک مسلمان ملک کا صدر ہوں اور عراق مدعی ہے، ایران کا

تعلق اسرائیل سے ہے لیکن اسرائیل اور مصر آپس میں اس بات پر معاہدہ کرتے ہیں کہ ایران کے خلاف عراق کی مدد کریں گے!!

سوال یہ ہے کہ اسلامی ممالک ایسا کیوں کررہے ہیں؟ کیوں وہ اپنے کو ایسا بنالیں کہ اسرائیل ایک اسلامی ملک پر لبنان پر حملہ کرنے کا پلان بنائے؟ یہ سب صرف اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اسرائیل کو موقع دیا ہے، اس سے دوستی کی ہے، بعید نہیں کہ اس کی مدد بھی کررہے ہوں... ہمیں اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیے۔

(صحیفہ امام، ج۱۶، ص۳۰۲)

فلسطینی کاز کے ساتھ مصر کی خیانت

تعجب خیز نہیں ہے کہ امریکہ اور اس کے ہم خیال ممالک مصر کو عرب لیگ میں واپس لانے کیلئے ہر در پر دستک دے رہے ہیں! عرب حکمرانوں کی قابل افسوس اور عجیب حالت ہے کہ اتنے طولانی مقدمات، پروپیگنڈے اور کھلم کھلا اور چھپ چھپا کر آنا جانا عجیب وغریب قسم کے شور شرابے، عرب اور غیر عرب ممالک کے اعلیٰ حکام، صدور، بادشاہوں کے اجتماع میں جس تجویز کے بارے میں گفتگو ہورہی تھیں، شاید جو لوگ اس سے آگاہ نہیں تھے وہ اس بات کے منتظر تھے کہ اس کانفرنس اور نشست میں ان مشکلات کے بارے میں گفتگو ہوگی جن میں بڑی طاقتوں نے اسلام، مسلمانوں اور دنیا کی مظلوم ملتوں کو مبتلا کر دیا ہے اور تمام ملل واقوام کی حالت کے اصلاح سے متعلق کوئی تجویز پیش کی جائے گی اور لائحہ بنایا جائے گا اور ان کی عالمی مشکلات کا حل نکال جائے گا لیکن اتنا کچھ خرچ کر کے صرف اور صرف نشست وبرخاست ہوئی اور اسلام ومسلمانوں کی تمام مشکلات کا خلاصہ اسرائیل کے ساتھ معاہدہ کرنے والے مصر کو عرب لیگ میں شامل کئے جانے میں کرڈالا! اس دن صیہونیزم کا حلیف ہونے کی وجہ سے انہی لوگوں نے مصر کو عرب لیگ سے نکال دیا تھا اور آج اسرائیل کے استحکام

اور اس کے تسلیم کرنے کی وجہ سے شامل کرلیا! اس دن انہوں نے مصر کو عربوں کا مطالبہ مسترد کردینے کی وجہ سے باہر نکال دیا تھا اور آج امریکہ کی دست بوسی کرلینے پر اسے شامل کرلیا ہے۔ اس دن مصر کو فلسطین کے کاز کے ساتھ خیانت کرنے پر خارج کردیا تھا لیکن آج جب اس خیانت پر سب نے مل کر دستخط کردیئے تو اسے واپس اپنے ساتھ کرلیا۔ اس سے زیادہ قابل افسوس اور شرمناک بات یہ ہے کہ مصر نے نہایت دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی بھی شرط کو قبول نہیں کیا۔ قاہرہ کے بڑے عہدیدار نے کہا ہے کہ عرب سربراہوں کو اپنی غلطی کا اقرار کرلینا چاہیے! مسئلہ لبنان، مسئلہ افغانستان اور عرب عوام واقوام کی مشکلات ایسی نہیں تھیں جن پر اسلامی ممالک کے سربراہ اپنا عزیز وقیمتی وقت صرف کرتے! عرب اور غیر عرب کی مظلوم ومحترم ملتیں اور مسلمان اس ذلت وشرم کو کیسے برداشت کریں کہ ان کے حکمران ایسے لوگ ہیں۔ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ اسلامی اقوام اٹھ کھڑی ہوں اور اپنے حکمرانوں اور سربراہوں کو یا تو شرف اسلام کے سامنے خاضع کردیں یا پھر ان کے ساتھ ایران کی طرح رویہ اختیار کریں؟۔

(صحیفہ امام، ج ۱۸، ص ۳۳۰)

تمت والحمد للہ

* * *

فہرس

پہلی فصل

عالم اسلام کی حالت

دوسری فصل

اسلامی ممالک سے روابط رکھنے کے کلی اصول

تیسری فصل

دنیائے اسلام میں تنظیمیں اور انجمنیں

چوتھی فصل

نظریۂ اسلام کے اصول

قرآن ۱۶۵

علماء اور اسلامی مراجع ۱۷۱

پانچویں فصل

اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات

لبنان